﴿... اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِاللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ*﴾ (آل عمران: ٧٤) ﴿... عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا*﴾ (بنی إسرائيل: ٨٠)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۱۴ر فروری ۱۹۹۷ء شمارہ ۷

۶ر شوال ۱۴۱۷ ہجری - ۱۴ر تبلیغ ۱۳۷۶ ہجری شمسی

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں صادق ہوں

اللہ تعالیٰ ہر مقدمہ اور ہر بلا میں جو قوم میرے خلاف پیدا کرتی ہے مجھے نصرت دیتا ہے اور اس سے مجھے بچاتا ہے اور پھر ایسی نصرت کی کہ لاکھوں انسانوں کے دل میں میرے لئے محبت ڈال دی

"میں نے اپنی تحریروں کے ذریعہ پورے طور پر اس طریق کو پیش کیا ہے جو اسلام کو کامیاب اور دوسرے مذاہب پر غالب کرنے والا ہے۔ میرے رسائل امریکہ اور یورپ میں جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس قوم کو جو فراست دی ہے انہوں نے اس خداداد فراست سے اس امر کو سمجھ لیا ہے۔ لیکن جب ایک مسلمان کے سامنے میں اسے پیش کرتا ہوں تو اس کے منہ میں جھاگ آجاتی ہے گویا وہ دیوانہ ہے یا قتل کرنا چاہتا ہے حالانکہ قرآن شریف کی تعلیم تو یہی تھی "ادفع بالتی ھی احسن" (حٰم سجدہ: ۳۵)۔ یہ تعلیم اس لئے تھی کہ اگر دشمن بھی ہو تو وہ اس نرمی اور حسن سلوک سے دوست بن جاوے اور ان باتوں کو آرام اور سکون کے ساتھ سن لے۔

میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ وہ خوب جانتا ہے کہ میں مفتری نہیں، کذاب نہیں۔ اگر تم مجھے خدا تعالیٰ کی قسم پر بھی اور ان نشانات کو بھی جو اس نے میری تائید میں ظاہر کئے، دیکھ کر مجھے کذاب اور مفتری کہتے ہو تو پھر میں تمہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کسی ایسے مفتری کی نظیر پیش کرو کہ باوجود اس کے ہر روز افتراء اور کذب کے جو وہ اللہ تعالیٰ پر کرے پھر اللہ تعالیٰ اس کی تائید اور نصرت کرتا جاوے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اسے ہلاک کرے۔ مگر یہاں اس کے برخلاف معاملہ ہے۔

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں صادق ہوں۔ اس کی طرف سے آیا ہوں۔ مگر مجھے کذاب اور مفتری کہا جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ ہر مقدمہ اور ہر بلا میں جو قوم میرے خلاف پیدا کرتی ہے مجھے نصرت دیتا ہے اور اس سے مجھے بچاتا ہے اور پھر ایسی نصرت کی کہ لاکھوں انسانوں کے دل میں میرے لئے محبت ڈال دی۔ میں اس پر اپنی سچائی کو حصر کرتا ہوں۔ اگر تم کسی ایسے مفتری کا نشان دے دو کہ وہ کذاب ہو اور اللہ تعالیٰ پر اس نے افتراء کیا ہو اور پھر خدا تعالیٰ نے اس کی ایسی نصرتیں کی ہوں اور اس قدر عرصہ تک اسے زندہ رکھا ہو اور اس کی مرادوں کو پورا کیا ہو دکھاؤ۔

یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ کے مرسل ان نشانات اور تائیدات سے شناخت کئے جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ ان کے لئے دکھاتا اور ان کی نصرت کرتا ہے۔ میں اپنے قول میں سچا ہوں اور خدا تعالیٰ جو دلوں کو دیکھتا ہے وہ میرے دل کے حالات سے واقف اور خبردار ہے۔ کیا تم اتنا بھی نہیں کہہ سکتے جو آل فرعون کے ایک آدمی نے کہا تھا "ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم" (المومن: ۲۹)۔ کیا تم یہ یقین نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹوں کا سب سے زیادہ دشمن ہے۔ تم سب مل کر جو مجھ پر حملہ کرو خدا تعالیٰ کا غضب اس سے کہیں بڑھ کر ہوتا ہے۔ پھر اس کے غضب سے کون بچا سکتا ہے"۔ (ملفوظات جلد ۸ صـ ۲۴۰، ۲۴۲)

اپنے نفس کا محاسبہ کریں اور احتساب کے ذریعہ اپنے گناہوں سے پاک ہو جائیں اور خدا سے بخشش کا انعام پانے کے بعد نئے سفر شروع کریں

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۳۱ر جنوری ۱۹۹۷ء)

لندن (۳۱ر جنوری): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورہ الجمعہ کی دوسری آیت کی تلاوت کی اور فرمایا کہ وہ تمام اعلیٰ مقاصد جن کی خاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تشریف لائے اور جن کا فیض دو زمانوں کو ملا گیا اس مضمون کا آغاز تسبیح سے ہے۔ اللہ کی تسبیح کے بعد وہ مضمون ہے جو حمد سے تعلق رکھتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس آیت کے حوالے سے جو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے سے ملانے والی آیت ہے میں تسبیح کے مضمون کا ذکر کرتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ میں نے بتایا تھا کہ قرآن مجید میں کائنات کی ہر چیز کی تسبیح کا ذکر ملتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ حمد کا مضمون بھی ساتھ ہو۔ تسبیح سے مراد یہ ہے کہ خدا کی پاکی بیان کی جائے کہ وہ ہر قسم کے احتمالی عیب سے بھی کلیۃً پاک ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر پاکی بلا توقف حمد کا مضمون پیدا کرتی ہے۔ اس پہلو سے یہ دونوں اٹوٹ رشتے رکھتے ہیں۔ مثلاً کوئی جھوٹ سے کلیۃً پاک ہے تو اس کے متعلق یہ ممکن نہیں کہ یہ کہا جائے کہ وہ سچا نہیں ہے۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

رمضان المبارک میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے درس القرآن کی پاکیزہ مجالس حسب پروگرام جاری ہیں اور ساری دنیا میں حقائق و معارف قرآن کی اشاعت کا یہ مبارک سلسلہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی مقبول ہے اور دنیا بھر کے لاکھوں احمدی اس روحانی چشمہ سے سیراب ہو رہے ہیں۔ اس مختصر کالم میں ان تمام علوم و معارف کا خلاصہ پیش کرنا بھی ممکن نہیں۔ یوں بھی اصل لطف اس درس کو براہ راست سننے اور دیکھنے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ اگر آپ کسی وجہ سے کوئی درس نہیں سن سکے تو آپ اس روز کی کیسٹ اپنے ملک کے سیکرٹری شعبہ سمعی و بصری یا شعبہ آڈیو/ویڈیو۔ یو۔ کے۔ سے معین تاریخ کا حوالہ دے کر مطلوبہ کیسٹ حاصل کر سکتے ہیں۔ ذیل میں گزشتہ ہفتہ کے درس القرآن کی مجالس کی مختصر ڈائری ہدیہ قارئین ہے۔

☆☆☆

ہفتہ ۱۵ر رمضان المبارک، ۲۵ر جنوری ۱۹۹۷ء:

حضور ایدہ اللہ نے سورہ النساء آیت ۳۵ کی تفسیر میں عورتوں کو بدنی سزا دینے کے متعلق تفصیل سے وضاحت کی اور بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔ آپ نے کبھی کسی کو نہیں مارا بلکہ آپ عورتوں سے غیر معمولی طور پر حسن سلوک فرماتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات بھی پڑھ کر سنائے۔ اسی طرح عورتوں سے سلوک کے متعلق اسلامی تعلیم کا عیسائیت کی تعلیم سے موازنہ پیش کرتے ہوئے ان مستشرقین کے اعتراضات کو رد فرمایا جو کہتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں پر جبر تشدد کو روا رکھا ہے۔

اتوار ۱۶ر رمضان المبارک، ۲۶ر جنوری ۱۹۹۷ء:

آج بھی سورہ النساء آیت نمبر ۳۵ کی تشریح جاری رہی۔ حضور نے فرمایا کہ یہ آیت اسلامی معاشرہ اور عیسائی معاشرہ کا فرق بڑی وضاحت سے ظاہر کرتی ہے۔ حضور نے بتایا کہ کس طرح حضرت عیسیٰؑ کی تعلیم سے چرچ والوں نے پیچھے ہٹ کر اپنی نئی تعلیم بنالی ہوئی ہے۔ اسی طرح عیسائیوں نے عورتوں پر جو مظالم ڈھائے اور جادوگرنی کے الزام میں سینکڑوں عورتوں کو زندہ جلا دیا۔ اسی طرح انگلستان میں عورتوں سے جو سلوک روا رکھا جاتا ہے اس کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ان لوگوں کا اسلام پر اعتراض محض تعصب اور جہالت کے نتیجہ میں ہے اور یہ کہ خود ان کا عورتوں سے سلوک نہایت ظالمانہ ہے۔

آج کے دن درج ذیل سوالات بھی ہوئے جن کے جوابات حضور انور نے عطا فرمائے:

☆ کیا اللہ تعالیٰ کے شرک کے بعد نبی کا انکار بھی کبائر گناہ میں شامل ہے؟

☆ کیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی شفاعت کریں گے؟

☆ اگر کوئی آدمی مسلمان ہو جائے اور اس کی چار سے زائد بیویاں ہوں تو وہ باقی بیویوں کے ساتھ کیا معاملہ کرے؟

☆ ایک غیر مسلم کی دو بیویاں ہوں اور دونوں آپس میں سگی بہنیں بھی ہوں۔ دونوں کے بچے بھی ہوں۔ ایسا شخص اگر مسلمان ہو جائے تو وہ ان بیویوں کے بارہ میں کیا کرے؟

☆ نماز فرض میں سجدہ کی حالت میں قرآن کریم کی آیت پڑھنے کی اجازت نہیں۔ مگر بعض لوگ نوافل کے سجدہ میں پڑھ لیتے ہیں۔ اس پر حضور انور کا تبصرہ!

☆ منافع کے بارہ میں سنا ہے کہ آٹے میں نمک کے برابر منافع لیا جائے؟

☆ تبلیغ کے سلسلہ میں عیسائی اپنے لامذہب ہونے کی یہ وجہ بتاتے ہیں کہ اس میں ان کے بگڑے ہوئے مذہب کا قصور ہے۔ ایسے لوگوں کو اسلام کی اعلیٰ تعلیم کس حوالہ سے پیش کی جائے؟

سوموار ۱۷ر رمضان المبارک، ۲۷ر جنوری ۱۹۹۷ء:

آج کے دن سورہ النساء کی آیت نمبر ۳۶ تا ۳۸ کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے میاں بیوی میں اختلاف کی صورت میں حکم مقرر کرنے کے بارہ میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضور نے "حکم" اور "حاکم" کا فرق سمجھایا اور شقاق کے معنوں کی وضاحت کی۔ حضور نے فرمایا کہ ثالثی فیصلے فریقین کی رضامندی سے ہونا ضروری ہیں۔ حضور نے آج کے درس کو کتاب کی شکل میں لکھنے کی ہدایت بھی فرمائی اسی طرح پڑوسی کے حقوق کے بارہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نصائح بیان فرمائیں۔ اور فرمایا کہ قضاء کو ان نصائح کو مدنظر رکھ کر فیصلے کرنے چاہئیں۔

باقی اگلے صفحہ پر

بقیہ:- خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے فرمایا کہ سورہ فاتحہ کا آغاز حمد سے ہونے کا دراصل یہ مطلب ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مقام تسبیح کے تمام مراحل طے کر گیا ہے اور اس بلند مقام پر آپ کا قدم ہے جو حمد کا مقام ہے۔ مگر ہر نماز تسبیح سے ہی شروع ہوتی ہے۔ حمد سے پہلے "سبحانک اللھم" سے آغاز ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بخشش کا مضمون بھی پہلے تسبیح سے شروع ہوتا ہے پھر حمد میں داخل ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن کی اکثر آیات میں جہاں ذی شعور چیزوں کا ذکر نہیں ہے ان میں تسبیح تک بات ٹھہرا دی جاتی ہے اور حمد کی بات لازماً نہیں کی جاتی مگر دو ایسی آیات بھی ہیں جہاں بظاہر غیر ذی شعور چیزوں کا ذکر ہے مگر حمد کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ لیکن اس مضمون کو اس طرح بیان کیا ہے کہ ان کی تسبیح و حمد ایسی ہے کہ تم اسے سمجھ ہی نہیں سکتے۔

حضور نے مختلف آیات قرآنی سے اس مضمون کو بہت آسان اور دلنشیں پیرایہ میں سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ دیکھنا یہ ہے کہ اس رمضان میں تسبیح کے مضمون سے ہم کیسے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ قرآنی آیات سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ بخشش کے لئے تسبیح کا ہونا ضروری ہے۔ بخشش کے بغیر انسان خدا کی صفات کے حسن سے واقف ہو ہی نہیں سکتا اور بغیر بخشش کے جس کا تسبیح سے تعلق ہے انسان اس بات کا اہل ہو ہی نہیں سکتا کہ خدا کی صفات کا تصور باندھ سکے یا حقیقتاً حمد کر سکے۔ حضور نے فرمایا کہ بخشش نہ ہونے کے نتیجہ میں انسان اپنے داغوں سے پاک نہیں ہو سکتا اور جو بخشش کے پانی سے اپنے داغوں کو نہیں دھوتا وہ داغ پھر جلائے جاتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت یونس علیہ السلام کی دعا "لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین" کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ رمضان کے جتنے بھی دن باقی ہیں ان میں ان دعاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی بخشش کی کوشش کریں۔

حضور نے نماز کی مثال سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ ہر قدم جو حمد کی طرف اٹھے گا وہ سبحان کے ساتھ اٹھے گا۔ اس پہلو سے مغفرت کے بغیر آپ حمد کو پا ہی نہیں سکتے اور مغفرت کے لئے کثرت سے تسبیح ضروری ہے۔ حضور نے اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سکھائے ہوئے ان کلمات تسبیح کا ذکر فرمایا جو اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے ہیں یعنی سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

حضور نے فرمایا کہ ان کا ورد آپ کے لئے بہت سی بخششوں کا موجب بھی بنے گا اور بہت سے اعلیٰ مضامین بھی آپ کو عطا فرمائے گا۔ سبحان اللہ وبحمدہ کے مضمون کو آپ سمجھ لیں تو بغیر کسی دنیوی علم کے سہارے کے بھی آپ کو علم و معرفت میں بہت ترقی عطا ہوگی۔

حضور نے فرمایا کہ نماز میں جب سبحانک اللھم کہیں تو یہ سوچا کریں کہ کیا ہر پہلو سے آپ اللہ کی تسبیح کا حق رکھتے ہیں۔ اسی طرح "التحیات للہ" پڑھتے وقت سوچا کریں کہ کیا میں اس نماز میں اللہ کے حضور کوئی صلوات وطیبات کے تحفے پیش بھی کر رہا ہوں یا نہیں۔ اس طرح غور کر کے نماز پڑھیں تو ہر نماز میں سبحان کا مضمون آپ کی زندگی پر نئے رنگ میں اطلاق پاتا ہوا دکھائی دے گا۔ اس طرح ایک ایک مضمون پر ان معنوں میں احتساب کرنا ضروری ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان ہمہ وقت گہری نظر سے اپنا تجزیہ کرتے ہوئے گزارا اسے خدا خوش خبری دیتا ہے کہ اس کے سارے گناہ بخش دئے جائیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ سبحان پر اتنا غور کریں کہ آپ غور کرتے کرتے اس انکسار کے آخری مقام تک پہنچیں جس کے بعد آپ کو اپنا وجود غائب ہوتا ہوا دکھائی دے اور دل سے ہولناک چیخیں اٹھیں کہ اے خدا تو ہی تو ہے اس کے سوا کچھ باقی نہیں۔ اپنے وجود کی نفی حقائق کے حوالے سے اپنے عیوب پر نظر رکھتے ہوئے ان کے داغوں کی نشان دہی کرتے ہوئے کریں کہ کس طرح ان داغوں سے پاک ہوا جائے۔ یہ وہ مضمون ہے جسے انبیاء سے بڑھ کر کوئی نہیں سمجھتا اسی لئے وہ استغفار کرتے ہیں یہاں تک کہ خدا کہتا ہے کہ جس کو تو داغ سمجھتا ہے وہ داغ رہے نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ تسبیح سے تحمید اور تحمید سے شکر کے مضمون میں داخل ہوں تو آپ کی ساری زندگی بن جائے گی اور دوسری سینکڑوں زندگیاں بنانے کے اہل ہو جائیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ اپنے نفس کا محاسبہ کریں اور احتساب کے ذریعہ اپنے گناہوں سے پاک ہو جائیں اور خدا سے بخشش کا انعام پانے کے بعد نئے سفر شروع کریں۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے مکرم چوہدری احمد مختار صاحب سابق امیر جماعت کراچی کا ذکر فرمایا جو ایک روز قبل بقضائے الٰہی کراچی میں وفات پا گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ موضع ڈیڑھ چک نمبر ۲۹ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ میں ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوئے۔ والد جوانی ہی میں فوت ہو گئے۔ چنانچہ آپ میٹرک سے آگے تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور کوآپریٹو بینک میں بطور آڈیٹر ملازم ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد شاہنواز لیمٹڈ دہلی میں بطور ڈائریکٹر ملازمت اختیار کر لی۔

تقسیم ملک کے بعد شاہنواز لیمٹڈ کراچی میں پانچ سال کام کرنے کے بعد اپنا الگ کاروبار Auto Parts اور Chamicals کا شروع کیا۔ Chamicals کی ایجنسی آخر تک ان کے پاس رہی ہے اور ان کے بیٹے چوہدری انیس احمد صاحب کی نگرانی میں چل رہی ہے۔

سب سے پہلے چوہدری صاحب کراچی میں سیکرٹری امور عامہ اور زعیم اعلیٰ انصار اللہ اور پھر نائب امیر جماعت کراچی منتخب ہوئے۔ ۱۹۶۵ء میں امیر جماعت احمدیہ کراچی منتخب ہوئے اور ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۶ء تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔

حضور نے فرمایا کہ آپ گزشتہ چند ماہ تک امیر جماعت کراچی رہے اور جماعت کراچی پر آپ نے بے حد محنت کی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب نے جس معیار پر جماعت کو پہنچایا تھا اسے قائم رکھنا اور آگے بڑھانا معمولی کام نہیں تھا مگر آپ نے ہر پہلو سے اس خدمت کا حق ادا کیا۔ آپ کی علمی کمی محض ڈگریوں کی حد تک تھی ورنہ آپ کی زبان انگریزی بھی بہت اعلیٰ تھی۔ بے حد پڑھنے کا شوق۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ایسا عشق کہ روزانہ چار گھنٹے باقاعدگی سے کتب کا انڈیکس بنانے پر صرف کرتے تھے۔ آپ کے پسماندگان میں ایک بیوہ مکرمہ پروین مختار صاحبہ ہیں جو لجنہ مرکزی کے کاموں میں حضور ایدہ اللہ کے دفتری امور میں مددگار ہیں۔ آپ کے دو بیٹے مکرم چوہدری محمود مختار صاحب اور چوہدری انیس صاحب اور ایک بیٹی ہیں۔ گزشتہ دو سال سے بہت گہری بیماریاں آپ کو لاحق ہوتی رہیں مگر بے حد توکل اور ہمت تھی۔ اللہ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ نماز جمعہ و عصر کے بعد حضور نے مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

بقیہ:- مختصرات

منگل ۱۸ر رمضان المبارک ۲۸ر جنوری ۱۹۹۷ء.

آج کے درس میں آیت نمبر ۳۷ کی تشریح جاری رہی۔ عدل اور احسان کے موضوع پر حضور انور نے تفصیل سے روشنی ڈالی اور فرمایا کہ احسان اگرچہ فرض نہیں لیکن ساری ذمہ داریاں احسان کے اندر ہی آتی ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو اس کو چھوڑنے کا خیال بھی نہیں آنا چاہئے۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی دیکھ بھال کرنے کے متعلق نصائح بیان فرمائیں۔ اسی طرح ذی القربیٰ کے متعلق احکامات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا کہ ماں باپ کی نیکیوں کو جاری رکھنا صدقہ جاریہ ہے۔ ان کے لئے بخشش مانگنا اور صدقات دینا بھی ثواب کا موجب ہے مگر جو نیک کام ماں باپ نے اپنی زندگی میں نہیں کئے ان کے وارث وہ کام اگر والدین کے ثواب کی خاطر کریں گے تو مرنے والے کو اس کا ثواب نہیں پہنچے گا۔

حضور نے فرمایا کہ مساکین، غرباء، یتامیٰ کی مدد کرنے والوں کے رزق میں کبھی کمی نہیں آتی۔ امیروں کی امارت غریبوں ہی کی وجہ سے ہے۔ حضور نے غریبوں کے حقوق ادا کرنے کے بارہ میں اسلامی تعلیمات تفصیل سے بیان فرمائیں۔

بدھ ۱۹ر رمضان المبارک، ۲۹ر جنوری ۱۹۹۷ء.

سورہ النساء آیت نمبر ۳۷ کی تشریح آج بھی جاری رہی۔ حضور نے فرمایا کہ ذی القربیٰ میں میاں بیوی اور قریبی رشتہ دار شامل ہیں۔ میاں بیوی کی علیحدگی کی صورت میں اسلام احسان کی تعلیم دیتا ہے۔ دونوں کو ایک دوسرے کی خوبیوں پر نظر رکھنی چاہئے۔ اس سے زندگی کے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ عورت کو اپنے خاوند کی ناشکری نہیں کرنی چاہئے۔ ماں کے قدموں کے نیچے جنت کو ضائع نہ کریں۔ صالح عورت دنیا کی ساری نعمتوں سے بہتر ہے۔

حضور نے لفظ "جار" کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ جار سے مراد پڑوسی ہے۔ پڑوسیوں کے حقوق اور ان سے حسن سلوک کے بارہ میں حضور انور نے تفصیل سے روشنی ڈالی اور مسافر کے حقوق کے بارہ میں بھی احادیث نبویہ کی روشنی میں اہم ہدایات ارشاد فرمائیں۔

جمعرات ۲۰ر رمضان المبارک، ۳۰ جنوری ۱۹۹۷.

آج کے دن سورہ النساء آیت نمبر ۳۷ تا ۳۹ تک کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد پہلے حضور انور نے آیت نمبر ۳۷ کے بقیہ حصے کی تشریح فرمائی۔ بعدازاں آیت نمبر ۳۸ کی تفسیر کو وضاحت سے بیان فرماتے ہوئے تکبر، بخل، حرص اور کینہ کے بارہ میں قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں تفصیلی بحث فرمائی۔ (درس کے آخر پر حضور نے بعض مولویوں کی طرف سے حضور کے مباہلہ کے جواب میں شائع شدہ ایک بیان پر تبصرہ فرمایا۔ جس کا خلاصتاً ذکر الفضل کے گزشتہ شمارہ میں شائع ہو چکا ہے)۔

جمعہ ۲۱ رمضان المبارک، ۳۱ جنوری ۱۹۹۷ء.

جمعۃ المبارک کی اہم خصوصی مصروفیات کی وجہ سے درس القرآن کا پروگرام منعقد نہیں ہوتا۔ خطبہ جمعہ میں حضور انور نے جماعت کو رمضان المبارک سے بھرپور فائدہ اٹھانے، آخری عشرہ میں دعاؤں پر خصوصی زور دینے کی تحریک فرمائی۔

معمول کے مطابق پروگرام "ملاقات" میں اردو بولنے والے احباب کے ساتھ ۳۰ جون ۱۹۹۵ء کی مجلس سوال و جواب کی ریکارڈنگ دوبارہ دکھائی گئی۔

(ص - م - ش)

احمدی طلباء و طالبات کے لئے ضروری اعلان

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں قائم معلوماتی سیل (Information Cell) کے ذریعہ احمدی طلباء و طالبات کی بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے لئے ہر قسم کی رہنمائی کی جاتی ہے۔ اس لئے وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو دنیا کے مختلف ممالک میں انڈر گریجوایٹ یا پوسٹ گریجوایٹ تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ مندرجہ ذیل معلومات نظارت تعلیم ربوہ کو ارسال فرماویں۔

☆ مضامین کی گائیڈ (Subject Guide) جس سے بآسانی پتہ چل سکے کہ کون سا مضمون کس ادارہ میں انڈر گریجوایٹ یا پوسٹ گریجوایٹ لیول پر پڑھایا جاتا ہے۔

☆ ادارہ جات کے بارہ میں معلومات جو چھپی ہوئی صورت میں ہوں۔

☆ فنانشل ایڈ کے بارہ میں معلومات، تاکہ طلبہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔

(نظارت تعلیم، صدر انجمن احمدیہ، ربوہ)

ہر دعوت سے بڑھ کر حسین دعوت خدا کی طرف بلانا ہے۔

خدا زندگی کا سرچشمہ ہے اس لئے جو خدا والے ہوں ان کے دل زندہ ہو جاتے ہیں۔ ان کی دھڑکنوں میں یہ طاقت آ جاتی ہے کہ دوسرے دلوں کو بھی اسی طرح دھڑکا دیں۔

(خطاب سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۲ جون ۱۹۹۶ء بمطابق ۲ احسان ۱۳۷۵ ہش۔ برموقع جلسہ سالانہ ہالینڈ بمقام نن سپیٹ)

(یہ خطاب ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

(دوسری قسط)

چنانچہ ایک دفعہ جب ایک تھانے دار کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا گیا کہ وہ اس ارادے سے آیا ہے کہ تلاشی لے اور پھر خواہ کچھ نکلے یا نہ نکلے وہ آپ کو ایک دفعہ ہتھکڑی ضرور پہنا دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بستر پر لیٹے ہوئے تھے تکیے سے سر لگا کے، یہ سن کر جوش سے بیٹھ گئے اور کہا وہ ہوتا کون ہے خدا کے شیروں پر ہاتھ ڈالنے والا۔ اس کے اپنے ہاتھ کاٹے جائیں گے۔ اور عجیب بات ہے وہ اس وقت کی نکلی ہوئی بات اس طرح پوری ہوئی کہ اس تھانیدار کو یہ توفیق تو نہ ملی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ہتھکڑی پہنا سکتا مگر بالآخر اس کے ہاتھوں پہ ایک ایسا ناسور ہوا جو اتنا دردناک تھا کہ دور دور تک اس کی چیخیں سنائی دیتی تھیں یہاں تک کہ بالآخر ڈاکٹروں نے کوئی علاج کا چارہ نہ دیکھ کر اس کے ہاتھ کو اس سے الگ کر دیا۔

تو یہ ایک دوسرا مضمون ہے کہ جب خدا کی صفات آپ کے اندر جلوہ گر ہوں تو ایک پہلو سے آپ کے اندر انکساری پیدا ہوتی ہے اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھتے اور جو کچھ ہے خدا کا سمجھتے ہیں۔ اور ایک دوسرے پہلو سے ایک اعتماد اور رعب پیدا ہو جاتا ہے ایک یقین پیدا ہو جاتا ہے کہ ہم خدا کے نمائندہ ہیں دنیا کے نمائندوں کی مجال نہیں ہے کہ ہمارا کچھ بگاڑ سکیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں یہ دونوں باتیں اکٹھی ملتی تھیں۔ آپ کے صحابہ میں انکساری اس حد تک تھی کہ بڑے بڑے عالم اور بہت بڑے بڑے بزرگ جو صاحب الہام و کشوف تھے جن کی دعائیں سنی جاتی تھیں روز خدا سے رابطے تھے قادیان کی گلیوں میں اس طرح پھرتے تھے جیسے کوئی حیثیت ہی نہ ہو۔ سادہ، پھٹے ہوئے کپڑے، جوتے پھٹے ہوئے بعض دفعہ، بعض دفعہ دو وقت کی روٹی یسر نہیں آتی تھی پیٹ بھر کے، غریب لوگ بھی ان میں تھے، مزدور بھی تھے مگر ایک عجیب عظمت تھی جو ان کے چہرے پر کھیلتی تھی۔ وہ جانتے تھے کہ خدا ہم میں بس گیا ہے اور جب ضرورت پیش آتی تھی تو خدا سے مانگتے تھے اور خدا ضرورت پوری کر دیتا تھا اور اتنا یقین ہوتا تھا ان کو کہ ناممکن ہے کہ ہمیں ضرورت پیش آئے ہم بندے کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائیں خدا کی طرف جھکیں اور خدا نہ مانے اس کو۔ اور ان کا یہ مان خدا نے ہمیشہ قائم رکھا۔

ایک طرف یہ انکساری تھی دوسری طرف یہ یقین بھی تھا کہ ہم خدا کے ہیں اور اس پہلو سے ان کو کبھی کوئی احساس کمتری کسی انسان کے سامنے نہیں پیدا ہوا۔ ان کی غربت میں، ان کی فرش نشینی میں بھی ایک عرش نشینی کے انداز تھے۔ زمین پر چلتے تھے لیکن بستے آسمانوں میں تھے یہ وہ باتیں ہیں جو خدا کے حقیقتاً ہونے کے نتیجے میں ملتی ہیں تقریروں سے یا تحریروں کے پڑھنے سے حاصل نہیں ہو سکتیں۔ جب تک انسان کو خدا کے تعلق کا تجربہ نہ ہو اور وہ تجربہ عارضی نہ ہو بلکہ آ کر ٹھہر جانے والا تجربہ ہو، جب تک یہ مقام حاصل نہیں ہوتا اس وقت تک آپ کے اندر صفات الٰہی ہمیشہ کے لئے جلوہ گر نہیں ہو سکتیں اور جب وہ ہمیشہ کے لئے جلوہ گر ہو جائیں پھر وہ طاقت پیدا ہوتی ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اور پھر جو بات ایسے لوگوں کے مونہہ سے بعض دفعہ اللہ کی غیرت میں نکلتی ہے خدا اسے ضرور پوری کر دیتا ہے۔ تو یہ ایک زائد مضمون ہے تبلیغ میں طاقت کا کہ اللہ ان کی مدد فرماتا ہے۔ اللہ ان کی خاطر دلوں میں تبدیلی پیدا کرتا ہے اور وہ لوگ جو پہلے کسی صورت میں سننے پر آمادہ نہیں ہوتے تھے ایک لفظ سے ہی، ان لوگوں کے ایک لفظ سے جو لمبی بات نہیں کرتے مگر ان کے لفظوں میں خدا کی تائید کی وجہ سے ایک صداقت کا رعب پیدا ہو جاتا ہے، اس ایک لفظ سے ہی ان کی کایا پلٹ گئی اور انہوں نے قبول کر لیا۔

بسا اوقات اس ہماری جماعت کی تاریخ میں ایسے لوگوں کا ذکر کثرت سے ملتا ہے جو کم گو بھی تھے مگر مبلغ کے لحاظ سے بہت اعلیٰ مقام اور مرتبے کے کیونکہ ان کی باتوں میں اثر تھا۔ وہ خدا والے تھے ان کی باتوں میں وزن تھا ان کی باتوں میں سچائی تھی۔ اور یہ چیز جو ہے یہ محض غیروں کو اسلام یا خدا کی طرف بلانے سے تعلق نہیں رکھتی روزمرہ کی زندگی میں ہر انسان کے تجربے میں آتی ہے۔ اپنے گھر میں بھی دیکھ لیں آپ بعض ماں باپ ہیں جن کی بات کا بچوں پر اثر ہوتا ہے اور بعض ماں باپ ہیں جن کی باتوں کا بچوں پر کوئی بھی اثر نہیں ہوتا۔ مائیں ان کو آوازیں دیتی رہیں، بلاتی رہیں، ڈانٹتی رہیں وہ اپنی کرتی پھریں گے اور دوڑتے پھریں گے۔ اور اگر کوئی نقصان کرنا ہے تو کرتے رہیں گے اور ماں باپ کی آوازیں بالکل بےکار ثابت ہوں گی۔ لیکن بعض گھر ایسے ہیں جن میں ماں باپ کی نظروں پر بچوں کی نظریں ہوتی ہیں ادنیٰ سی میل بھی دیکھیں، ان کے مونہہ پر ادنیٰ سی ناراضگی کے آثار بھی دیکھیں تو اس بات سے رک جاتے ہیں جو وہ سمجھتے ہیں کہ ناپسندیدہ ہے۔ تو بات ایک ہی جیسی ہو مگر جیسے رشتہ ماں باپ کا بچوں سے ایک ہی جیسا ہے مگر اس میں اثر میں کتنی تبدیلی ہے کتنا غیر معمولی فرق ہے۔ تو آپ رہیں گے تو وہی انسان جو اب ہیں مگر اگر خدا سے تعلق قائم ہو جائے گا تو آپ کی آواز میں ایک غیر معمولی وزن آ جائے گا ایک جان پیدا ہو جائے گی، آپ کی باتیں زندہ ہو جائیں گی اور زندہ باتیں ہی ہیں جو مردوں کو زندہ کر سکتی ہیں ورنہ مردہ باتوں سے تو مردوں پہ کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔

پس اس پہلو سے اپنی دعوت الی اللہ کے کردار پر نظر ڈالیں دعوت الی اللہ کا کردار کیا ہے آپ کا۔ اور اس پر غور کرتے ہوئے یہ بھی تو سوچیں کہ کبھی دعوت الی اللہ کی خواہش پیدا ہوئی بھی ہے کہ نہیں۔ اب لوگ کہتے ہیں خواہش ہی نہیں پیدا ہوتی ہم کس طرح کریں پیدا۔ بعض لوگ مجھے کہتے ہیں کہ ہمیں انچارج بنایا گیا ہے دعوت الی اللہ کا لوگ مانتے ہی نہیں، اٹھتے ہی نہیں، ان میں ولولہ ہی پیدا نہیں ہوتا ہم کریں کیا۔ تو ان کو میں یہ سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ دو طریق ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ میں ولولہ پیدا ہو۔ اگر آپ میں ولولہ ہے ہی نہیں، آپ کی باتوں میں گہرا سوز اور اثر نہیں ہے تو ہزار آپ لوگوں کو پیغام پہنچائیں کہ جی دعوت الی اللہ کے لئے آ جاؤ کوئی بھی آپ کی طرف توجہ نہیں دے گا۔ انسانی روح کا تموج ہے جو دوسری انسانی روح پر اثر پیدا کرتا ہے۔ ایک دل میں ہیجان نہ ہو تو دوسرے دل میں ہیجان پیدا نہیں کر سکتا اس لئے وہ منتظمین جن کے سپرد دعوت الی اللہ کا کام ہے ان کو بھی یہ سیکھنا چاہئے کیونکہ خدا زندگی کا سرچشمہ ہے اس لئے جو خدا والے ہوں ان کے دل زندہ ہو جاتے ہیں ان کی دھڑکنوں میں یہ طاقت آ جاتی ہے کہ دوسرے دلوں کو بھی اسی طرح دھڑکا دیں۔ یہ وہ مضمون ہے جسے فزکس کے ماہرین روزمرہ کے تجربے میں دیکھتے ہیں صرف زندہ چیزوں میں نہیں مردہ چیزوں میں بھی ارتعاش ہی ہے جو ارتعاش پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ٹیوننگ فورکس کے ذریعے ہمیں بچپن میں سائنس کا یہ راز سکھایا گیا۔ فورک کہتے ہیں کانٹے کو ایک قسم کا دو انگلیاں جس طرح کھڑی ہوں اس طرح کا ایک لوہے کا ٹکڑا ایک جگہ رکھا ہوا ہوتا تھا جس کے نیچے پینل تھا اور اس کے پاس اسی شکل کا ایک اور ٹکڑا اسی وزن کا اور اسی لوہے کا وہ بھی پاس رکھا ہوتا تھا اور ہمیں یہ بتایا جاتا تھا کہ دیکھو ایک مردہ وجود کی حرکت بھی ایک دوسرے مردہ وجود کی حرکت میں تبدیل ہو جایا کرتی ہے اور بظاہر تمہیں سمجھ نہیں آئے گی کہ کیوں ہوئی اور کیسے ہوئی لیکن تموج میں یہ طاقت ہے یہ جان ہے کہ اگر ویسا ہم مزاج ہو تو اس کے اندر وہی تموج پیدا کر دے گا۔ پس ایک ٹیوننگ فورک کو اس کا نام ٹیوننگ فورک ہوتا تھا اس کو چوٹ لگا کر اس کو جیسے مضراب سے تار چھیڑے جاتے ہیں اس طرح اس کو مترنم کر دیتے تھے اور زور سے ضرب لگائیں تو ٹیوننگ فورک دیر تک گونجتا رہتا ہے اور ایک ترنم کی سی آواز اس سے اٹھتی ہے جو ساتھ ٹیوننگ فورک رکھا ہوتا تھا اس کو چوٹ نہیں لگاتے تھے مگر چوٹ لگا کر جب اس پر ہاتھ رکھ دیتے تھے تاکہ اس کا تموج ختم ہو جائے تو ہم یہ دیکھ کے حیران رہ جاتے تھے کہ جس کو چوٹ نہیں لگی وہی بول رہا ہے اور اس کے دل کی چوٹ اس کے دل پر لگتی تھی اور وہ اسی طرح مضطرب ہو کر اسی طرح ایک راگنی الاپتا تھا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوں جتنا ایک دوسرے سے مشابہ ہوں گے اتنا ہی ایک دوسرے کے درد کو محسوس کریں گے یعنی انسانی زندگی میں ٹیوننگ فورک اسی قسم کے ہوتے ہیں اگر ہم مزاج نہیں ہیں تو اس کی نہ خوشی محسوس کر سکتے ہیں نہ اس کے غم کو محسوس کر سکتے ہیں آپ کی بلا سے کوئی خوش ہے یا غمگین ہے لیکن اگر ہم مزاجی پائی جاتی ہے ہم آہنگی پائی جاتی ہے اگر ایک دوسرے سے کوئی تعلق کی مشابہت ہے تو پھر ایک دل پر چوٹ پڑے تو دوسرا دل اس چوٹ سے مضطرب ہو جاتا ہے حالانکہ اس پر نہیں پڑتی۔

پس اللہ تعالیٰ کے ہم مزاج ہونے میں ایک یہ بڑی طاقت ہے جب آپ خدا کے ہم مزاج ہو جائیں تو آپ کے دل کی چوٹ خدا کے دل کو مضطرب کر دیتی ہے۔ آپ کا تموج آسمانوں میں تموج پیدا کرتا ہے اور وہ ایسی طاقت بن کر اوپر سے اترتا ہے کہ دنیا کے کسی انسان میں یہ طاقت ہی نہیں یہ حوصلہ ہی نہیں ہے کہ اس کا مقابلہ کر سکے۔ بعض دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں یہ مظلوم دلوں کی آواز جو خدا کے بندے ہیں وہ آندھی بن کر دشمنوں پہ چلتی ہے کبھی آگ بن کے ان کو جلا دیتی ہے کبھی خاک ہو کر ان کے سر پہ پڑتی ہے یہی مضمون ہے۔

ایک خدا والے کے دل کو دکھ پہنچا اس پر کسی نے ظلم کیا اس کو جلانے کی کوشش کی مگر اس کے دل کی یہ دھڑکن یہ تکلیف یہ جلن کا احساس آسمان پر ایک تموج پیدا کر گیا ہے۔ خدائی طاقتوں نے اس کے مقابل پر اس کے دشمنوں کو جلانے کے سامان کئے ان کے سروں پر خاک اڑائی اسے ذلیل اور رسوا کر دیا۔ پس یہ ٹیوننگ فورک کا مضمون ہے اور اس کا تعلق "و من احسن قولاً ممن دعا الی اللّٰہ و عمل صالحاً" سے ہے۔ دعوت الی اللہ دیتے ہوئے اگر آپ کے اعمال میں خدا جیسی صفات پیدا ہونی شروع ہو جائیں تو اس کا نام صلح اعمال ہے اس کے بغیر اعمال کو صلح کہا جا ہی نہیں سکتا۔ تو جب صلح اعمال خدائی صفات کی مشابہت میں ہوں گے تو آپ کا دکھ خدا کا دکھ بن جائے گا آپ کی خوشی خدا کی خوشی ہو جائے گی۔ اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایسے بندوں کے خدا ہاتھ ہو جاتا ہے ان کے پاؤں ہو جاتا ہے وہ جن ہاتھوں سے چلتے ہیں وہ خدائی طاقت سے اٹھتے اور گرتے ہیں وہ جن پاؤں سے قدم اٹھاتے ہیں وہ خدا کی طاقت سے قدم اٹھاتے ہیں۔

تو دعوت الی اللہ کے مضمون کو سمجھنے کے لئے یہی آیت، اس کے یہ دو لفظ ہیں ان پر غور کریں۔ ان کے آپس کے رابطے پر غور کریں تو لامتناہی مضامین ہیں جو اس سے پھوٹتے چلے جائیں گے اور آپ کے دعوت الی اللہ کے سارے مسائل حل ہوں گے۔ مگر وہ جو سوال مجھ سے کیا گیا کہ ہم کیسے کسی کو زندہ کریں، کسی کے اندر تموج کیسے پیدا کریں تو ان کو میں نے جواب دیا کہ پہلے اپنے دلوں میں تو تموج پیدا کرو اور پھر ان لوگوں سے اپنا ذاتی تعلق بناؤ کیونکہ جب تک وہ تمہارے تعلق میں مربوط نہیں

ہوں گے، تعلق میں باندھے نہیں جائیں گے اس وقت تک تم جیسی صفات ان میں پیدا نہیں ہو سکتیں۔ تمہارا تموج ان کا تموج نہیں بن سکتا۔ اور یہ راز یہی آیت ہمیں سکھاتی ہے۔ پس تربیت ہو یا تبلیغ ہو یہ مرکزی نکتہ ایسا ہے جس کو بھلا کر آپ کو کبھی کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی کو تبلیغ پر آمادہ کرنا ہے تو پہلے اپنے ساتھ تعلق تو جوڑیں ورنہ آپ کے دل کا تموج اس کے دل کا تموج بن ہی نہیں سکتا۔ آپ لاکھ کہیں مجھے بڑا جوش ہے بڑا ولولہ ہے کوئی سنتا ہی نہیں۔ سنے گا کوئی خاک۔ جس کو آپ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے وہ الگ شکل کا ٹیوننگ فورک ہے، آپ ایک الگ شکل کے ٹیوننگ فورک ہیں۔

پس تعلق ہے جو باہم یگانگت پیدا کرتا ہے جو ایک دوسرے سے مشابہت عطا کیا کرتا ہے، ہر تعلق کے نتیجے میں ایک مشابہت پیدا ہوتی ہے۔ اب دیکھیں آج کل کے پاگل نوجوان وہ فلم ایکٹروں والی یا فلم ایکٹرسوں والی شکلیں بنا کے پھرتے ہیں آخر کیا ہوا ہے ان کو، تعلق ہی ہے نا، تو تعلق کے نتیجے میں مشابہت ایک لازمی فطری نتیجہ ہے ایک ایسا منطقی نتیجہ ہے جسے نظر انداز کیا ہی نہیں جا سکتا۔ تو وہ لوگ جو تبلیغ کے منتظم ہیں وہ ان لوگوں سے تعلق تو پیدا کریں جن کو مبلغ بنانا ہے ان سے محبت کے رشتے بنائیں ان کے دل موہنے کی کوشش کریں ان کو اپنا بنائیں گے تو وہ بات مانیں گے۔ ورنہ تحکمانہ طور پر یہ کہہ دیا کہ جی ہم نے فرض پورا کر دیا ہے اور اگلا آدمی ٹس سے مس نہیں ہوتا یہ ایسے کام ہی نہیں ہیں جو ہونے والے ہوں۔ یہ بیلیں وہ ہیں جو کبھی سرے نہیں چڑھا کرتیں ان کے اندر اس قسم کی باتوں میں جان ہوتی ہی نہیں۔ پس وہ لوگ جو مکینیکلی کہتے ہیں کہ جی ہم پھر آئے ہیں دورہ کر آئے ہیں ہم نے سب کو کہا اور کسی نے نہیں مانی۔ میں ان کے مونہہ دیکھتا رہ جاتا ہوں میں کہتا ہوں کہ تم باتیں ماننے والے بندے ہی نہیں ہو۔

جو اس طرح کے دورے کرتا ہے کہ حکم بکھیر آتا ہے اور تیاری نہیں کرتا اس کی مثال تو ایسے جاہل زمیندار کی طرح سے ہے جو زمین میں ہل نہیں چلاتا اس پہ محنت نہیں کرتا اس کو نرم نہیں کرتا قبولیت کے لئے اور جا کر بیج کا چھٹہ مار کر بیج کا واپس آ جاتا ہے اور پھر شکایت کرتا ہے کہ یہ عجیب زمین ہے یہ عجیب بیج ہیں اگتے ہی نہیں۔ میرا کام تو چھٹہ مارنا تھا اس سے زیادہ نہیں، میں پھینک آیا ہوں سب جگہ، کچھ بھی نہیں ہوا، بڑا بےوقوف آدمی ہے۔ کیونکہ زمین کو قبولیت کا مادہ تو خدا نے عطا کیا ہے مگر اس کے دل کو STIR تو کرو اس کے اندر کچھ تموج تو پیدا کرو اس میں قبولیت کا مزاج پیدا ہو اور وہ زمین جس سے وتر آیا ہو اور ھل دیا ہو تو اس کو دیکھ کر آپ کی فطرت بول اٹھتی ہے کہ یہ قبول کرنے والے کی زمین ہے بعض دفعہ انسان کا دل چاہتا ہے اس زمین پہ لوٹے پوٹے اور اس کے وتر کا لطف اٹھائے انسان تو اپنے وقار کی وجہ سے ایسا نہیں کرتا مگر جانور کرتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے ایسی زمین کے اوپر گدھے بھی لوٹنے لگ جاتے ہیں، کتے بھی لوٹنے لگ جاتے ہیں اس لئے کہ ان کی فطرت کی آواز ہے کہ یہ زمین نرم ہو چکی ہے۔ یہ محبت کے سندیسے دے رہی ہے، ہمیں بلا رہی ہے۔ پس وہ بیج جس کو وہ دعوت دیتی ہے جب اس حالت میں اس پر پڑتا ہے تو ضرور پھوٹتا ہے ضرور نشوونما پاتا ہے۔

تو دلوں کی تیاری نہ کریں، کسی سے اپنا تعلق نہ بنائیں اور کہیں کہ جی ہم نے چھٹا مار دیا اس نے جواب نہیں دیا۔ مجھے تو حیرت ہوتی ہے وہ بات کیا کر رہے ہیں۔ بعض دفعہ اس خیال سے کہ ان کی دل آزاری نہ ہو میں انکو کہہ نہیں سکتا کہ آپ کیا کھوکھلی باتیں کر رہے ہیں۔ اگر آپ کے اندر حقیقت میں ان لوگوں کے لئے جذبہ ہے اور دل کی گہرائی سے آپ کچھ پاک تبدیلیاں چاہتے ہیں تو آپ کا یہ عزم آپ کے دل کی صداقت جو ہے اول تو یہی اثر انداز ہوگی مگر اس کے ساتھ تبلیغ کے انداز قرآن کریم سے سیکھیں۔ قرآن فرماتا ہے کہ مشابہت ضروری ہے اور جیسا کہ میں نے ثابت کیا ہے مشابہت کے لئے تعلق ہونا ضروری ہے تعلق کے بغیر کوئی انسان مشابہت اختیار نہیں کیا کرتا۔ بلکہ تعلق نہ ہو تو انسان اپنے چہرے بدلتا ہے کہ اس جیسا نہ دکھائی دوں مصنوعی طور پر بھی انسان اپنا مونہہ بدلنے کی کوشش کرے گا۔ اگر کسی بدکار گندے آدمی سے جو دنیا میں بدنام ہے اس کی شکل ملتی ہو تو وہ لیپا پوتی کرکے بھی چہرے کو بدلنے کی کوشش کرے گا اس جیسا نہ میں دکھائی دوں۔ مگر تعلق ہو تو کیسا بھی چہرہ ہو انسان اپنے ہیرو کے مطابق بننے کی کوشش کرتا ہے کئی لوگ ہیں جنہوں نے بڑے بڑے پٹے رکھے ہوئے ہیں اور پوچھو تو خود نہیں بتائیں گے لیکن سمجھ آ جاتی ہے کہ کئی پٹوں والے انہوں نے دیکھے اس سے متاثر ہوگئے ان کو بڑے اچھے لگے کہ بڑے زبردست لوگ ہیں اور ان کا ایک رعب پیدا ہوتا ہے تو ہم بھی کیوں نہ پٹے بڑھا کر اپنا رعب پیدا کریں تو جس چیز سے مرعوب ہوں جس سے تعلق پیدا ہو انسان ضرور اس کی شکل اختیار کرنے کی کوشش کیا کرتا ہے۔

اور یہی راز ہے جو اس آیت نے ہمیں سکھایا ہے کہ جب تم اللہ کے حسن کی باتیں کرتے ہو اور ایسا قول ہے جو بےانتہا حسین ہے تو ظاہر بات ہے کہ حسن سے تمہیں تعلق ہو گیا ہوگا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ کی باتیں کرو اور اس سے محبت نہ پیدا ہوئی ہو اور اگر ایسا ہو تو پھر "**عمل صالحاً**" کا مضمون ہے جو جاری ہوگا پھر تمہارے اعمال میں ایک حسن پیدا ہوگا وہ ہوگا تو پھر تمہاری بات حسین بنے گی ورنہ نہیں بنے گی۔ لاکھ خدا کی طرف بلاؤ اس میں کوئی کشش پیدا نہیں ہوگی۔ تو ایک طرف تو جن کو آپ نے تیار کرنا ہے ان کے اوپر محنت کریں اور کام کریں اور ان سے پیار کے رشتے بڑھائیں، ان کو اپنا لیں۔ **اور جتنے جماعت میں اچھے کام ہو رہے ہیں ان میں ٹیمیں محبت کے نتیجے میں بنتی ہیں۔ ہر اچھا سلیقے والا منتظم وہ ہے جس کے اندر خدا تعالیٰ نے ایک کشش رکھی ہے۔ وہ اپنی کشش کے نتیجے میں پیار سے اپنے اردگرد لوگوں کو اکٹھا کرتا چلا جاتا ہے آہستہ آہستہ پھر کام کی عظمت ان کو خود اٹھا لیتی ہے** کام سے تعلق براہ راست ان کے دل کا تعلق بن جاتا ہے مگر آغاز ہمیشہ انسان کے ساتھ تعلق سے پیدا ہوتا ہے۔

پس آپ کو تبلیغ کے لئے تیاری میں بھی اس راز کو سمجھنا ہوگا اور اس پر عمل کرنا ہوگا۔ اپنی تبلیغ کو کامیاب کرنے کے لئے بھی لوگوں میں پہلے اپنی ذات میں تو تعلق پیدا کریں۔ آپ کی ٹیون ہی اور ہوگی اس کی ٹیون ہی اور ہوگی وہ سنے گا کیسے۔ کئی لوگ مجھے کہتے ہیں جی ہم نے تو بڑے دروازے کھٹکھٹائے ہیں کوئی سنتا ہی نہیں۔ میں نے کہا میرا کھٹکائیں میں بھی نہیں سنوں گا۔ فضول بات ہے خواہ مخواہ کسی دروازہ کھٹکھٹانے والے کی کیوں سنیں بلکہ غصہ آتا ہے کہ پاگل نے وقت ہی ضائع کیا ہم اپنے کام میں مصروف تھے دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر سے بات نکلی جی میں تو یہوواہ وٹنس کا آدمی ہوں، میں فلاں ہوں تو اس سے محبت کیا پیدا ہونی ہے، دل سے ایک نفرت کی لہر اٹھتی ہے کہ اس بےوقوف کو سوجھی نہیں سوائے ہمارا وقت ضائع کرنے کے۔ لیکن اگر تعلق پیدا ہو جائے اور تعلق پہلے پیدا ہو تو پھر سننے والا ضرور تبلیغ کو سنے گا بلکہ پوچھ پوچھ کے کروائے گا۔

کئی آدمی میرے تجربے میں ایسے آئے ہیں ان کو میں نے تبلیغ کے لئے کچھ بھی نہیں کہا مگر ان کی کسی پہلو سے خدمت کی توفیق ملی۔ ان کو تعلق پیدا ہوا تو خود کریدنے لگے کہ بتائیں آپ کا مذہب کیا ہے، مجھے دلچسپی پیدا ہو رہی ہے میری مدد کریں، میں بھی سمجھوں ہو سکتا ہے مجھے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ تو پہلے اپنے کردار میں وہ حسن پیدا کریں جو خدا کی طرف بلانے کا حسن قول میں ہے۔ اور قول کا حسن تب حسن کہلائے گا جب آپ کے کردار میں ویسا ہی حسن بنے گا۔ جب یہ دو چیزیں اکٹھی ہو جائیں گی تو پھر وہ طاقت پیدا ہوتی ہے جس کا بقیہ آیات میں ذکر ہے کہ پھر قول حسن ضرور قول بد پر جیتا کرتا ہے، غلبہ پایا کرتا ہے اور کوئی حسن ایسا نہیں ہے جو بدی سے شکست کھا جائے پھر آپ کے مقدر میں غلبہ ہی غلبہ ہے۔

ہالینڈ کو اس مضمون کو سمجھنے کی بہت ضرورت ہے کیونکہ یہاں ابھی تک تبلیغ اپنے پاؤں پہ کھڑی نہیں ہوئی۔ بعض ہیں ایسے جن کو خدا نے اپنی طرف سے ایک فطرت میں تحفہ رکھا ہوا ہے ان کی فطرت میں خدا کا یہ تحفہ ہے کہ ان کو خدا کی طرف بلانے کا شوق اور تبلیغ کا ایک فطری طبعی جوش ہے جس میں وہ لذت پاتے ہیں۔ وہ گنتی کے چند آدمی ہیں باقی سارے جس کو پنجابی میں رڑا مال کہتے ہیں، رڑے مال سے ہالینڈ جماعت بھری پڑی ہے۔ دنیا کے غم ہیں، دنیا کی فکریں ہیں، تجارتیں کیسے چمکیں، ہمارے پاسپورٹ کا کیا بنے، اس کے سوال اور فکر ہی کوئی نہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ جس سوسائٹی میں وہ پھر رہے ہیں ان کو تاکیں، غور سے دیکھیں ان میں کوئی ہم مزاج بننے کی صلاحیت رکھتا ہے کہ نہیں۔ کوئی ایسا نوجوان جس کے اندر آپ کو فطرت میں سعادت اور سچائی دکھائی دے اس سے پیار کے رشتے بڑھائیں، ان سے تعلق باندھیں اور پھر اس کے دل میں وہ تموج پیدا ہوگا کہ جو تبلیغ کے لئے آپ کو خود آوازیں دے گا۔ اور اگر آپ نے سارا سال یہ کیا ہوگا تو اس کے نتیجے میں پھر آپ کی مجلسیں دلچسپی لینے والوں سے بھر جانی چاہئیں۔

رات یہاں ایک تبلیغی مجلس تھی اور صاف دکھائی دے رہا تھا کہ ایسے لوگ اکٹھے ہوئے ہیں جن پر کبھی کسی نے کوئی کام نہیں کیا۔ حکم ملا ہے امیر صاحب کی طرف سے کہ اکٹھے کرو بندے کیونکہ بڑا اچھا موقع ہے تبلیغ کا اور بندے وہ اکٹھے کئے جو نرے کورے چٹے، پتہ ہی کچھ نہیں تھا اسلام ہے کیا، احمدیت کیا ہے۔ اور عجیب بات ہے کہ جو ہالینڈ کے رہنے والے تھے ان میں سے سوائے اس کے جو پہلے ہی اسلام سے تعلق رکھتا ہے کسی نے سوال ہی کوئی نہیں کیا اور ان کی آنکھیں بالکل خالی تھیں دلچسپی سے، جب مجلس شروع ہوئی ہے جو چار پانچ گھنٹے جاری رہی تو شروع میں تو ان کی آنکھیں بالکل کوری اور بالکل بےلگن۔ وہ اس طرح دیکھ رہے تھے ہم کس مخلوق کے اندر آ گئے ہیں لیکن جب باتیں شروع ہوئیں تو پھر رفتہ رفتہ دلچسپی بھی پیدا ہونی شروع ہوئی پھر ان میں مسکرانے بھی لگے پھر ان کے چہروں پر ہر قسم کے وہ تاثرات پیدا ہونے لگے جو ایک بات کے نتیجے میں ہونے چاہئیں اور کئی چہروں میں ایک نمایاں دلچسپی بھی دکھائی دینے لگی مگر یہ اس وقت کا کام تھا جس وقت مجلس ہو رہی تھی اس سے پہلے ان پر کوئی کام نہیں ہوا اور جو مسلمان تھے دوسرے مختلف ملکوں کے ان کے اوپر بھی یہی حال دکھائی دیتا تھا۔ پس صاف پتہ چل رہا تھا کہ جماعت نے سارا سال کام کیا ہی نہیں اس دن اکٹھے کئے ہیں لوگ جس دن آپ کو دعوت ملی ہے کہ لوگوں کو اکٹھا کرو۔ تو یہ تو تبلیغ کے ڈھنگ نہیں ہیں۔ یہ بھی نہیں جائزہ لیا گیا کہ آپ میں سے ہیں کتنے جو تبلیغ کا احساس رکھتے ہیں جو تلاش کرتے ہیں کہ کوئی ملے تو ہم اس کو تبلیغ کریں یا جو اس نیت سے تعلقات بناتے ہیں کہ ان تعلقات کو بالآخر تبلیغی تعلقات میں ڈھال دوں گا اس کا جائزہ تو لے کے دیکھیں۔ **وہ جو سیکرٹری ہے اس کام کے لئے، دعوت الی اللہ کے لئے اس پر بڑی بھاری ذمہ داری ہے۔ وہ جواب دہ ہے خدا کے حضور۔ اس کو چاہئے کہ پوری ٹیم بنائے۔** یہ ایک آدمی کے بس کا روگ ہی نہیں ہے۔ اب تو ہماری تبلیغ ان زمینوں میں داخل ہو چکی ہے جہاں پہلے ہزاروں کی باتیں ہوتی تھیں اب لاکھوں کی باتیں ہو رہی ہیں۔ اب وہ سال آ گیا ہے کہ خدا کے فضل سے مجھے یقین ہے کہ ہم ایک ملین کے مارک سے آگے نکل جائیں گے اور ایک ملین کی وہ تعداد ہے جو اس سے پہلے احمدیت کے سو سال میں بھی نہیں بنی۔ تبلیغ کے ذریعے ملین ہونا اور بات ہے طبعی طور پر REPRODUCTION کے ذریعے ملین ہونا اور بات ہے۔

پس تمام تبلیغی ریکارڈ کا میں نے جائزہ لیا ہے۔ اعداد و شمار کا جو پہلے محفوظ رکھے جاتے تھے ان کو نکلوایا ہے اور یہ بات میں آپ کو حقیقت بیان کر رہا ہوں کہ ایک سو سال میں جو ایک ملین نہیں بن سکے اللہ تعالیٰ نے آپ کی توفیق بڑھا دی ہے اور اس کا فضل آسمان سے نازل ہو رہا ہے اب ایک ایک سال میں ایک ایک ملین بلکہ دو دو ملین بھی ہونے لگیں گے۔ تو یہ دعوت الی اللہ کا جذبہ ہی ہے نا جس نے بیدار ہو کر ایک عظیم انقلاب برپا کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ اللہ کی تقدیر کا معجزہ ہے اس میں ذرہ بھی شک نہیں مگر آپ کے ذریعے رونما ہو رہا ہے، آپ کو خدا نے چنا ہے اس معجزے کی رونمائی کے لئے تو ہالینڈ کی جماعت کیوں اس عالمی تقدیر سے الگ رہے اور خدا کے فضلوں کا مورد نہ بنے۔ آپ کے اندر ایک بیداری ہونی چاہئے۔ دیکھو تو سہی جرمنی اسی طرح تھا خدا کے فضل سے اب اور ہوگیا، پہلے اسی طرح تھا اور

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

دفتر ترجمانی
Übersetzungsbüro
Dolmetscherbüro

Sprachen:
Urdu, Punjabi, Bengali, Persisch, Englisch & Deutsch.

اردو، پنجابی، فارسی، بنگالی، انگریزی اور جرمن زبانوں میں ترجمہ کا انتظام۔
سرکاری، غیر سرکاری، نجی کاغذات کے معیاری ترجمے کے لئے رابطہ کریں۔

Tel.: 069-97981802
Fax: 069-97981803
Allg. vereidigter Dolmetscher & Übersetzer

Qamar Ahmad
Fleischergasse 12
60487 Frankfurt/M
Deutschland

خطبہ جمعہ

نیکیوں کو نور بنا دینے والا نسخہ یہی ہے کہ ہر نیکی کی نیت میں اللہ تعالیٰ کی محبت اثر انداز ہو

مشرقی یورپ میں جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے

۱۵ لاکھ ڈالرز کی نئی تحریک

وقف جدید کے ۴۰ویں سال کے آغاز کا اعلان

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۹۶ء مطابق ۲۷ فتح ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)
[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ⑲
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ⑳
(سورہ الحدید آیات ۱۹، ۲۰)

آج کا خطبہ جیسا کہ میں نے کل ہندوستان کے جلسے کے ابتدائی خطاب میں ذکر کیا تھا وقف جدید کے مضمون کے لئے وقف ہے۔ پرانا دستور یہی چلا آرہا ہے کہ یا تو سال کے آخری خطبے میں وقف جدید کے سال نو کا آغاز ہوتا ہے یا اس سے آئندہ سال کے آغاز میں پہلے خطبے میں۔ جب میں ہندوستان گیا تھا تو یہی تاریخ تھی، یہی دن جب میں نے وہاں ۱۹۹۱ء میں وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کیا تھا اب یہ دونوں جلسے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عجیب تصرف ہے کہ وہی دن ہیں اور وہی تاریخیں ہیں اور جو بھی برکتیں ان میں مضمر ہونگی وہ ہماری وہمی نہیں بلکہ عملاً اللہ تعالیٰ ان برکتوں کو دکھائے گا تو ہمارا یقین اور ایمان خدا تعالیٰ پہ اور بھی زیادہ جلا پائے گا۔

وقف جدید کی تحریک کا آغاز تو ۱۹۵۸ء سے ہے یا ۵۷ء کے آخر سے اور اس پہلو سے ایک لمبے زمانے سے یہ تحریک چلی آرہی ہے مگر بیرون پاکستان چندوں کے لحاظ سے اسے ممتد کرنے کا آغاز چند سال پہلے ہوا۔ جب میں نے یہ تحریک کی تو اس وقت میرے ذہن میں یہ نہیں تھا کہ اتنی بڑی ضرورتیں پیدا ہونے والی ہیں کیونکہ تبلیغ جاری تو تھی مگر دھیمی دھیمی اور اس میں وہ نئی حرکت اور نئی سرعت پیدا نہیں ہوئی تھی جو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہو چکی ہے اور تبلیغ ہی کے تقاضے ہیں جن کو پورا کرنے کے لئے نئے مالی تقاضے ابھرے اور اس کی وجہ سے عام چندوں تک محدود رہتے ہوئے وہ ضرورتیں پوری نہیں ہو سکتی تھیں۔ مثلاً وقف جدید کے تعلق میں میں نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہندوستان کی جماعتیں چونکہ ابھی غریب ہیں اور تقسیم کے بعد ان کو بہت بڑا دھکا لگا تھا جس سے ابھی تک وہ سنبھلی نہیں اس لئے وہاں کی وقف جدید کی ضرورتیں ان کے چندے کی صلاحیت کے مقابل پر بہت زیادہ ہیں۔

اسی طرح افریقہ کی جماعتیں چونکہ بیشتر غریب ہیں نہ وہ پوری طرح اپنے چندوں میں خود کفیل ہیں، نہ وقف جدید کی طرز کا نظام وہاں جاری کرنے سے یا وقف جدید کی نہج پر ان کی تعلیم و تربیت کرنے کے لئے ہمارے پاس وہاں کوئی ایسے ذرائع مہیا ہیں کہ ہم ملکی طور پر ہی ان ضرورتوں کو پورا کر سکیں اس لئے میں نے یہ تحریک کی کہ مغربی ممالک بالخصوص اور بیرونی ممالک بالعموم اس تحریک میں شامل ہو جائیں اور محض پاکستان ہی کو یہ اعزاز نہ رہے کہ وہ اکیلا یا ہندوستان اور پاکستان دونوں یا بنگلہ دیش یہ تینوں دراصل کہنے چاہئیں تھے مجھے، کہ ان تینوں میں یہ اعزاز نہ رہے کہ یہ تو ایک ایسی تحریک میں حصہ لے رہے ہیں جو خالصتاً للہ ایک عظیم مقصد کے لئے قائم کی گئی اور باقی جماعتیں دنیا کی محروم رہ گئی ہیں۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے مجھ پر یہ امر واضح نہیں تھا کہ کوئی حقیقی ضرورت ایسی ابھری ہے جس کو پورا کرنے کے لئے یہ تحریک کی جائے اور اندازہ تھا کہ یہ ضرورتیں بڑھ رہی ہیں اس لئے آمد کے ذرائع بھی بڑھنے چاہئیں۔ لیکن بعد کے حالات سے پتہ چلا کہ یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سے تحریک دل میں ڈالی گئی تھی کیونکہ اچانک تبلیغ میں ایسی سرعت پیدا ہو گئی اور دنیا کا رجحان احمدیت کی طرف اس تیزی سے بڑھنے لگا کہ ان کو تبلیغ کرنے کا تو الگ مسئلہ، ان کی تربیتی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لئے بہت بڑی مالی ضروریات درپیش تھیں۔ کیونکہ انہی میں سے مبلغ نکالنا، ان کی تربیت کے سامان کرنا، ان کو جگہ جگہ جلسوں کے ذریعہ اور تربیتی کلاسز کے ذریعہ اس دین کی تفصیل سمجھانا جس کو عموماً بغیر سمجھے عامتہ الناس قبول کرتے ہیں اور یہ معاملہ صرف احمدیت کے لئے خاص نہیں دنیا کے ہر مذہب کا یہی حال ہے۔ عامتہ الناس عموماً ایک عقیدے کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ بعض نشانات کو دیکھ کر، بعض رجحانات کو دیکھ کر اور بعض دفعہ آسمان سے ایسے تائیدی نشان ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں جن کو دیکھنے سے وہ یقین کر لیتے ہیں کہ یہ سچا سلسلہ ہے مگر اس کے عقائد کی تفصیل، اس پر عمل کرنے کے جو طریق ہیں ان سے بسا اوقات ناواقف رہتے ہیں۔ اسی لئے قرآن کریم نے وہ نظام جاری فرمایا کہ اپنے مرکز میں پہلے مختلف قوموں کے نمائندوں کو بلاؤ جو مسلمان ہو چکے ہیں۔ ان کو بلاؤ، ان کو وہاں ٹھہراؤ، ان کی تعلیم و تربیت کرو اور پھر واپس بھیجو تاکہ وہ اپنے اپنے مقامات پر جا کر خدمت دین کا کام بہتر طریق پر سرانجام دے سکیں۔ یہ ضروریات تھیں جن کے لئے خدا تعالیٰ نے مغربی جماعتوں کو یعنی آزاد ایسے ملکوں کو جو نسبتاً ترقی یافتہ ہیں ان کو بھی اس تحریک میں شمولیت کی توفیق بخشی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بہت ہی اعلیٰ پھل ہمیں دکھائے اور ایسے جن کا ہمارے ذہن میں کہیں دور کے گوشوں میں بھی کوئی تصور نہیں تھا۔ لیکن اس کی تفصیل میں جانے سے پہلے میں قرآن کریم کی ان آیات کا ترجمہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور مختصراً ان کے مضامین کو آپ کے سامنے کھولنے کی کوشش کروں گا۔

"ان المصدقین والمصدقات" یقیناً صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والیاں "واقرضوا اللہ قرضاً حسنا" یعنی وہ لوگ جن کے صدقے سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کی خاطر اللہ کو قرضہ حسنہ کے طور پر کچھ دیا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق فرمایا "یضاعف لھم" ان کے لئے بڑھایا جائے گا۔ کیا بڑھایا جائے گا یہ بات مبہم چھوڑ دی گئی ہے اور یہ مبہم چھوڑنا دو طریق پر ہوا کرتا ہے۔ بعض لوگ جن کی نیتیں خراب ہوں وہ مجمل وعدہ کر دیا کرتے ہیں، مبہم سا وعدہ کر لیتے ہیں تاکہ ہم پھر پکڑے نہ جائیں۔ جب نہ پورا کرنے کو دل چاہے تو کہتے ہیں ہم نے یہی کہا تھا نا کہ کچھ دیں گے تو کچھ دے دیں گے، یہ کب کہا تھا کہ کب دیں گے اس لئے کوئی مطالبہ نہ کرو ہم سے۔ مگر جو کریم ہو، جو بے انتہا احسان کرنے والا ہو وہ جب مجمل وعدہ کرتا ہے تو مراد یہ ہے کہ اس سے بہت زیادہ دیں گے جو تم سمجھ رہے ہو اس لئے معین کر کے ہم اپنے ہاتھ نہیں باندھتے۔ حسب حالات، تمہارے اخلاص کے تقاضوں کے مطابق جتنا چاہیں گے اور اتنا دیتے چلے جائیں گے مگر جو بھی دیں گے تمہاری توقعات سے بڑھ کر دیں گے۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں میں یہ چیز شامل ہوتی ہے اس کے سوا ایک بھی خدا کا وعدہ نہیں ملتا جو محسنین سے یا اس کی راہ میں خدمت کرنے والوں سے کیا گیا ہو اور اس میں ان توقعات سے بڑھ کر دینے کا مضمون شامل نہ ہو۔ چنانچہ فرمایا "یضاعف لھم" ان کے لئے بڑھا دیا جائے گا۔ "ولھم اجر کریم" اور ان کے لئے معزز اجر بھی ہوگا۔ یعنی اجر کریم سے مراد جیسا کہ ایک اور آیت کے حوالے سے میں نے بیان کیا تھا ان کو اموال ہی میں برکت نہیں دی جائے گی، ان کی عزتوں میں بھی برکت دی جائے گی، ان کو معزز بنایا جائے گا۔ اور کریم سے مراد سخی بھی ہے۔ وہ شخص جو اعلیٰ اقدار کی خاطر دل کھول کے خرچ کرتا ہے۔ تو اجر کریم خدا سے متوقع ہے اور وہ اجر کریم ان کو بھی کریم بنانے والا ہوگا۔

"والذین آمنوا باللہ و رسلہ اولٰئک ھم الصدیقون والشھدآء عند ربھم" اب یہاں لفظ صدیق کا استعمال اتفاقی نہیں ہے۔ دیکھیں نبوت کا یہاں ذکر نہیں ملتا۔ صدیق اور اسکے بعد شہداء کا ذکر فرمایا اور "مصدقین" اور "مصدقات" کا مادہ وہی ہے جو صدیق ہے۔ اور "مصدقات" اور "مصدقین" میں

جو باب استعمال فرمایا گیا ہے اس میں کچھ مبالغے کے معنی ضرور پائے جاتے ہیں۔ وہ لوگ جو بکثرت صدقہ دینے والے ہیں، جو بکثرت صدقہ دینے والیاں ہیں وہ چونکہ اپنے نیک اعمال میں اور خدا کی خاطر دل کھولنے میں ایک نمایاں منصب پا گئے، نمایاں صورت اختیار کر گئے اس لئے اللہ کی طرف سے بھی ان سے نمایاں اجر کا وعدہ ہونا چاہئے تھا۔ پس جہاں اجر کریم فرمادیا اس سے اگلی آیت ہی میں ایک ایسا مضمون بیان فرمایا ہے جو نبوت سے نیچے سب سے اعلیٰ منصب کا وعدہ کر رہا ہے۔

چنانچہ فرمایا "والذین آمنوا باللہ ورسلہ" جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے رسولوں پر یعنی یہی لوگ ہیں جن کی ایک مزید تعریف یہ فرمادی گئی ہے کہ ان کا خرچ محض اپنی ذاتی کرامت سے نہیں ہے بلکہ اللہ اور رسول پر ایمان کے نتیجے میں یہ پیدا ہوا ہے۔ فرمایا "ھم الصدیقون والشھد آء" اس معیار کے لوگ وہ ہیں جن کو ہم صدیق شمار فرمائیں گے۔ اور اس سے بڑا اجر کریم اور کیا ہو سکتا ہے پھر کہ صدیقیت کا مقام پا جائیں اور صدیقیت کا مقام خدا کی راہ میں خرچ بڑھانے کے نتیجے میں اور پھر "لھم اجرھم ونورھم" پیچھے جب تحریک جدید کے سال کا آغاز کرتے ہوئے میں نے قرآن کریم کی ایک آیت آپ کے سامنے رکھی تھی اس میں بھی نور کا وعدہ تھا، اس آیت میں بھی نور کا وعدہ ہے کہ انہیں صدیقیت کا مقام بھی ملے گا، شہادت کا مقام بھی ملے گا "عند ربھم" اپنے رب کے حضور۔

وقف جدید کا ولایت سے تعلق قائم کرنا اور تعلق قائم رکھنا ضروری ہے

"لھم اجرھم ونورھم" ان کے لئے ان کا اجر بھی ہے اور ان کا نور بھی ہے۔ اب ان کا اجر اور ان کا نور سے کیا مراد ہے؟ یہ مختصر بیان کر کے میں وقف جدید کی طرف واپس لوٹوں گا۔ اجر جو ہے وہ تو قربانیوں سے تعلق رکھنے والی بات ہے۔ جس شخص میں جتنی توفیق تھی اس نے اس حد تک قربانی کی اور اللہ تعالیٰ نے اس شرط کے ساتھ کہ میں بڑھاؤں گا اور تمہاری توقعات سے بڑھ کر دوں گا اس کو پورا فرمادیا یہ تو اجر ہو گیا۔ لیکن "نورھم" ان کا نور کیا ہے؟۔ دراصل ان کا نور ہی ہے جو اجر کا فیصلہ کرتا ہے اور نور سے مراد وہ دل کی پاکیزگی اور صفائی ہے جس کے ساتھ انسان ایک قربانی خدا کے حضور پیش کرتا ہے اور اجر کریم کا اس سے گہرا تعلق ہے۔ جتنا وہ نور بلند ہو گا، روشن تر ہو گا خدا کے حضور خالص ہو کر چمکے گا اسی حد تک اس کے اجر کو بڑھا دیا جائے گا اور اجر کو اعزاز بخشا جائے گا۔

پس صدیقیت کا تعلق نور سے ہے اور شہادت کا بھی تعلق نور سے ہے۔ صالحیت کا اس تفصیل سے تعلق نہیں ہے نور کے ساتھ جیسا ان دو مراتب کا ہے۔ اس لئے دیکھیں یہاں صرف دو ہی مراتب کا ذکر ہے صدیقیت کا اور شہادت کا۔ اور نہ نبوت کا ہے نہ صالحیت کا ہے تو صالحیت جو عام روزمرہ کی نیکیاں ہیں انسان کو اس بلند مقام تک نہیں پہنچایا کرتیں جس کی پہلی سیڑھی شہادت ہے اور دوسری سیڑھی صدیقیت ہے۔ اور چونکہ نبوت بالعموم اس طرح عطا نہیں ہوا کرتی وہ منصب ہی بالکل الگ ہے۔ اس لئے جہاں اللہ اور رسول کی اطاعت کی جزاء کا تعلق ہے وہاں نبوت کا ذکر سرفہرست فرمادیا لیکن روزمرہ کی مومن کی قربانیوں کا ذکر ہے۔ اس میں جو اعلیٰ درجے کی قربانیاں کرنے والے ہیں ان کو دو انعامات کا وعدہ فرمایا کہ تم میں صدیق بھی پیدا ہونگے اور شہید بھی پیدا ہونگے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بڑا احسان ہو گا۔

"والذین کفروا وکذبوا بآیاتنا اولٓئک اصحاب الجحیم" اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا ان کے لئے تو جہنم کے عذاب کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ پس مالی قربانی کے جو مرتبے ہیں ان کو سمجھے بغیر حقیقت میں مالی قربانی کا جذبہ صحیح طریق پر بیدار ہو ہی نہیں سکتا اور ان مراتب کو سمجھنے کے نتیجے میں مالی قربانی میں جو احتیاطیں ضروری ہیں ان سے بھی انسان واقف ہو جاتا ہے۔

کیونکہ بسا اوقات مالی قربانی دیکھا دیکھی سے بھی ہو جاتی ہے۔ مالی قربانی میں مسابقت کا جائز شوق بھی شامل ہو جاتا ہے۔ وہ بھی اپنی جگہ ٹھیک ہے لیکن اگر نظر ان بلند مقامات کی طرف اور مراتب کی طرف ہو جن کا ذکر قرآن کریم نے فرمایا ہے تو مالی قربانی میں ایک نئی جلاء پیدا ہو جائے گی اور مالی قربانی ہمیشہ محفوظ رہے گی۔

پس اس پہلو سے وقف جدید کے ذکر میں جب میں بعض مثالیں بھی دوں گا، بعض عظیم الشان قربانیوں کا ذکر بھی کروں گا تو ہرگز یہ مراد نہیں کہ اپنی قربانیوں کو محض اس غرض سے بڑھائیں کہ آپ کا ذکر چلے۔ اس غرض سے بڑھائیں کہ آپ میں مسابقت کی وہ روح پیدا ہو جو آپ کے لئے مطمح نظر بنا دی گئی ہے، جو آپ کا ماٹو قرار دے دیا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس" تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے بنائی گئی ہو اور دوسری جگہ فرماتا ہے کہ "فاستبقوا الخیرات" یہ جو آیت تھی یہ میرے ذہن میں تھی وہ دوسری آیت کا بھی اس مضمون سے تعلق ہے مگر میرے ذہن میں جو آیت تھی جو میں ڈھونڈ رہا تھا وہ یہ دوسری آیت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "لکل وجھۃ ھو مولیھا فاستبقوا الخیرات" ہر ایک کے لئے ایک نصب العین ہے جس کی وہ پیروی کرتا ہے اس کے لئے وہ پابند ہو جاتا ہے اس کے لئے وہ اپنے آپ کو وقف کر دیتا ہے، وہ قبلہ بن جاتا ہے جس کی طرف منہ پھیر لیتا ہے۔ "فاستبقوا الخیرات" تمہارا نصب العین جس کی طرف تم نے اپنے چہرے پھیرنے ہیں، اپنی توجہات کو مرکوز کرنا ہے وہ ہے ایک دوسرے سے نیکیوں میں آگے بڑھو۔ پس اس جذبے کے ساتھ قرآن کریم نے ہمارا مقصد، ہمارا نصب العین ہی نیکیوں میں آگے بڑھنا قرار دے دیا ہے۔ اگر ایک انسان اپنے بھائی سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے ہرگز ریاکاری نہیں کہا جا سکتا، اسے ہرگز معمولی بات سمجھ کر رد نہیں کیا جا سکتا۔ مگر اس اعلیٰ نیت کے باوجود اس سے بھی بلند تر نیتیں ہیں اور ان میں سے اول یہ ہے کہ اللہ کا تصور ذہن پر حاوی ہو اور کوئی بھی چندہ ایسا ادا نہ کیا جائے جس میں خدا کی محبت کی آمیزش نہ شامل ہو۔

اگر خدا کی محبت کی آمیزش شامل ہو جائے تو سب کچھ مل گیا پھر آگے بڑھنے کی توفیق بھی ملتی ہے اور غیر معمولی طور پر ملتی ہے اور اس نصب العین سے اس کا کوئی مقابلہ نہیں ہے بلکہ اس کو بڑھانے کی توفیق بھی ملتی ہے اور غیر معمولی طور پر ملتی ہے اور اس نصب العین سے اس کا کوئی مقابلہ نہیں ہے بلکہ اس کو بڑھانے والی چیز ہے اور نیکیوں کو نور بنا دینے والا نسخہ یہی ہے کہ ہر نیکی کی نیت میں اللہ تعالیٰ کی محبت اثر انداز ہو یعنی نیکیاں دراصل اللہ کی محبت سے پھوٹیں۔ وہ چیزیں جو نور سے پھوٹتی ہیں وہ نور ہی رہیں گی اور یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ کثیف ہو جائیں۔ پس اس پہلو سے آپ کو مختصراً نصیحت یہی ہے کہ جب یہ آپ کوائف سنیں گے اور قربانیوں کی دوسری تحریکیں بھی آپ کے سامنے پیش کی جائیں گی تو ہمیشہ اللہ کی محبت کو اپنے دل میں پہلا مرتبہ دے کر اور اس کے حوالے سے قربانیوں کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ پھر خدا کے فضل سے آپ کی قربانیوں میں کبھی رخنہ نہیں آئے گا اور بے حد ایسی برکتیں شامل ہو جائیں گی جن کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے یعنی اجر کریم آپ کو عطا کیا جائے گا۔

وقف جدید کا یہ اکیالیسواں (۴۱) سال ہے اور یکم جنوری ۱۹۹۷ء سے بیالیسویں سال میں داخل ہونے والے ہیں۔ رپورٹوں کے معاملے میں گزشتہ سال بھی یہ شکایت تھی کہ بہت سے ممالک سست رفتاری سے رپورٹیں بھجواتے ہیں اور بسا اوقات ایسے ممالک بھی ہوتے ہیں جہاں جدید ترین طریقے رسل و رسائل کے مہیا نہیں ہیں اس لئے جو نسبتاً بعد میں شامل ہونے والے ممالک ہیں ان کی تربیت میں ابھی زیادہ وقت درکار ہے اور ان کے ہاں وقف جدید کا نظام بھی اس طرح جاری نہیں جس طرح پہلے سے شامل ہونے والے ترقی یافتہ، تربیت یافتہ ممالک میں ہے۔ تو اگرچہ اس وقت جماعتوں کی تعداد یعنی ممالک کی تعداد غالباً ایک سو باون یا اس سے اوپر ہو چکی ہے تو اتنی بڑی تعداد میں سے صرف چھپن کا رپورٹیں بھجوانا بتاتا ہے کہ کتنا بڑا کام ابھی ہم نے کرنا ہے ان کی تربیت کا اور وقف جدید ہی کا ایک یہ مقصد ہے کہ دیہاتی اور نئے غیر تربیت یافتہ ممالک کی تربیت کی جائے۔

پس اس پہلو سے یہ جو بیالیسواں (۴۲) سال ہے اس میں ہم اپنے سامنے ایک کام کا پہاڑ کھڑا ہوا دیکھتے ہیں۔ چھپن ممالک نے رپورٹ بھیجی ہے اور اکثر جنہوں نے نہیں بھیجی یا تو کام بہت معمولی ہوا ہے یا ابھی وہ تربیت کے محتاج ہیں۔ تو ان چھپن ممالک نے تقریباً ایک سو چھپن کی تربیت کرنی ہے اور یہ جو چندہ ملے گا یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہی مقاصد پر خرچ ہو گا۔ وقف جدید میں جو بیرون کا چندہ ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ زیادہ تر ہندوستان اور افریقہ پر خرچ ہوتا ہے۔ اور زیادہ تر کیا تمام تر کہنا چاہئے ہندوستان اور افریقہ پر خرچ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ پاکستان سے بھی وقف جدید کے چندوں میں جو بچت ہوتی ہے وہ بیرونی ممالک میں خرچ کے لئے بھیجنے لگے ہیں۔ تو یہ سعادت ان کی ابھی بھی قائم ہے کہ بیرونی دنیا پر خرچ کرنے میں کوئی بار محسوس نہیں کرتے، کوئی کمزوری نہیں پاتے اور بڑے حوصلے اور خوشی کے ساتھ پاکستان سے باہر کی ذمہ داریاں اٹھاتے ہیں۔

مغربی دنیا میں بھی اب بہت حد تک یہ صلاحیت پیدا ہو گئی ہے کہ اپنے غریب بھائیوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں بہت حوصلے اور وسعت قلب کے ساتھ حصہ لیتے ہیں اور کبھی یہ سوال نہیں اٹھایا جاتا کہ اتنا چندہ ہم نے دیا تھا ہم پر اتنا کیوں خرچ نہیں ہوا، اتنا بڑا حصہ دوسرے ممالک کو کیوں دے دیا گیا یہ سوچ ہی بیمار سوچ ہے جو احمدیت میں خدا کے فضل سے پنپنے کی گنجائش ہی نہیں رکھتی، توفیق ہی نہیں رکھتی۔ ایک آدھ ملک میں جب یہ بیماری پیدا ہوئی اور میں نے اسی وقت ان کو پکڑا تو اس کے بعد وہ بالکل اس طرح مٹ گئی جیسے ان کی جڑیں اکھیڑ دی گئی ہوں پھر کبھی اس وہم نے ان کے خیالات میں پراگندگی پیدا نہیں کی۔

تو اس کو بھی آپ یاد رکھ لیں کہ ہمارے چندے خدا کی خاطر ہیں اور یہ ساری دنیا خدا نے پیدا کی ہے۔ اسلام عالمگیر مذہب ہے اسلام کے تقاضے، ضرورت کے تقاضے دنیا میں کہیں بھی پیدا ہونگے۔ پس یہ بحث

محمد صادق جیولرز
Import Export Internationale Juwellery
Mohammad Sadiq Juweliere
آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔
ہمارے پتہ جات
Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403
S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel: 069/685893
Hauptfiliale
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

نہیں ہے کہ چندہ کس نے دیا ہے اور کہاں خرچ ہونا چاہئے۔ یعنی کس نے دیا ہے کی بحث نہیں ہے اور یہ بحث نہیں ہے کہ جس نے دیا ہے اسی پر خرچ کیا جائے۔ یہ بحث ضرور رہے گی کہ اس وقت عالمی تقاضوں کے لحاظ سے کس ملک کو زیادہ ضرورت ہے اور کون سا ملک ہے جو تیز رفتاری کے ساتھ سچائی کی طرف متوجہ ہو رہا ہے اور اسی نسبت سے اس کی ضرورتیں بڑھ رہی ہیں۔ پس خرچ میں ہمیشہ جماعت احمدیہ نے اس بات کو راہنما رکھا ہے اور یہ بات بے تعلق سمجھی ہے اور ہمیشہ بے تعلق سمجھی جائے گی کہ کس نے زیادہ دیا تھا اور کس نے کم دیا تھا۔ ضرورت جہاں زیادہ ہے وہاں زیادہ خرچ کیا جائے گا اور ہمیشہ یہی ہوتا رہا ہے۔

وقف جدید کو پہلے سے بڑھ کر اس طرف متوجہ ہونا چاہئے کہ اپنے تمام کارکنوں پر نظر رکھیں اور یہ دیکھیں کہ جن جماعتوں میں وقف جدید کا کام ہو رہا ہے وہاں اولیاء اللہ پیدا ہو رہے ہیں کہ نہیں

پس اب صورت حال یہ ہو گئی ہے کہ بیرونی دنیا کا چندہ پاکستان، بنگلہ دیش اور ہندوستان کے چندوں سے اب خدا کے فضل سے بہت بڑھ چکا ہے اور عین اس وقت یہ برکت ملی ہے جبکہ ضرورت بہت شدید ہو گئی تھی۔ مثلاً ابھی میں نے افریقہ کے ممالک کا دورہ کروایا ہے تو پتہ چلا کہ بہت بڑی بڑی جماعتیں ہیں جن سے ابھی تک ہمارا ڈش انٹینا کے ذریعہ بھی رابطہ نہیں ہو سکا اور جو نمائندے میرے گئے انہوں نے محنت کی بہت دور دراز کے گہرے علاقوں میں گئے اور بعض رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ دیکھ کر اس طرح ان کے چہرے چمک اٹھے کہ اچھا ہمارا بھی خیال ہے ان کو۔

لیکن ایک خوش کن بات جو سب جگہ دکھائی دی وہ یہ تھی کہ ایسے علاقے جن میں کثرت سے بیعتیں ہوئی تھیں اور دو تین سال پہلے ہوئی تھیں جب وہاں رابطہ کیا گیا تو تمام تر احمدیت پر قائم تھے اور بڑے خلوص سے قائم تھے اور انہوں نے کھلم کھلا یہ کہا کہ ہم نے تو سچ سمجھ کر قبول کیا ہے اگر آپ ہماری طرف توجہ نہ بھی کرتے تو احمدیت پر ہم نے قائم ہی رہنا تھا مگر ہمیں پورا پتہ ہی نہیں کہ احمدیت ہے کیا، تفاصیل کا علم نہیں ہے اس لئے آپ کا فرض تھا ہمیں پوچھتے اور ہماری ضروریات پوری کرتے۔ چنانچہ ان سب جگہوں میں ایک تو میں نے یہ ہدایت کی کہ ڈش انٹیناز لگائے جائیں کثرت کے ساتھ اور مرکزی انتظام کے تابع روزانہ اس علاقے کے باشندے ایک جگہ اکٹھے ہو سکیں۔

اور دوسرا یہ کہ وہاں ان کے لئے بڑی مساجد بنی چاہئیں۔ ایسے مراکز بننے چاہئیں جہاں ان کی تربیت کا انتظام ہو اور انہی میں سے مبلغین بنائے جائیں اور پھر ان کو انہی علاقوں میں مستقل جگہوں پر مقرر کر دیا جائے۔ یہ ضرورتیں جو ہیں یہ اتنی زیادہ ہیں کہ جس علاقے میں یعنی افریقہ میں جہاں دس لاکھ سے اوپر احمدی ہوئے ہوں ایک سال میں وہاں آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان کی کم سے کم ضرورتیں پوری کرنے پر بھی کتنے خرچ کی ضرورت ہوگی اور چونکہ پچھلے سال یہ خرچ بہت بڑھے اس لئے میرے دل میں یہ فکر تھی، میں بار بار ان سے پوچھتا تھا کہ وقف جدید کے چندے میں سے کتنا باقی رہ گیا ہے اور نئی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے ہم کہاں کہاں سے روپیہ سمیٹ سکتے ہیں۔

اب خدا تعالیٰ نے کس طرح مدد فرمائی ہے اور جس ملک کے ذریعے مدد فرمائی ہے اس ملک کی انتظامیہ کے بھی خواب و خیال میں نہیں تھا کہ یہ عظیم کارنامہ خدا ہمارے ہاتھوں سرانجام دلوائے گا۔ چنانچہ سرفہرست آج اس سال کی قربانی میں امریکہ ہے اور اتنی عظیم وقف جدید میں قربانی کی توفیق ملی ہے کہ امیر صاحب جب فون پہ مجھے بتا رہے تھے تو کہتے تھے میں تو حیران ہوں کہ کیا ہوا ہے۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ خاموشی کے ساتھ اتنا روپیہ اکٹھا ہو چکا ہوگا کہ جب وہ رپورٹ پیش ہوئی تو میرے دل میں ایک ہیجان برپا ہو گیا کہ ہوا کیا ہے۔ اب آپ سوچیں پہلی بات تو یہ دیکھیں کہ خدا تعالیٰ نے ہر چندے میں، ہر ملک میں برکت ڈالی ہے اور امسال گزشتہ سال کے مقابل پر بہت زیادہ عطا کیا ہے۔

وعدہ جات کے لحاظ سے جو ۹۶ء کے وعدہ جات ہیں وہ چار کروڑ بتیس لاکھ اکتالیس ہزار تین سو باون روپے بنتے ہیں۔ ۹۶ء کا یہ جو سال گزرا ہے ابھی، وعدہ جات چار کروڑ اور بتیس لاکھ۔ وصولی سات کروڑ بائیس لاکھ ستائیس ہزار آٹھ سو چھپن۔ اب یہ کیسے ہو گیا کچھ سمجھ نہیں آ رہی کیونکہ وقف جدید کے وعدے آگے ہوتے تھے وصولی پیچھے پیچھے جایا کرتی تھی۔ اور سٹرلنگ میں یہ وعدے چھ لاکھ پچپن ہزار ایک سو بہتر پاؤنڈ تھے جبکہ کل وصولی دس لاکھ چورانوے ہزار تین سو اکسٹھ پاؤنڈ ہے۔ اور ایک نیا سنگ میل جو اس سال رکھا گیا ہے وہ امریکہ کی طرف سے ہے۔ تمام دنیا کی وصولی، سارے یورپ کی وصولی ملا کر، پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش کی وصولی ملا کر دس لاکھ چورانوے ہزار تین سو اکسٹھ پاؤنڈ ہے۔

اب یاد رکھ لینا اچھی طرح ساری دنیا کی وصولی دس لاکھ چورانوے ہزار تین سو اکسٹھ پاؤنڈ ہے۔ اس میں سے امریکہ کی وصولی اس میں پانچ لاکھ چونسٹھ ہزار ایک سو اکسٹھ پاؤنڈ ہے یعنی تمام دنیا کے چندوں سے وہ اکیلا آگے بڑھ گیا ہے۔ پچھلے سال میں ان کی تعریف کر رہا تھا کہ انہوں نے جرمنی کو بھی شکست دے دی، پاکستان سے بھی کچھ قدم آگے نکل گئے لیکن قریب قریب کی دوڑ تھی۔ اب وہ اتنا پیچھے چھوڑ گئے ہیں کہ باقی لوگ اب بس ان کے لئے دعائیں ہی کریں گے اور اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں کر سکتے اب۔ اور امریکہ کی اپنی کیفیت یہ ہے کہ آج سے دس سال پہلے یعنی میری ہجرت کے آنے کے دو سال بعد تک بلکہ تقریباً تین سال بعد تک ان کا کل چندہ سارے امریکہ کا اتنا ہی تھا جتنا آج وقف جدید کا ہے۔ اور جب انہوں نے بتایا تو میں نے فوراً پوچھا میں نے کہا مجھے تو جہاں تک یاد پڑتا ہے نو لاکھ چھتیس ہزار ڈالر آپ کا کل چندہ بھی نہیں تھا۔ تو پھر امیر صاحب نے اس کو باقاعدہ جائزہ لے کر اعداد و شمار کا اس بات کی تائید کی ہے، اس کی توثیق فرمائی ہے کہ ہمارا کل چندہ دس سال پہلے اتنا نہیں تھا۔

اور یہ توفیق کیسے بڑھی۔ سوال یہ ہے کہ یہی لوگ تھے، اسی قسم کے لوگ تھے جو پہلے بھی امریکہ میں رہا کرتے تھے، مالی حالات بعض دفعہ ضروری نہیں کہ ہمیشہ وقت کے ساتھ آگے بڑھیں بعض دفعہ پیچھے بھی چلے جاتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر جو وہاں سب سے زیادہ امیر طبقہ ہے ان کے مالی حالات پہلے سے خراب ہوئے ہیں۔ ایک زمانے میں تو امریکہ میں ڈاکٹر ہونا سونے کی کان کا مالک ہونا تھا لیکن اب بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ ڈاکٹروں کی آمد میں کمی آئی ہے لیکن ان کے چندوں میں اضافہ ہوا ہے۔ تو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عمومی سا وعدہ تھا کہ ہم بڑھائیں گے اب یہ نکتہ بھی سمجھ آیا کہ تمہاری توفیق مالی ہی نہیں بڑھائیں گے بلکہ تمہارے حوصلے بھی بڑھائیں گے، اپنی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق میں وسعت دیں گے اور کبھی بھی تمہیں پیچھے نہیں جانے دیں گے۔ جو تم آگے قدم اٹھا چکے ہو اس سے اور آگے بڑھو گے، واپسی کی طرف نہیں دھکیلے جاؤ گے اور کوئی ایسے حالات پیدا نہیں ہونگے جو تمہیں مجبور کر دیں کہ پہلے سے کم ہو جاؤ۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جو خدا کا سلوک ہے دنیا کی ہر اس جماعت سے ہے جو مالی قربانی میں آگے بڑھتی ہے، حوصلہ کرتی ہے اور اچانک اس کی توفیق بڑھ جاتی ہے۔

اب جہاں تک تفصیلات کا تعلق ہے سب تفاصیل تو اس وقت پیش کرنا پیش نظر نہیں ہے مگر مختصر موازنہ میں عرض کرتا ہوں۔ گزشتہ سال ۱۹۹۵ء میں پانچ لاکھ ستہتر ہزار سات سو نوے پاؤنڈ کا وعدہ تھا۔ امسال ۱۹۹۶ء میں چھ لاکھ پچپن ہزار ایک سو بہتر پاؤنڈ کا وعدہ تھا۔ وعدہ کے لحاظ سے اضافہ ستہتر ہزار تین سو بیاسی پاؤنڈ ہوا۔ وصولی کے لحاظ سے گزشتہ سال چھ لاکھ ستر ہزار نو سو تیرہ پاؤنڈ کی وصولی تھی۔ امسال خدا کے فضل سے دس لاکھ چورانوے ہزار تین سو اکسٹھ پاؤنڈ کی وصولی ہے۔ جس میں سب سے زیادہ حصہ امریکہ نے لیا ہے۔ تعداد کے لحاظ سے بھی بہت برکت ملی ہے۔ میں پہلے بھی بارہا عرض کر چکا ہوں کہ وقف جدید کے تعلق میں تعداد بڑھانے کی طرف توجہ بہت زیادہ دیں۔

مالی ضرورتیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ثابت بھی کر کے دکھایا ہے اللہ تعالیٰ آپ ہی کچھ کرتا رہتا ہے ہمیں تو پتہ بھی نہیں لگتا۔ یاد دہانی کراؤ نہ کراؤ اب تو یہ حال ہو گیا ہے کہ از خود ہی دلوں میں ایسی تحریک اٹھ جاتی ہے اور انتظامیہ کو خدا تعالیٰ ایسی ہمت عطا فرما دیتا ہے کہ چندے جتنی ضرورت ہے وہ مل ہی جاتے ہیں۔ اور اب تو بعض دفعہ لگتا ہے ضرورت سے آگے بڑھ رہے ہیں لیکن جب سال ختم ہوتا ہے تو ضرورت پھر چندوں سے جا ملتی ہے۔ تو یہ بھی ایک مسابقت کی دوڑ ہو رہی ہے جماعت کے چندوں اور جماعت کی ضروریات میں۔ تو گزشتہ سال وصولی کا جہاں تک تعلق ہے چھ لاکھ ستر ہزار تھی۔ دس لاکھ چورانوے ہزار اس دفعہ ہوئی اور تعداد کے لحاظ سے گزشتہ سال ایک لاکھ چھیالیس ہزار چار سو باسٹھ افراد تھے اور امسال ایک لاکھ سڑسٹھ ہزار چار سو ترانوے افراد ہیں جو شامل ہوئے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ بہت بڑی تعداد، ہزارہا کی تعداد میں ایسے دوست پیدا ہوئے ہیں جن کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا چسکا پڑ گیا ہے کیونکہ جو ایک دفعہ خرچ کرے وہ پھر پیچھے نہیں ہٹا کرتا، اسکو واقعتاً چسکا پڑ جاتا ہے۔

دس سال پہلے، میں نے جیسا کہ بیان کیا تھا، امریکہ کا کل بجٹ آٹھ لاکھ پینتیس ہزار تھا اور اب وقف جدید کا بجٹ نو لاکھ چھتیس ہزار آٹھ سو ڈالر ہو چکا ہے اور انہوں نے اتنی احتیاط سے اعداد و شمار اکٹھے کئے ہیں کہ ساتھ تیس سینٹ بھی لکھا ہوا ہے، نو لاکھ چھتیس ہزار پانچ سو آٹھ ڈالر تیس سینٹ۔ تو خدا تعالیٰ نے بہت

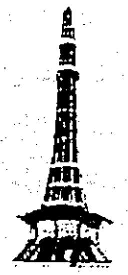

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS AND C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TELEPHONE

0181-478 6464 : 081 553 3611

برکت دی ہے جماعت کے اخلاص میں اور کوششوں میں اور صرف ان باتوں ہی میں نہیں باقی بہت سی اور باتوں میں بھی خدا کے فضل سے امریکہ کا قدم ترقی کی طرف ہے اور ہونا بھی ایسا چاہئے تھا کیونکہ امریکہ دنیا کے امیر ترین ممالک میں سے ہے۔ اور وہاں ابھی بھی ایسے احمدی موجود ہیں جن کو اگر آمادہ کیا جائے کچھ اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے پر تو اللہ تعالیٰ ان کے دل کی توفیق بھی بڑھائے گا اور ان کی مالی توفیق اس وقت بھی ان چندوں سے پیچھے ہے کیونکہ اسی قسم کے حالات کے لوگ بکثرت موجود ہیں اور جب ہم موازنہ کرتے ہیں تو انہی میں سے بعض ایسی حیرت انگیز قربانیاں کرنے والے ابھرے ہیں کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ توفیق ہو ہی نہ اور قربانیاں دے رہے ہوں اور جنہوں نے بھی دیں ان کے مالوں میں کمی کہیں نہیں آئی، برکت ہی ہے جو بڑھتی چلی جارہی ہے۔ تو آج امریکہ سب دنیا کی جماعتوں میں صف اول پر کھڑا ہے۔ اگر پاؤنڈوں میں اس کا حساب کیا جائے تو پانچ لاکھ چونسٹھ ہزار ایک سو اکسٹھ پاؤنڈ ان کا چندہ وصولی ہے جبکہ باقی سب دنیا کی جماعتوں کی اتنی وصولی نہیں۔

> **اس جذبے کے ساتھ کہ قرآن کریم نے ہمارا مقصد، ہمارا نصب العین ہی نیکیوں میں آگے بڑھنا قرار دے دیا ہے اگر ایک انسان اپنے بھائی سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے ہرگز ریاکاری نہیں کہا جا سکتا**

دوسرے قدم پر پاکستان ہے اور تیسرے پر جرمنی ہے۔ برطانیہ کو چوتھی پوزیشن حاصل ہے جو غالباً ایک عرصے سے چلی آرہی ہے اور کینیڈا کو پانچویں پوزیشن حاصل ہے۔ اب برطانیہ اور کینیڈا کا فرق تھوڑا رہ گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جس رفتار سے کینیڈا مسلسل برطانیہ کے قریب آرہا ہے بعید نہیں کہ اگلے سال آگے نکل جائے۔ ہندوستان چوبیس ہزار پانچ سو ستائیس پاؤنڈ وصولی ہے جو ہندوستان کے لحاظ سے بہت تعجب انگیز ہے۔ چودہ لاکھ چونسٹھ ہزار روپے انہوں نے دئے جو ہندوستان کے پرانے زمانوں کے چندوں کے لحاظ سے جو دس سال پہلے کے جو چندے اس میں اتنے بنتے نہیں تھے ان کے، تو امریکہ کی طرح ہندوستان کو بھی خدا تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کرنے کی بہت توفیق عطا فرما رہا ہے۔

انڈونیشیا میں سمجھتا ہوں ابھی اپنی توفیق سے پیچھے ہے کیونکہ ہندوستان کے مقابل پر انڈونیشیا کے احمدیوں کے مالی حالات بہت بہتر ہیں۔ تعداد کے لحاظ سے جو فرق پڑا ہے وہ ہندوستان کی تبلیغ کے نتیجے میں فرق پڑا ہے ورنہ پہلے تعداد کے لحاظ سے بہت زیادہ فرق نہیں تھا۔ تقریباً انڈونیشیا کی جماعتیں ہندوستان کی تعداد کے مقابل پر نصف تھیں بلکہ نصف سے کچھ زیادہ اور چندوں میں اتنا فرق کہ وقف جدید میں ہندوستان نے ساڑھے چوبیس ہزار پاؤنڈ پیش کئے، انڈونیشیا نے صرف آٹھ ہزار چھ سو نوے۔ تو یہ صاف پتہ چل رہا ہے کہ وہاں ابھی تک ہمارے نظام جماعت میں پوری بیداری نہیں اور پورا انتظام نہیں ہے ورنہ امریکہ یا ہندوستان کے مقابل پر انڈونیشیا کی جماعت کی اخلاص کی حالت پیچھے نہیں ہے۔ بعض دفعہ تو لگتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ دنیا میں مخلص ہیں۔ اس قدر مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت اور اسلام سے محبت رکھنے والے لوگ ہیں کہ بہت سے ہیں ان میں جو ذکر کے ساتھ ہی رونے لگتے ہیں، ان کی آنکھوں سے بے اختیار محبت کے آنسو بہنے لگتے ہیں۔

تو جہاں اخلاص موجود ہو وہاں اگر قربانی میں لوگ پیچھے رہ رہے ہوں تو یقین جانیں کہ انتظامیہ کی خرابی ہوا کرتی ہے۔ ایسے علاقوں میں جہاں بھی میں نے انتظامیہ بدلائی ہے اور ان کو توجہ دلائی ہے تو فوری طور پر جماعت نے اپنی قربانیوں کو بہت آگے بڑھا دیا۔ پس اس پہلو سے امریکہ کی انتظامیہ بھی دعا کی مستحق ہے، اس معنی میں جزاء کی مستحق کہ ہم بھی ان کے لئے دعا کریں کہ انہوں نے اپنے انتظام کو بہت بہتر بنا لیا اور جماعت کے اخلاص کو جو موجود تھا اس کو اب اس راہ میں گویا جیسے جوت دیا جائے اس طرح اخلاص کو پہلے سے بڑھ کر جوتا جارہا ہے۔ ماریشس اپنی تعداد کے لحاظ سے قربانی میں ہمیشہ بہتر ہوتا ہے مگر امسال وقف جدید میں اتنی نمایاں بہتری نظر نہیں آئی کیونکہ بلجیم جو اس کے مقابل پر ایک چھوٹی سی جماعت ہے جو ابھی نئی نئی بن رہی ہے گویا کہ ماریشس اور بلجیم کا چندہ تقریباً برابر ہے۔ ماریشس کا چار ہزار نو سو سترہ اور بلجیم کا چار ہزار آٹھ سو سینتیس۔ ناروے جو چھوٹے ممالک میں سے آگے بڑھنے والا ایک ملک ہے۔ ناروے خدا کے فضل سے چار ہزار چھ سو بانوے پاؤنڈ چندہ وقف جدید میں دے کر دسویں نمبر پر رہا ہے۔

فی کس مالی قربانی کے لحاظ سے بھی باوجود اس کے کہ امریکہ میں چندہ دہندگان کی تعداد بہت بڑھائی گئی ہے۔ بہت بڑھائی گئی ہے اس دفعہ، پھر بھی مالی قربانی کو اگر تقسیم کیا جائے فی چندہ دہندہ تو امریکہ باقی سب ملکوں سے آگے نکل گیا ہے۔ اس سے پہلے جاپان اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان بات رہا کرتی تھی۔ شروع میں جاپان آگے تھا پھر سوئٹزرلینڈ نے وہ جگہ لے لی اور گزشتہ دو چار سال سے سوئٹزرلینڈ نے قبضہ کیا ہوا تھا کہ فی کس چندہ دہندہ قربانی میں ہم دنیا میں کسی کو آگے نکلنے نہیں دیں گے اور اب دیکھیں کتنا فرق پڑ گیا ہے۔ امریکہ میں فی کس قربانی کا معیار اب ایک سو چوبیس پاؤنڈ اور سات پینی بنتا ہے۔ اور سوئٹزرلینڈ میں ستر پاؤنڈ ستانوے پینی۔ تو اس پہلو سے بھی بہت آگے بڑھ گیا ہے خدا کے فضل سے امریکہ فی کس چندہ دہندہ کی مالی قربانی کے لحاظ سے۔ اور جاپان اکتیس پاؤنڈ تیس پینی کے چندے کے ذریعہ نمبر تین پر آیا ہے اور بلجیم اللہ کے فضل کے ساتھ انیس پاؤنڈ تینتالیس پینی دے کر چوتھی پوزیشن حاصل کر گیا ہے اور جرمنی پانچویں پوزیشن پر گیارہ پاؤنڈ پچاس پینی فی کس کے لحاظ سے دے کر اللہ کے فضل سے اعزاز حاصل کر گیا۔ لیکن جرمنی کے متعلق میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ خدا کے فضل سے ان کے چندے اتنے متوازن ہیں اور بالعموم مالی قربانی میں ساری جماعت کثرت سے حصہ لے رہی ہے اس لئے وہاں یہ ممکن نہیں ہے کہ ایک ہی تحریک میں غیر معمولی طور پر آگے نکل جائیں۔ جن ممالک نے مثلاً امریکہ نے اپنے لئے یہ ایک ٹارگٹ پہلے سے بنا رکھا تھا کہ دنیا میں ایک چندے میں تو ہم نے باقی سب کو لازماً پیچھے چھوڑنا ہے، اس اخلاص کی نیت کو خدا نے یہ پھل دیا ہے کہ وہ اتنا آگے نکل گئے کہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اتنا آگے جاسکتے ہیں۔ مگر جرمنی کو یہ کہنا کہ تم وقف جدید میں بھی ان سے مقابلہ کر کے آگے نکلنے کی کوشش کرو یہ میرے نزدیک مناسب مطالبہ نہیں ہے کیونکہ عموماً جرمنی کی جماعت اتنی بڑی قربانی دے رہی ہے کہ اس کی وجہ سے خدا کے فضل سے بہت سے دوسرے ممالک کی ضروریات پوری ہو رہی ہیں اور جرمنی میں بھی جو بڑھتی ہوئی ضروریات ہیں ان میں جرمنی خود کفیل ہے۔

بالغان کے چندے کی جو دوڑ ہوا کرتی ہے پاکستان کے اندر ان میں ربوہ خدا کے فضل سے اول رہا ہے، کراچی دوم اور لاہور سوم۔ جہاں تک اضلاع کے مقابلے کا تعلق ہے پاکستان کے اضلاع کو معلوم ہونا چاہئے کہ ان کی آپس کی دوڑ میں اب ان کی کیا پوزیشن ہے۔ راولپنڈی فرسٹ ہے جو میرے لئے بہت تعجب کی بات ہے کیونکہ میں سمجھا کرتا تھا کہ راولپنڈی ان باتوں میں کافی پیچھے ہے مگر معلوم ہوتا ہے کوئی نئی تحریک وہاں اٹھی ہے جس کی وجہ سے خدا کے فضل سے راولپنڈی کی جماعت کو یہ اعزاز مل گیا کہ وہ سارے پاکستان میں ضلعی لحاظ سے اول آئی ہے اور سیالکوٹ نمبر دو۔ یہ بھی تعجب کی بات ہے کیونکہ سیالکوٹ تو کافی نکما ہو گیا تھا بے چارہ۔ اب معلوم ہوتا ہے اٹھ رہے ہیں کچھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ جو سیالکوٹی میرے سامنے بیٹھے ہیں وہ مسکرا رہے ہیں کہ شکر ہے ہماری بات بھی آگئی کہیں۔ فیصل آباد نمبر تین پر ہے اور اسلام آباد نمبر چار پہ۔ اسلام آباد کے لئے قابل شرم ہے کیونکہ بڑی منظم جماعت اور مالی لحاظ سے بھی اچھی متوسط جماعت ہے۔ فیصل آباد ان کو پیچھے چھوڑ جائے، سیالکوٹ پیچھے چھوڑ جائے یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ گوجرانوالہ ماشاء اللہ ہمت کر کے آگے آیا ہے پانچویں نمبر پر آگیا ہے۔ گجرات چھٹے نمبر پر ہے اور سرگودھا ساتویں نمبر پر اور شیخوپورہ آٹھویں نمبر پر اور کوئٹہ نویں پر اور عمرکوٹ سندھ دسویں نمبر پر۔ یہ جو اضلاع ہیں نچلے مرتبے کے اضلاع ہیں، ان میں میں سمجھتا ہوں کہ ابھی بہت گنجائش موجود ہے۔ سیالکوٹ میں بھی ہے، فیصل آباد میں بھی ہے، اسلام آباد میں تو ہے ہی، گوجرانوالہ، گجرات وغیرہ یہ سارے وہ اضلاع ہیں جو میں نظری طور پر جانتا ہوں کہ جتنی خدا نے ان کو تعداد عطا کی ہے احمدیوں کی اور جو مالی توفیق بخشی ہے عین اس کے مطابق چندے دکھائی نہیں دے رہے۔

دفتر اطفال میں لاہور خدا کے فضل سے اول آگیا ہے، ربوہ دوم ہے اور کراچی سوم۔ یہ تو ہے وقف جدید کی رپورٹ۔

میں اس وقت ہندوستان کی جماعتوں کو جو اس وقت جلسے میں بطور خاص اس جمعہ میں حاضر ہیں جو سمجھتے ہیں کہ یہ جمعہ تو بالخصوص ہمارے لئے وقف ہے ان کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ وقف جدید کے کام کو آپ وہاں بڑی تیزی سے بڑھائیں اور منظم کریں کیونکہ آپ کی اکثر تبلیغ اس وقت وقف جدید کے ذریعے ہو رہی ہے اور بہت سی پھیلتی ہوئی نئی ضرورتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید نے سنبھال رکھا ہے تو اس کو اہمیت دیں۔ اور جن اضلاع میں آپ کی تبلیغ کے لحاظ سے کمزوری ہے ان کی فہرست میں پڑھنا نہیں چاہتا اس وقت ان کی طرف متوجہ ہوں اور وقف جدید کے نظام کو جو بیرونی طاقت مل رہی ہے باہر سے ٹیکہ مل رہا ہے یہ کوشش کریں کہ آپ اپنے پاؤں پہ کھڑے ہو کر اس مدد سے مبرا ہو جائیں اس مدد کے محتاج نہ رہیں۔

یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ قادیان ہی نے تو سب دنیا کو دینی ضرورتوں کے لحاظ سے پالا ہے۔ ہندوستان ہی کو لمبے عرصے تک یہ فخر حاصل رہا ہے کہ جب باہر کی دنیا چندوں سے تقریباً نا آشنا تھی تمام دنیا کی ضرورتیں ہندوستان پوری کرتا تھا۔ پھر پاکستان نے ہجرت کے بعد یہ عظیم خدمت اپنے ہاتھوں میں لی، خوب سنبھالا، خوب حق ادا کیا۔ تو ہندوستان کے تعلق میں چونکہ پرانی غیرتیں ہیں اور حضرت مسیح موعود

SATELLITE WAREHOUSE

CNN

MTV Muslim Television Ahmadiyya

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

S.M. SATELITE LIMITED
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey HU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہندوستان میں پیدا ہونا ہے اس محبت کے تقاضے کے طور پر میری دلی خواہش یہی رہتی ہے کہ ہندوستان کو پھر وہ پرانی عظمتیں نصیب ہو جائیں۔ تو اس پہلو سے وقف جدید بھی ایک ذریعہ بن گئی ہے ہندوستان کی پرانی کھوئی ہوئی عظمتوں کو واپس حاصل کرنے کا تو اس کی طرف آپ متوجہ ہوں اور اللہ توفیق عطا فرمائے کہ آپ کے اندر کثرت کے ساتھ وہ ولی پیدا ہو جائیں جن ولیوں کا حضرت مصلح موعودؓ نے وقف جدید کے تصور میں ذکر فرمایا ہے۔

وقف جدید کا تعلق ولایت سے حضرت مصلح موعودؓ نے رکھا اور جو نقشہ کھینچا ہے اپنے اس روحانی خواب کا وہ یہ ہے کہ جگہ جگہ بڑے بڑے اولیاء اور قطب پیدا ہو رہے ہیں۔ دیہات میں اور گاؤں گاؤں میں رازی پیدا ہو رہے ہیں۔ تو وقف جدید کی تحریک تو بالکل عمومی، عام سی ایک دنیا کی نہیں دین کے لحاظ سے پسماندہ دیہات کی تحریک تھی مگر جو مقاصد تھے وہ اتنے بلند تھے کہ گاؤں گاؤں میں رازی پیدا ہوں، گاؤں گاؤں میں اولیاء اللہ اور قطب پیدا ہونے شروع ہو جائیں۔ اور فرمایا آغاز ہی میں آپ نے جو نقشہ کھینچا اپنے دل کا، فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ وقف جدید کے ذریعے گاؤں گاؤں اولیاء اللہ پیدا ہوں اور اس وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ میں خود نگرانی کروں اور باقی تنظیمیں ہیں ان کی طرح نہیں بلکہ براہ راست معلمین پر نظر رکھوں، ان سے رابطہ رکھوں۔ اور جب تک صحت نے توفیق دی آپ بہت حد تک یہ کام کرتے رہے پھر وہ توفیق نہ رہی کیونکہ بہت بیمار ہو گئے تھے مگر یہ آپ کے ارادے اور خواہشات تھیں۔

پس اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ صدیقیت کا جو ذکر میں نے کیا ہے قرآن کریم کی آیت میں، یہ وہی صدیقیت والا نقشہ ہے جو حضرت مصلح موعود کے ذہن میں پیدا ہوا۔ وہی خواب ہے جو آپ نے دیکھا تھا۔ وقف جدید کا ولایت سے تعلق قائم کرنا اور تعلق قائم رکھنا ضروری ہے۔ آج ہی سوال و جواب کی مجلس میں کسی نے یہ سوال چھیڑا تو میں نے کہا دیکھیں ہم ولی تو نہیں پیدا کر سکتے کیونکہ ولایت تو صرف اللہ عطا کرتا ہے۔ صدیق بھی کوئی زور بازو سے نہیں ہو سکتا اللہ ہی عطا کرتا ہے مگر لوگوں کو یاد دلاتے رہنا چاہئے یہ کام ہمارا فرض ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ وقف جدید کو پہلے سے بڑھ کر اس طرف متوجہ ہونا چاہئے کہ اپنے تمام کارکنوں پر نظر رکھیں اور یہ دیکھیں کہ جن جماعتوں میں وقف جدید کا کام ہو رہا ہے وہاں اولیاء اللہ پیدا ہو رہے ہیں کہ نہیں۔ پس اگر یہ مطمح نظر بنا رہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ پھر زیادہ بیدار مغزی کے ساتھ، اپنے ذہن میں اس مقصد کو حاضر رکھتے ہوئے زیادہ امکان پیدا ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایسے بندے اس کی نگاہ میں آجائیں اور اس کا وہ قرب حاصل کریں جسے ولایت کہا جاتا ہے۔

جہاں تک یورپ کی نئی ضرورتوں کا تعلق ہے اس میں وقف جدید کا کوئی خرچ نہیں ہو رہا اور نہ نئی تحریک میں میں نے یہ ذکر کیا تھا کہ یورپ میں بھی خرچ کیا جائے مگر وہ ضرورتیں بالعموم خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ چندوں سے پوری ہو رہی ہیں اور جماعت یورپ جو اپنے چندے بڑھا رہی ہے اس کے ساتھ اکثر ان کی بڑھتی ہوئی ضرورتیں پوری ہو رہی ہیں۔ مگر مشرقی یورپ میں ابھی تک جو مشن ہاؤسز کا قیام یعنی جماعتی مراکز کا قیام، نئی مسجدیں بنانا یہ ایسے کام ہیں جن کے لئے اب ہمیں نئی مالی ضرورت درپیش ہے۔ اور یہ چونکہ ایسی ضرورت نہیں ہے جو مستقل چندے کی شکل میں جماعت سے طلب کی جائے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ کبھی کبھار اچانک پیدا ہونے والی ضرورتوں کے لئے کوئی تحریک کی جا سکتی ہے اور وہی کافی ہوگی۔

اس وقت جو ہمیں زیادہ ضرورت ہے وہ البانیہ میں ہے جہاں بکثرت احمدیت پھیلی ہے۔ اسی طرح وہ دوسرے مشرقی ممالک جہاں خدا تعالیٰ کی طرف سے توجہ ہو رہی ہے ان میں البانین سپیکنگ دوسری قومیں، دوسرے ممالک میں بستی ہیں پھر بوزنینز ہیں ان کی طرف بھی بہت توجہ ہے، ان کی بھی بہت توجہ ہے۔ ان سب کا بنیادی حق ہے کہ وہاں مساجد بنائی جائیں، وہاں مراکز قائم کئے جائیں، وہاں تربیتی اجتماعات کا مستقل انتظام ہو اور انہی میں سے معلم تیار کئے جائیں۔

پس اس سال کے لئے میں جماعت کے سامنے پندرہ لاکھ ڈالر کی تحریک کرتا ہوں۔ اور جیسا کہ میں نے آپ سے پہلے بھی عرض کیا تھا میں نے یہ نیت کی ہے اللہ تو یہ توفیق عطا فرما دیتا ہے کہ جو بھی تحریک کروں اس کا سواں حصہ میں خود دوں۔ اور یہ بتانے کا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ میں بتاؤں کہ میں یہ کر رہا ہوں۔ یہ مقصد ہے کہ بعض لوگ بوجھ سمجھتے ہیں کہتے ہیں کہ نئی نئی تحریکیں پیش کی جا رہی ہیں ان کے دل کی تسلی کے لئے ان کو بتا رہا ہوں کہ میں شامل ہوتا ہوں تو تحریک کرتا ہوں ورنہ میں یہ سمجھتا کہ مجھے حق نہیں تھا۔ تو اس پہلو سے میرا تجربہ ہے کہ جب بھی زیادہ تحریکیں کی ہیں خدا نے مالی وسعتیں خود بخود عطا کر دی ہیں تو اس لئے اس معاملے میں مجھے ذرہ بھی وہم نہیں کہ میں کوئی ایسا بوجھ ڈال رہا ہوں جس کو جماعت اٹھا نہیں سکتی۔ یہ جانتا ہوں کہ جب بھی کوئی مزید تحریک کی جاتی ہے اللہ میری وسعت کو بھی بڑھاتا ہے، آپ کی وسعت کو بھی بڑھاتا ہے۔

تو پھر اگر ضرورت حقہ ہے اور جائز ہے تو تحریک میں کوئی تردد نہیں ہونا چاہئے۔ مگر چونکہ عام چندوں کی ذمہ داریاں بہت جماعت نے اٹھا رکھی ہیں اس لئے میں اس تحریک کو بھی بعض دوسری تحریکات کی طرح اس طرح پیش کر رہا ہوں کہ وہ سب احمدی جو عام چندوں میں حسب توفیق حصہ لے رہے ہیں اور ان کے لئے زیادہ بوجھ اٹھانا ممکن نہیں ہے وہ محض تبرک کی خاطر کچھ نہ کچھ دے کر اس میں شامل ہو جائیں اور وہ صاحب حیثیت جن کو خدا تعالیٰ نے بڑی توفیق عطا فرمائی ہے وہ اپنی توفیق کے مطابق خود فیصلہ کریں اور وہ زیادہ تر اس کا عمومی بوجھ اٹھانے کے لئے آگے آئیں۔

اور جیسا کہ میرا سابقہ تجربہ ہے یہ انشاء اللہ دیکھتے دیکھتے وعدے وصول ہو جائیں گے اور میں امید رکھتا ہوں کہ پہلے سال دو تہائی اور دوسرے سال اس کا ایک تہائی وصولی کی صورت میں ہمیں مل جانا چاہئے کیونکہ فوری ضرورت جو اس سال کی ہے وہ ایک ملین کی تو لازماً ہے اور بعد کی اگلے سال کی ضرورت چندوں سے بچت کے علاوہ پانچ لاکھ کے قریب ہوگی۔ اور جس رفتار سے چندے بڑھ رہے ہیں میں سمجھتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ آگے وہ ضرورتیں چندوں ہی سے پوری ہوتی رہیں گی، کسی نئی تحریک کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ اور خاص طور پر اس لئے بھی مجھے امید ہے کہ یورپ میں جو نئے احمدی ہونے والے ہیں ان میں خصوصاً البانین نسل کے لوگوں میں مالی قربانی کی روح پائی جاتی ہے۔ اور بعض تو ایسے ہیں جو بڑے زور اور اصرار کے ساتھ پوچھ پوچھ کے کہ باقی کیا دیتے ہیں ہم سے وہ سب کچھ لو خود دینے کے لئے آگے آتے ہیں۔ تو بہت ماشاء اللہ حیرت انگیز قربانی کا جذبہ ہے جو البانین نسل کے لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ پس جب یہ لوگ اٹھ کھڑے ہونگے، جب ان کی توفیق بڑھے گی تو یہ بعید نہیں کہ آئندہ چند سالوں میں بجائے اس کہ کے باہر سے مدد لیں خود باہر کے دوسرے علاقوں کے لئے مددگار بن جائیں۔

تو ان امیدوں کے ساتھ، ان دعاؤں کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ ان توقعات کے ساتھ جو ہمیشہ اپنے دائروں سے بڑھ کر پوری ہوتی ہیں۔ توقعات کے جو دائرے ہمارے ہوتے ہیں ان میں ہمیشہ ان سے بڑھ کر پوری ہوتی ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانات پر پورا توکل کرتے ہوئے اس نئے سال میں داخل ہوتے ہیں جو وقف جدید کا بیالیسواں سال ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ جیسا کہ شکر کا حق ہے شکر کی طرف بھی توجہ آپ کریں گے۔ کیونکہ جب فضل بڑھیں اور شکر پیچھے رہ جائے تو یہ ایک بہت ہی تکلیف دہ توازن کا بگڑنا ہے۔ شکر ساتھ ساتھ بڑھنا چاہئے اور یہ احساس دل پر قبضہ کر لینا چاہئے کہ ایک ایسے محسن سے واسطہ ہے جس کا جتنا بھی شکر کریں اتنا زیادہ احسان ہو جاتا ہے کہ سنبھالا نہیں جاتا۔ اس لئے ہمیشہ ہم پیچھے رہتے ہیں کبھی شکر میں آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اور یہ احساس ہی ہے جو شکر کی طاقت بڑھاتا ہے، ذکر کی طاقت بڑھاتا ہے خدا کی یاد میں پیار پیدا کر دیتا ہے۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کے ساتھ جماعت کو ہمیشہ یہی توفیق بخشے گا کہ وہ جیسا کہ شکر کا حق ہے شکر کا حق ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی یادوں سے دل کو نور عطا کرتے ہوئے اس میدان میں ہمیشہ آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

باا عتماد ادارہ

DAUD TRAVELS

آپ بھی آئیے اور آزمائیے

دنیا کے کسی بھی ملک میں جب چاہیں رخت سفر باندھیں
آپ ہمیں اپنا پروگرام دیں، اسے خوبصورت انداز میں فریم ہم کریں گے
عمرہ یا حج
جلسہ سالانہ انگلستان یا قادیان، کہیں بھی جانا ہو
نشست محفوظ کرائیں اور خوشگوار سفر کی ضمانت حاصل کریں
پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کی خصوصی پیشکش، ۴ افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰% رعایت
بذریعہ فیری جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کرنے والوں کے لئے خصوصی رعایت ۵ افراد بمعہ کار کرایہ ۱۴۰ مارک صرف بس کے سفر کا بھی انتظام موجود ہے۔ بذریعہ ہوائی جہاز سفر کے لئے پیشگی بکنگ جاری ہے۔
اس کے علاوہ
ہر قسم کے سرکاری و غیر سرکاری دستاویزات کے جرمن ترجمہ کا بارعایت انتظام بھی موجود ہے۔

Bilal Daud Kahlon
Daud Travels
Otto Str. 10,60329. Frankfurt am Main
Direkt vor dem, Intercity Hotel
Telefon: (069) 23 3654, Fax: (069) 25 93 59, Residence: (069) 5077190
Tel (069) 23 4563 MOBILE: 0172 946 9294

اخبار الفضل کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۵۴ء کو ربوہ سے اخبار "الفضل" کی اشاعت کے آغاز پر فرمایا:

"الفضل آج ربوہ سے اخبار شائع کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا ربوہ سے نکلنا مبارک کرے اور جب تک یہاں سے نکلنا مقدر ہے اس کو اپنے صحیح فرائض ادا کرنے کی توفیق دے۔ اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان امور پر عمل کرنے کی توفیق بخشے"۔

ممبئی (بمبئی) کی مسجد
جو سموئیل دیوکر Samuel Divekar نے بنائی

لندن سے شائع ہونے والے ہفت روزہ انڈیا ویکلی میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک آرٹیکل مورخہ ۷ جون ۱۹۹۶ء کو شائع ہوا ہے جو Gun Vanthi Balaram نے تحریر کیا ہے۔ اخبار مذکور کے شکریہ کے ساتھ اس کا کچھ حصہ قارئین الفضل انٹرنیشنل کی دلچسپی کے لئے یہاں درج کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

حال ہی میں جب ریٹائرڈ اسسٹنٹ کمشنر-Issac Samson اور چند دیگر بنی اسرائیل کے بزرگوں نے اتوار کے دن گیٹ آف مرسی (باب الرحمت) یہودی معبد میں ناقوس بجایا تو ۵۰۰ کے لگ بھگ یہودیوں کے اجتماع میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ممبئی میں رہنے والے یہودیوں کا یہ اجتماع اپنے معبد کے دو سو سال پورے ہونے کی خوشی میں جمع ہوا تھا۔ یہودیوں کے اس Synagogue کو لوگ عام طور پر "مسجد" پکارتے ہیں اور اسی کے نام پر نہ کہ کسی مسلمان مسجد کے نام پر تمام علاقہ Borough of Masjid Bunder کہلاتا ہے۔ کسی وقت یہ معبد یہودیوں کی آبادی کے عین درمیان میں واقع تھا مگر آہستہ آہستہ یہودی اپنی جائیدادیں وغیرہ فروخت کر کے ممبئی کے مضافات میں جا کر آباد ہو گئے اور دوسری قومیں اس علاقہ میں آ کر آباد ہو گئیں۔ اس Synagogue کے چیف ٹرسٹی Albert Talegaioker نے جو قانون کے پیشہ سے تعلق رکھتے ہیں بتایا کہ پرانے زمانے میں یہودی معبدوں کو لوگ مسجد کے نام سے ہی پکارتے تھے۔ باب الرحمت معبد مگر بارونق سموئیل گلی میں واقع ہے۔ اس گلی کا نام اس شخص کے نام پر ہے جس نے یہ معبد بنایا تھا یعنی:

Samaji Essaji Divekar aka
Samuel Ezkeil Divekar

یہ شخص برطانیہ کی فوج کا سپاہی تھا جو ۱۷۹۳ء میں میسور کے بادشاہ ٹیپو سلطان کے خلاف میسور کی دوسری لڑائی میں شامل ہوا۔ اسے اس کے جرم کی وجہ سے موت کی سزا سنائی گئی مگر وہ کسی طرح وہاں سے بھاگ نکلا۔ کہا جاتا ہے کہ ٹیپو سلطان کی ماں نے اس کی جان بخشی یہ کہہ کر کروائی کہ مفرور مجرم بنی اسرائیل میں سے ہے جن کا قرآن کریم میں اچھے لفظوں میں ذکر ہے۔

سموئیل نے معبد بنانے کے تین سال بعد اسے گیٹ آف مرسی یعنی باب الرحمت کا نام دیا۔ یہ بمبئی میں یہودیوں کا پہلا معبد تھا۔ سموئیل کی اولاد تو معلوم ہوتا ہے ہندوستان سے چلی گئی لیکن جو معبد اس نے بنایا وہ آج بھی سارے علاقہ میں مشہور ہے۔ اور نہ صرف ممبئی میں موجود ساڑھے چار ہزار کے لگ بھگ یہودی آبادی بلکہ مقامی ہندو تاجر اور مسلمان دوکاندار بھی اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ معبد کے گیٹ پر چھ کونوں والا سٹار آف ڈیوڈ نصب ہے۔

ممبئی میں کئی دیگر Synagogue بھی ہیں جو باب الرحمت سے زیادہ شاندار اور پرشکوہ ہیں مثلاً فوربز سٹریٹ میں واقع Kenesseth Eliyahoo Synagogue جسے Sasoon یہودی فیملی نے جو بغداد سے آ کر یہاں آباد ہوئی تھی بنایا تھا اور Tefereth Israel Synagogue جو جیکب سرکل میں واقع ہے مگر باب الرحمت معبد کو اولیت حاصل ہے۔ پھر اس میں عبادت کا کمرہ بہت کشادہ ہے اور اونچی چھت پر مشتمل ہے۔ جس کے ایک حصہ میں سٹیج بنایا گیا ہے۔ اس میں رکھی ہوئی چوبی کرسیاں بھی قابل دید ہیں جن میں سے ایک پیغمبر Elijah کے لئے مخصوص ہے جن کے متعلق یہودیوں کا اعتقاد ہے کہ وہ آسمان پر بیٹھے ہوئے سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔ پھر دیدہ زیب چوبی بنچ، بلوریں فانوس ہیں اور منقش محراب Hekal جہاں مقدس کتب ترتیب سے رکھی ہوئی ہیں اور جس کے اوپر پیتل کا بنا ہوا تیل کا لیمپ جو ہر وقت جلتا رہتا ہے۔

معبد کا پادری ابراہام موسیٰ ہے جس نے بتایا کہ معبد کی آمدنی چندوں وغیرہ سے کوئی ایک لاکھ روپے سالانہ ہے مگر اس کے علاوہ بعض متمول یہودی عمارت کے رکھ رکھاؤ اور مرمت کے لئے خطیر رقمیں وقتاً فوقتاً بھجواتے رہتے ہیں۔ اس کے اندازہ کے مطابق گزشتہ پچاس سالوں میں اس علاقہ کی یہودی آبادی ۲۲ ہزار سے کم ہو کر تقریباً پانچ ہزار رہ گئی ہے۔ بعض لوگوں کے بچے اسرائیل یا دوسرے ممالک میں جا کر آباد ہو گئے ہیں مگر وہ خود ہندوستان ہی کو اپنا وطن سمجھتے ہیں۔

اس طرح گاہے بگاہے اسرائیل کینیڈا اور امریکہ سے بھی وہ لوگ ممبئی کے Synagogue کے لئے رقوم بھجواتے رہتے ہیں۔ مگر یہودی لیڈر کو فنانس سے زیادہ یہودیوں کی تربیت کی فکر دامنگیر رہتی ہے۔ اس نے بتایا کہ ہفتے کے روز تو صبح و شام کی عبادت کے لئے ۱۰ سے زائد افراد اکٹھے ہو جاتے ہیں مگر باقی دنوں میں Minyan یعنی کورم پورا نہیں ہو پاتا اور ۱۰ سے کم کی صورت میں عبادت بجا نہیں لا سکتے۔ اس کے علاوہ کافی عرصہ سے باب الرحمت میں عبرانی سکھانے کی کلاسیں بھی بند ہو چکی ہیں۔ کیونکہ یہودی بچے دور دور سے ان کلاسوں کے لئے نہیں آ سکتے۔ چنانچہ بعض والدین تو اپنے گھروں میں بچوں کی مذہبی تعلیم کا انتظام کر لیتے ہیں اور بعض دیگر Synagogue میں جہاں ابھی کلاسیں جاری ہیں بچے بھجوا دیتے ہیں۔ عبرانی زبان کے علاوہ مذہبی تعلیم اور ناقوس بجانا بھی سکھایا جاتا ہے۔ کیونکہ ناقوس کا استعمال یہودی تہواروں میں کیا جاتا ہے۔

Synagogue کا چیف ٹرسٹی Talegawker جو اسی علاقہ میں پل کر جوان ہوا بتاتا ہے کہ کسی زمانے میں یہ تمام علاقہ یہودیوں سے آباد تھا۔ جگہ نہایت پرسکون تھی۔ ہر گلی میں آپ کو محنتی، جفاکش یہودی کام کرتے نظر آتے تھے۔ ہفتے کے دن کاروبار بالکل بند رہتا تھا۔ یہودی تہواروں پر خوب گہما گہمی ہوتی تھی خصوصاً Selihot کے تہوار پر تو صبح پانچ بجے سے پہلے جاگنا پڑتا تھا۔ مگر آج مسجد کے اس علاقہ میں کافی تغیرات آ چکے ہیں۔ سارا علاقہ تجارتی مرکز بن گیا ہے اور رات دن غل غپاڑہ رہتا ہے۔

اس نے یہ بھی بتایا کہ ان یہودیوں کے آباؤ اجداد Shanwar تیلی کہلاتے تھے یعنی ایسے تیل کے کولہو پر کام کرنے والے جو ہفتے کے روز کام نہیں کرتے۔ یہ لوگ اٹھارویں صدی کے لگ بھگ اپنے گاؤں چھوڑ کر بمبئی شہر میں برطانوی فوج میں بھرتی ہونے کے لئے نیز کارخانوں اور دفاتر میں کام کرنے کے لئے آباد ہوئے تھے۔ (ترجمہ: رشید احمد چوہدری)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل
کی سالانہ زر خریداری

برطانیہ پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

CHEAP CALLS

ساری دنیا میں بے حد سستے داموں پر ٹیلیفون کریں
اپنے گھر میں مفت ٹیلیفون کی Colt Service لگائیں
یہ سروس ہر لحاظ سے مفت ہے۔
بی۔ٹی، مرکری، Energis، AT & T اور ACC کی کمپنیوں سے سستی ہے۔ آپ UK کی لوکل کالز کے علاوہ نیشنل کالز بھی بہت سستی پائیں گے۔
BT کی موجودہ لائن پر بغیر کسی تبدیلی کے یہ سروس مہیا ہوتی ہے۔
"مندرجہ ذیل ٹیلی فون نمبرز پر رابطہ کریں"

BOND TRADING (G. B.) LTD.
0181-871 3806, 0181-947 7511 (Faheem Bhatti)
01634-580 670, FAX: 0181-871 3807
MOBILE: 0956-198662

جرمنی کے مشہور شہر کولون میں پاکستانی بھائیوں کی خدمت
کے لئے ھما ٹریولز کے نام سے پہلی پاکستانی ٹریول ایجنسی

HUMA
TRAVELS

آپ کی خدمت کے لئے ہر دم تیار! جرمنی کے ہر بڑے شہر سے
پاکستان کے لئے فلائیٹ۔
وقت اور سرمائے کی بچت کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں!
صرف ایک ٹیلیفون کال۔
ٹکٹ اور مکمل بکنگ وقت سے پہلے آپ کے گھر پر پہنچانا ہمارا کام۔
آپ بھی آزمائیے۔

بذریعہ ترکش ائیر لائن - 31 مارچ تک:
جرمنی تا کراچی ــ ۹۹۹ مارک بشمول تمام ٹیکسز
بذریعہ پی آئی اے 30 جون تک:
1۔ فرنکفرٹ تا کراچی براستہ لاہور\اسلام آباد —— ۹۹۹ مارک + ٹیکسز
2۔ فرنکفرٹ تا اسلام آباد\لاہور نان سٹاپ —— 1458 مارک + ٹیکسز
3۔ ریل اور فلائی —— 115 مارک
4۔ ٹیکسز: ائیرپورٹ ٹیکس = 8 مارک اور ائیرپورٹ سکیورٹی ٹیکس = 19 مارک

HUMA TRAVELS (Reisebüro)
Prop: MAJ(R) WAHEED ZAFAR RANA
Piccolomini Str. 335 51067 Cologne
GERMANY
Tel: + 49 221 63 66 001 Fax: + 49 221 63 66 001

ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(عبدالماجد طاہر)

آپ ایک بیوہ اور صاحب اولاد خاتون تھیں۔ آپ کے والد کانام خویلد بن اسداور والدہ کانام فاطمہ بنت زائدہ تھا۔ آپ کاتعلق قبیلہ اسد قریش سے تھا۔ اور آپ کی کنیت ام ہند تھی (۱)۔

پہلی شادی

آپ کی پہلی شادی ابوہالہ ہند بن زرارہ بن نباش سے ہوئی (۲)۔ ابوہالہ سے آپ کا ایک بیٹا اور بیٹی تھی۔ بیٹے کانام ہند اور بیٹی کانام زینب تھا (۳)۔

دوسری شادی

ابوہالہ کی وفات کے بعد آپ کی دوسری شادی عتیق بن عائذ سے ہوئی (۴)۔ عتیق بن عائذ سے بھی آپ کا ایک بیٹا تھا جس کانام عبداللہ تھا (۵) اور ایک بیٹی تھی جو شادی کی عمر کو پہنچ چکی تھی (۶)۔

تیسری شادی

عتیق بن عائذ کی وفات کے بعد آپ بعثت نبوی سے پندرہ سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد مبارک میں آئیں (۷)۔

آپ نہایت معزز، دولت منداور شریف خاتون تھیں اور شرافت کی وجہ سے آپ کانام "طاہرہ" مشہور ہو گیا تھا (۸)۔

آنحضرتؐ سے آپ کا تعارف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اپنی شرافت، صداقت، امانت اور اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے بہت معروف تھے۔ جب حضرت خدیجہؓ کو آپ کے ان اوصاف کا علم ہوا توانہوں نے آپ کو پیغام بھیج کر درخواست کی کہ آپ میرا مال تجارت لے کر شام جائیں۔ آپ کو اس کا اجر میں دوسرے تجار کی نسبت زیادہ دونگی۔ آپ کے ساتھ میرا غلام میسرہ جائے گا۔

حضورؐ نے آپ کی اس درخواست کو قبول فرمایا۔ چنانچہ آپؐ حضرت خدیجہ کا مال لے کر میسرہ کے ساتھ شام روانہ ہوگئے۔ راستہ میں حضورؐ نے ایک معبد کے قریب ایک درخت کے نیچے قیام فرمایا۔ راہب نے جب حضور کو دیکھا تو میسرہ (غلام جو ساتھ تھا) سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے۔ میسرہ نے جواب دیا اہل حرم میں سے قریش کا ایک آدمی ہے۔ تو راہب نے کہا یہ شخص نبی معلوم ہوتا ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ واپس تشریف لائے تو میسرہ نے یہ سارا واقعہ حضرت خدیجہؓ کو بتایا۔ حضرت خدیجہؓ اس سے بہت متاثر ہوئیں۔ آپ حضور کے اخلاق حسنہ سے پہلے ہی متاثر تھیں آپ کو حضورؐ کے ساتھ شادی کے لئے رغبت پیدا ہوئی (۹)۔

حضرت نفیسہ بنت منیہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت خدیجہؓ ایک معزز، صابرہ اور کثیرالمال خاتون تھیں۔ جب آپ بیوہ ہوئیں تو قریش کا ہر معزز شخص آپ سے شادی کی تمنا رکھتا تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کا تجارتی سامان لے کر سفر پر گئے اور بہت زیادہ منافع کے ساتھ واپس لوٹے تو حضرت خدیجہ کو آپؐ سے شادی کے لئے رغبت پیدا ہوئی۔ حضرت نفیسہ کہتی ہیں کہ حضرت خدیجہؓ نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا کہ میں راز دارانہ طور پر شادی کے بارہ میں آپؐ کی رائے معلوم کروں۔ تو میں نے آپؐ سے عرض کی کہ آپ شادی کیوں نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا "مافی یدی شئی" میرے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے۔ اس پر میں نے کہا اگر پیسوں کی احتیاج کے بغیر یہ کام ہو جائے اور عورت بھی صاحب مال و جمال اور ہم کفو ہو تو پھر آپؐ کی کیا رائے ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہ عورت کون ہے؟ میں نے کہا خدیجہ! تو آپ نے رضامندی ظاہر فرما دی (۱۰)۔

حضرت خدیجہ کی طرف سے آپ کے چچا عمرو بن اسد نے ولایت کی ذمہ داری سرانجام دی (۱۱)۔ شادی کے وقت حضرت خدیجہ کی عمر ۴۰ سال تھی اور حضورؐ کی ۲۵ سال تھی۔ یعنی آپ عمر میں ۱۵ سال بڑی تھیں (۱۲)۔

شادی کی تقریب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پہلی شادی کے تقریب میں عرب کے رواج کے مطابق حضرت خدیجہ کی طرف سے وسیع پیمانہ پر دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں تمام عزیز و اقارب شامل ہوئے اور دف بھی بجائی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ (جنہوں نے آنحضرتؐ کو بچپن میں دودھ پلایا تھا) اپنے گاؤں سے اس شادی میں شرکت کے لئے آئیں۔ جب وہ واپس جانے لگیں تو حضرت خدیجہؓ نے ان کو چالیس بکریاں اس مبارک شادی کی خوشی میں تحفہ کے طور پر دیں کہ انہوں نے آپ کے محبوب خاوند کو بچپن میں دودھ پلایا تھا (۱۳)۔

اس سے حضرت خدیجہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اندازہ ہوتا ہے جو شادی کے پہلے روز ظاہر ہوئی۔ پھر بعد میں تو آپ نے اپنا سب مال و دولت اور اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نچھاور کر دیا اور ہر موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے معین و مددگار اور تسکین قلب کا موجب بنیں۔ چنانچہ جب غار حرا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی "اقرء باسم ربک الذی خلق......" تو اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر واپس آئے۔ آپ کا دل لرز رہا تھا۔ اپنی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ کے پاس آکر کہا کہ مجھے کمبل اوڑھا دو۔ چنانچہ انہوں نے کمبل اوڑھایا۔ جب آپؐ کی یہ گھبراہٹ جاتی رہی تو حضرت خدیجہؓ کو سارا واقعہ سنایا۔ اور اس خیال کا اظہار کیا کہ میں اپنے متعلق ڈرتا ہوں۔ اس پر حضرت خدیجہؓ نے کہا "خدا کی قسم اللہ آپؐ کو کبھی رسوا نہیں ہونے دے گا۔ آپؐ صلہ رحمی کرتے ہیں، کمزوروں کے بوجھ اٹھاتے ہیں، جو خوبیاں معدوم ہو چکی ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مہمان نواز ہیں، اور ضروریات حقہ میں امداد کرتے ہیں" (۱۴)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حلیمہ سعدیہ کا دودھ پینے سے قبل کچھ دن ابولہب کی لونڈی ثویبہ کا دودھ پیا تھا۔ حضرت خدیجہؓ ثویبہ کی بہت عزت کرتی تھیں اور انہیں اعزاز دیتی تھیں۔ حضرت خدیجہؓ نے ابولہب کو یہ پیغام بھجوایا کہ ثویبہ کو میرے پاس فروخت کر دیں (یعنی میں اسے اپنے پاس رکھنا چاہتی ہوں) لیکن ابولہب نے ایسا نہ کیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ ہجرت کے لئے تشریف لے گئے تو بعد میں ابولہب نے ثویبہ کو آزاد کر دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں قیام کے دوران بھی ثویبہ کا بہت خیال رکھا۔ آپؐ باقاعدہ ثویبہ کو مکہ میں اس کی وفات تک کپڑے وغیرہ اور دوسرے تحائف بھجواتے رہے۔ ثویبہ کی وفات ۷ ہجری میں ہوئی (۱۵)۔

حضرت خدیجہؓ کی اولاد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اولاد سوائے حضرت ابراہیمؓ کے حضرت خدیجہؓ کے بطن سے ہوئی۔ آپ کے بطن سے درج ذیل بچے پیدا ہوئے۔

حضرت قاسم، حضرت عبداللہ، حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت ام کلثومؓ، حضرت فاطمہؓ، (۱۶)۔ حضرت قاسم کے نام پر آنحضورؐ کی کنیت ابوالقاسم تھی (۱۷)۔ (بعض روایات میں لڑکوں کی تعداد دو کی بجائے آٹھ بتائی گئی ہے) (۱۸)۔

امام زرقانی لکھتے ہیں:

"حضرت خدیجہؓ کے ہر بچے کے درمیان ایک سال کا وقفہ ہوتا۔ بچی کا عقیقہ وہ ایک بکرا کرتیں تو بچے کا دو۔ اور دودھ بچے کو خود نہ پلاتیں۔ عرب کے کھاتے پیتے گھرانوں کے رواج کے مطابق دایہ ہی بچے کو پالتی"۔

حضرت خدیجہؓ اور شعب ابی طالب

شعب ابی طالب میں آپ نے بڑھاپے کی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر کامل وفا کرتے ہوئے تمام تکالیف برداشت کیں اور اڑھائی تین سال قید کا یہ عرصہ بہت صبر کے ساتھ گزارا۔ جب انتہائی تکلیف کا یہ دور ختم ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حصار سے باہر آئے تو کچھ ہی عرصہ بعد آپؐ کے چچا ابوطالب کی وفات ہوئی۔ اس موقعہ پر حضرت خدیجہ بیمار تھیں اور صاحب فراش تھیں اس لئے ابوطالب کے اہل خانہ سے تعزیت کے لئے نہ جا سکیں۔

حضرت خدیجہؓ کی وفات اور تدفین

ابوطالب کی وفات کے تین دن بعد حضرت خدیجہؓ کی وفات ہوئی (۱۹) اس طرح آپ نے رمضان المبارک کے مہینہ میں ۶۵ سال کی عمر میں، ہجرت مدینہ سے تین سال قبل یعنی ۱۰ نبوی میں وفات پائی (۲۰)۔

تاریخ اسلام میں اس سال یعنی ۱۰ نبوی کو "عام الحزن" یعنی غم کا سال کے نام سے یاد کیا جاتا ہے (۲۱)۔

حضرت خدیجہؓ کو مکہ کے قبرستان "حجون" میں دفن کیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی قبر میں اترے اور خود اپنے ہاتھوں سے آپ کو دفن کیا۔ آپ کی نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی۔ کیونکہ نماز جنازہ کے بارہ میں ابھی احکام نازل نہیں ہوئے تھے (۲۲)۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت خدیجہؓ کی وفات ہوئی اس وقت ابھی نماز جنازہ وغیرہ کے بارہ میں حکم نازل نہیں ہوا تھا (۲۳)۔

آپ کی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری شادی نہیں کی۔ نکاح کے وقت آپ کی عمر چالیس سال اور وفات کے وقت ۶۵ سال تھی۔ اس طرح آپ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رفاقت کا عرصہ پچیس سال ہے۔ آپ خاص الٰہی حکمت کے تحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آئیں۔ آپ عورتوں میں سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں۔ اور المسلمۃ الاولیٰ کا لقب آپ کو عطا ہوا (۲۴)۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت خدیجہؓ سے محبت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت خدیجہؓ سے بے حد محبت تھی۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے "انی قد رزقت حبہا"۔ کہ مجھے تو خدیجہ کی محبت پلا دی گئی ہے (۲۵)۔

حضرت خدیجہؓ کا ہار

غزوہ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کے خاوند ابوالعاص بن الربیع (جو حضرت خدیجہ کی بہن ہالہ کے بیٹے تھے اور ابھی حالت کفر میں تھے) کفار مکہ کے ساتھ لشکر میں شامل ہو کر مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے آئے۔ چنانچہ بعض دوسرے قیدیوں کے ساتھ ابوالعاص بھی قید ہوئے۔

حضرت زینبؓ نے مکہ سے اپنے خاوند کو قید سے رہائی دلانے کے لئے فدیہ میں اپنا وہ ہار بھیجا جو آپ کو آپ کی والدہ حضرت خدیجہؓ نے شادی کے موقعہ پر جہیز میں تحفہ دیا تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہار پر نظر پڑی تو آپؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ فرمایا یہ تو خدیجہ کا ہار ہے۔ اور صحابہ سے فرمایا کہ اگر تم پسند کرو تو زینب کا مال اس کو واپس کر دو۔ صحابہ نے فوراً یہ مال واپس کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرط پر ابوالعاص کو رہا کیا کہ مکہ جا کر زینبؓ کو مدینہ بھجوا دیں۔ چنانچہ حسب وعدہ انہوں نے حضرت زینبؓ کو مدینہ بھجوا دیا اور کچھ عرصہ کے بعد خود بھی اسلام قبول کر لیا (۲۶)۔

ہالہ کی آواز سن کر خدیجہؓ یاد آگئیں

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضورؐ گھر میں آتے جاتے حضرت خدیجہؓ کا ذکر کرتے رہتے تھے (۲۷)۔

ایک موقعہ پر حضرت خدیجہ کی بہن ہالہ مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنے آئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز گھر کے صحن میں سنی۔ آپ کی آواز حضرت خدیجہؓ سے بہت ملتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بے ساختہ فرمایا۔

"اللہم ھالۃ!" اس پر حضرت عائشہؓ کہنے لگیں "ما تذکر من عجوز من عجائز قریش" آپ کیا اس بوڑھی قریشی عورت کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ "ابدلک اللہ خیراً منھا" اللہ نے آپ کو اس سے بہتر بیوی عطا فرما دی ہے۔

اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا "واللہ ما ابدلنی اللہ خیراً منھا" اللہ کی قسم! اللہ نے اس سے بہتر بیوی مجھے عطا نہیں کی۔

خدیجہؓ اس وقت میری صداقت پر ایمان لائیں جب کہ سب نے میری تکذیب کی۔ اور یہ اس وقت میری معین و مددگار بنیں جبکہ کوئی میرا مددگار نہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اولاد بھی تو اسی سے عطا فرمائی ہے" (۲۸)۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے عہد کیا کہ میں کبھی اس طریق پر حضرت خدیجہ کا ذکر نہیں کروں گی۔

حضرت خدیجہؓ کی سہیلیاں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی جانور کی قربانی کرتے تو حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو گوشت بھجواتے (۲۹)۔ ایک موقعہ پر آپؐ نے فرمایا: "انی لاحب حبیبھا" (۳۰) کہ مجھے خدیجہ کے پیاروں سے پیار ہے۔

حضرت خدیجہؓ کو جنت میں گھر کی بشارت

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ کو جنت میں ایک گھر عطا ہونے کی بشارت دی تھی۔

حضرت جبرئیلؑ نے حضرت خدیجہؓ کو سلام پہنچایا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل میرے پاس آئے اور کہنے لگے اے اللہ کے رسول! یہ خدیجہ آرہی ہے اور اس کے پاس برتن ہے جس میں کھانا وغیرہ ہے۔ جب یہ آپؐ کے پاس پہنچیں تو ان کو ان کے رب کا اور میرا سلام پہنچائیں اور انہیں جنت میں ایک ایسے محل کی بشارت دیں جو موتیوں کا ہو گا۔ جس میں کوئی شور اور بے آرامی نہیں ہوگی (۳۲)۔

حضرت خدیجہؓ خود بھی اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتی ہیں کہ:

"ایک روز آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا لئے ہوئے حضور کی تلاش میں مکہ کی پہاڑیوں کی طرف نکلیں۔ راستہ میں آپ کو حضرت جبرئیلؑ ایک آدمی کی شکل میں ملے اور جبرئیلؑ نے آپ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں پوچھا۔ آپ ڈر گئیں کہ شاید یہ شخص نبی کریمؐ کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ بعد میں آپ نے آنحضرتؐ سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ تو جبرئیلؑ تھے اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان کا سلام پہنچاؤں اور جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دوں جو موتیوں والا ہو گا۔

اس پر حضرت خدیجہؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے اور جبرئیل پر بھی سلام ہو اور آپؐ پر بھی سلام اور خدا کی رحمت ہو" (۳۳)۔

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ:

"مجھے حضورؐ کی کسی بیوی پر اتنا رشک نہیں آیا جتنا حضرت خدیجہؓ پر حالانکہ میری شادی سے تین سال قبل وہ وفات پا چکی تھیں اور میں نے آپ کو دیکھا بھی نہ تھا۔ لیکن حضورؐ ان کی وفات کے بعد اکثر ان کی خوبیوں کا ذکر کرتے رہتے تھے اور انہیں بہت محبت سے یاد کرتے تھے۔ پھر آپؐ نے حضرت خدیجہ کی وفات تک اور کوئی شادی نہیں کی" (۳۴)۔

فتح مکہ کے موقعہ پر حضرت خدیجہؓ کی وفات پر دس سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا تھا۔ اس موقع پر بھی حضرت خدیجہؓ کی یاد تازہ ہو گئی اور رسول کریمؐ نے رہائش کے لئے اس جگہ کا انتخاب فرمایا جو (قبرستان سے باہر) حضرت خدیجہؓ کی قبر کے نزدیک ترین جگہ تھی اور وہاں آپ کا خیمہ نصب کیا گیا (۳۵)۔

(۲۴، ۷، ۴، ۲، ۱)۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر عسقلانی الجزء الرابع۔ الناشر دارالکتاب العربی، بیروت۔

(۵، ۳)۔ السیرۃ النبویہ لابن ہشام، الجزء الرابع صفحہ ۲۱۴، دارالجیل بیروت۔

(۱۷، ۱۱، ۶)۔ الاستیعاب فی اسماء الاصحاب للقرطبی المالکی، الجزء الرابع، الناشر دارلکتب العربی بیروت۔

(۸، ۹)۔ الاسدالغابہ فی معرفۃ الصحابہ لابن الاثیر، المجلد الخامس صفحہ ۴۳۴، ۴۳۵ داراحیاء التراث العربی بیروت۔

(۱۶، ۱۵، ۱۲، ۱۰)۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر عسقلانی، الجزء الرابع صہ ۲۷۴ الناشر دارالکتاب العربی بیروت۔

(۱۳)۔ تراجم سیدات بیت النبوۃ الدکتورہ عائشہ عبدالرحمان صہ ۲۲۲ دارالریان للتراث القاہرہ۔

(۱۴)۔ صحیح بخاری باب کیف کان بدء الوحی۔

(۱۸)۔ سیرۃ الحلبیہ الجزء الثالث صہ ۳۴۲۔ سیرت النبیؐ از شبلی نعمانی جلد ۲ صہ ۳۳۷۔

(۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹)۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر العسقلانی الجزء الرابع صہ ۲۷۶ الناشر دارالکتاب العربی بیروت۔

(۲۳)۔ الاسدالغابہ فی معرفۃ الصحابہ لابن کثیر المجلد الخامس صہ ۴۳۹۔

(۳۴، ۳۲، ۳۱، ۲۵)۔ صحیح مسلم کتاب فضائل صحابہؓ باب فضائل خدیجہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

(۲۶)۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر العسقلانی الجزء الرابع صہ ۱۲۱، الناشر دارالکتاب العربی بیروت۔

(۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷)۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر العسقلانی جزء الرابع صہ ۲۷۵۔

(۳۳)۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ صہ ۲۷۵۔ الاستیعاب فی اسماء الاصحاب للقرطبی المالکی الجزء الرابع صہ ۲۷۷ الناشر دارالکتاب العربی بیروت۔

(۳۵)۔ تاریخ الطبری ابو جعفر محمد بن جریر الطبری۔

اگر آپ کے زیر مطالعہ کوئی ایسی کتاب، رسالہ یا مضمون ہے جس کے متعلق آپ سمجھتے ہیں کہ اس کا تعارف قارئین الفضل کے لئے ازدیاد علم اور دلچسپی کا موجب ہوگا تو حسب حال اس کا خلاصہ یا اس کے اہم اقتباسات (مع مکمل حوالہ) یا اس پر تبصرہ لکھ کر ہمیں بھجوائیں۔ (ادارہ)

بقیہ: ہر دعوت سے بڑھ کر حسین دعوت خدا کی طرف بلانا ہے۔

بارہا ان کو کہا کہ بھئی تبلیغ کرو ستر، اکہتر، بہتر، ایک سو تک پہنچے پھر ایک سو بیس، تیس، چالیس شروع ہو گیا پھر مجھے خط آنے لگے کہ الحمدللہ بہت برکت ہوئی ہے اس سال ہم نے تین سو کچھ احمدی بنا لیے ہیں اور میں ان کو سمجھاتا رہا سر پکڑ پکڑ کے بتاتا رہا یہ تین سو کی بات کیا ہو رہی ہے۔ یہ تین سو کی بات کیا ہو رہی ہے، تم نے جرمنی کی تقدیر بدلنی ہے، تم نے عظیم کام کرنے ہیں ہزاروں کی بات کرو تو پھر بھی کچھ بات ہو۔ پھر میں نے ان کے ٹارگٹ بنائے کہ اچھا جی دس ہزار، بڑے احتجاج ہوئے یہ دس ہزار کیسے ہو سکتے ہیں، چند سو کی بات تھی کل تک اور خدا نے دس ہزار پورے کر دیئے پھر ان کے بیس ہزار کا ٹارگٹ بنا لیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اب نصف سے اوپر نکل چکے ہیں اور ابھی کچھ سال (کا حصہ) باقی ہے۔

تو ارادے بلند ہوں، حوصلے ہوں، اللہ پر توکل ہو اور انسان زور لگائے کچھ ہاتھ پاؤں تو ہلائے۔ ہاتھ پاؤں نہیں ہلائیں گے تو پکا ہوا پھل بھی آپ کو نہیں مل سکتا۔ وہ بعض دفعہ درختوں پہ پکا ہوا تو ہوتا ہے لیکن جو خود گرے وہ کسی گندی زمین پہ گر کے پھٹ جائے گا جانوروں کے کام آئے گا یا گلنے کے بعد گرتا ہے۔ درخت کا پھل پکا ہوا ہو تو عقل والے لوگ اسے ہلاتے ہیں اور ہلا کے جو گرا ہوا پھل اٹھاتے ہیں وہ اچھا پھل ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو یہی نصیحت فرمائی کہ درخت تیرے پاس ہے اس پر پھل بھی لگا ہوا ہے مگر ہلا تو سہی۔ جنبش دے گی تو پھر تجھے پھل ملے گا۔ وہ لوگ جنہیں جنبش دینے کی بھی طاقت نہیں ہے انہوں نے پھل کہاں سے لے لینا ہے، کچھ ہاتھ پاؤں ہلائیں کچھ کام کریں۔ خدا کی تقدیر نے پھل تو لگا دیئے ہیں یہاں بھی لگے ہوئے ہوں گے۔ ہو ہی نہیں سکتا کہ ہالینڈ سے خدا کو دشمنی ہو یہاں بھی درختوں پر وہ پھل تیار ہیں کیونکہ موسم پھلوں کی تیاری کا ہے آپ جنبش ہی نہیں دے رہے۔

ان کی طرح نہ بنیں جن کے متعلق آتا ہے کہ وہ دو افیمی ایک درخت کے نیچے لیٹے ہوئے اپنے نشے میں مگن سوئے پڑے تھے کہ اتنے میں ایک گھڑسوار پاس سے گزرا۔ اس کے گھوڑے کی چاپ سے ان میں سے ایک کی آنکھ کھل گئی اور اس نے اس کو دیکھا تو بلایا اپنے پاس کہ بھائی ایک ضروری کام ہے میری بات تو سن جاؤ۔ اس بےچارے نے سمجھا کہ پتہ نہیں کیا بیمار ہے، کیا تکلیف ہے۔ اس نے گھوڑا باندھا درخت کے ساتھ اور آ کے کہا کہ بتائیں میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ اتنے میں دوسرے ساتھی کی بھی آنکھ کھل گئی۔ وہ بھی سننے لگ گیا کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ اس نے کہا خدمت کیا، یہ دیکھو میرے پاس پکا ہوا بیر گرا پڑا ہے میرے کان کے قریب مہربانی فرما کے اٹھا کے اس کو میرے مونہہ میں ڈال دو، یہ خدمت ہے۔ اس کو بڑا غصہ آیا۔ اس نے کہا عجیب تم گدھے انسان ہو۔ عیسی ہاتھ پاؤں ٹوٹے ہوئے، اپنے کان کے پاس سے اٹھا کے مونہہ میں نہیں ڈال سکتے مجھ گھڑسوار کو چلتے کو روکا ہے اور گھوڑے سے اتر کے میں اب آیا ہوں تو کہتے ہو یہ بیر اٹھا کے میرے مونہہ میں ڈال دو۔ جو ساتھ افیمی لیٹا ہوا تھا اس نے یہ بات سن کے گھڑسوار سے کہا کہ بھائی اس کو معاف کریں اس کا قصور کوئی نہیں، یہ ہے ہی ایسا بدبخت، ساری رات کتا میرا مونہہ چاٹتا رہا ہے اس کم بخت نے ہش تک نہیں کہا۔ بڑا بدنصیب آدمی ہے نکما ہش نہیں ہوا اس نے ہاتھ کہاں ہلانا ہے آخر تو۔ وہی حال عیسیوں کا ہو جایا کرتا ہے تو خدا کے لئے عیسی تو نہ بنیں۔

آپ حضرت مریم تو بنیں کہ جن کے لئے خدا نے پھل تیار کئے تو فرمایا کہ درخت ہلاؤ جنبش دو تم پر یہ کھجور تازہ کھجوریں گرائے گی اور تمہارے لئے وہ جسمانی اور روحانی غذا نصیب ہوگی جس سے تم لذت پاؤ گی۔ پس آپ کے لئے بھی مجھے یقین ہے کہ درختوں پر پھل لگ چکے ہیں جنبش نہیں آپ دے رہے۔ پس اپنے آپ کو وقف کریں۔ ہر انسان اپنا خود نگران بنے۔ ہر انسان اپنے حالات کا جائزہ لے کر ہر روز اپنے آپ کو یاد کرائے اور دو باتیں یاد کرانی ہوں گی۔ اول یہ کہ میں قول حسن کا اہل بنا بھی ہوں کہ نہیں۔ کیا میرے کردار میں کوئی ایسی پاک تبدیلی پیدا ہوئی ہے کہ نہیں کہ لوگ کشش حاصل کریں۔ اگر وہ ایسا بدتمیز اور بدخلق ہے کہ بیوی بچے بیزار بیٹھے ہوئے ہیں تو اس نے قول حسن کیا کرنا ہے۔ اس کی باتوں میں دلچسپی کون لے گا۔ گھر والے تو بےزار بیٹھے ہوں ہر وقت شکایت کریں کہ یہ ظالم آدمی بدتمیز آدمی بچوں سے جھڑک کر بولتا ہماری بات سنتا نہیں اگر کوئی مطالبہ کریں تو سختی سے جھڑک دیتا ہے اپنے مزے کر رہا ہے۔ ایسی شکایتیں مجھے روزمرہ ملتی ہیں تو ایسے شخص کو غیروں کو خدا کی طرف بلانے کی کیسے توفیق مل سکتی ہے گھر والوں کو تو وہ اپنا بنا نہ سکا۔ تو ایسا شخص اگر سن رہا ہو اس وقت، اللہ بہتر جانتا ہے کون ہے آپ میں سے تو اس کو دل پر غور کرنا چاہئے اپنے دل پر نظر ڈالنی چاہئے اور اپنے گھر کے تعلقات پہلے بدلے پہلے یہ تجربہ کرے کہ اس کے اعمال میں اس کے گھر والوں کو دلچسپی پیدا ہوئی ہے کہ نہیں، کیا اس کے اعمال کے نتیجے میں ان کی طبیعت میں پیار پیدا ہوا ہے کہ نہیں اور اگر نہیں تو پہلے اس کی فکر کرے اور وہ جو گھر میں اچھے تعلقات رکھتا ہے ان کو باہر گلیوں میں تو نکالے، صرف بیوی بچوں کا حق تو نہیں ہے دوسروں کو بھی پیار دے اور اس پیار کے نتیجے میں ان کی توجہ پہلے اپنی طرف مائل کرے گا تو پھر اسلام کی طرف توجہ ہوگی ورنہ نہیں ہو سکتی۔

پس اللہ کرے کہ آپ ان باتوں کو سنیں اور کانوں میں اور دل میں جمع کریں اور کوئی انقلاب کے آثار میں یہاں بھی دیکھوں۔ ہالینڈ میں آ کر یہاں کی جماعت کے جو خالص ہالینڈ کے احمدی ہیں ان کو دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے، بہت اخلاص رکھتے ہیں، غیر معمولی ان کی طبیعتوں میں حسن ہے مگر ایسے اور بھی تو چاہئیں ہمیں۔ چار پانچ پر ساری عمر اسی طرح گزارا کرتے چلے جائیں گے۔ مہربانی فرمائیں اور کچھ فکر کریں۔ پھر اچھے اچھے پیارے پیارے لوگ اس قوم کے اور بھی ڈھونڈیں اور ان کے اندر اتنی تعداد ان سے لے لیں کہ وہ تعداد اپنی ذات میں پھر نشوونما کی طاقت رکھتی ہو۔ اگر چند آدمی رہیں تو پھر باقی معاشرہ ان کو قبول نہیں کرتا۔ وہ سمجھتے ہیں کوئی سر پھرے ہیں خواہ مخواہ ایک غیر معاشرے کو قبول کر لیا ہے مگر ایسے سو، ہزار، دس ہزار ہو جائیں تو پھر ان کے اندر خدا تعالیٰ یہ طاقت پیدا کر دیتا ہے کہ سارے معاشرے کو بدل سکتے ہیں تو اللہ کرے ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق ملے۔

خدا کی مدد اور نصرت کے بغیر کوئی پاک تبدیلی انسان میں پیدا نہیں ہو سکتی۔ پس دعاؤں کو نہ بھولیں۔ دعائیں کرکے اور اپنا جائزہ لیتے ہوئے بیدار مغزی کے ساتھ اگر یاد نہ رہے کسی دن تو دوسرے دن بار بار اپنے آپ کو یاد کرائیں تاکہ اس دن کی کمی بھی پوری ہو اور پھر کوشش کریں تو اللہ کرے کہ ہمارے ہالینڈ کے احمدیوں اور مخلصین میں بھی غیر معمولی پاک تبدیلی پیدا ہو جو ماحول کو تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ آئیے اب دعا کر لیں۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

(دوسری قسط) — (از قلم. مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم)

امام مالک کی معیشت

امام مالک کا گھرانہ مالی لحاظ سے کوئی خوش حال گھرانہ نہ تھا۔ معمولی گزارا تھا۔ آپ نے بڑی تنگی کے حالات میں تعلیم حاصل کی۔ جب مسند تدریس پر بیٹھے تب بھی حالات قریباً جوں کے توں تھے۔ آپ کے پاس چار سو کے قریب دینار تھے جن کو تجارت میں لگا رکھا تھا اسی سے جو کچھ آتا گھر کا گزارا چلتا۔ ایک آزاد شدہ لونڈی سے شادی کی تھی اور اسی کے ساتھ خوش خوش زندگی گزار دی۔

پھر جب آپ کی مقبولیت بڑھی اور دنیا کی عقیدت نے آپ کے قدم چومے حکام اور خلفاء آپ کی مجلس میں آنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے بتدریج آپ کے مالی حالات کو بھی سدھار دیا۔ آپ عام حکام سے کسی قسم کا نذرانہ قبول نہ کرتے تھے لیکن خلفاء کی طرف سے جو تحائف آپ کی خدمت میں پیش ہوتے وہ آپ بخوشی قبول کر لیتے تھے۔ آپ کا نظریہ تھا کہ خلفاء کی طرف سے جو نذرانہ آئے اور اس کے ساتھ کوئی غلط خواہش وابستہ نہ ہو تو اسے قبول کر لینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ حقیقت کے لحاظ سے بیت المال میں ان لوگوں کا بھی حق ہے جنہوں نے علم کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا ہوا ہے۔ خلفاء عباسیہ کی طرف سے آپ کی خدمت میں جو رقمیں پیش کی جاتیں ان کا اکثر حصہ آپ اپنے مدرسہ کے طلبہ پر خرچ کرتے تھے۔ امام شافعی کے زمانہ طالب علمی کے اکثر اخراجات امام صاحب نے اپنے ذمہ لے رکھے تھے اور دوسرے طلبہ کی مدد کا بھی یہی حال تھا۔

خلفاء کی طرف سے نذرانے قبول کرنے کے مسلک میں امام شافعی کا نظریہ بھی یہی تھا گو ذوی القربیٰ میں ہونے کی وجہ سے آپ بیت المال کے اس شعبہ سے مدد لینا زیادہ پسند کرتے تھے۔

اس کے بالمقابل امام ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل کا نظریہ یہ تھا کہ ان خلفاء اور حکام کی طرف سے پیش کیا گیا کسی قسم کا نذرانہ قبول نہ کیا جائے کیونکہ ان کے ساتھ بعض اوقات نامناسب اغراض وابستہ ہوتی ہیں۔ امام ابو حنیفہ کو تو اس قسم کے نذرانوں کی ضرورت بھی نہ تھی۔ آپ کی بڑی وسیع تجارت تھی جس سے آپ کو ہزاروں کی آمدن تھی لیکن امام احمد کا گزارا بڑا معمولی تھا۔ کچھ جائیداد کا کرایہ آتا تھا اسی سے گزارا چلاتے تھے اور ضرورت پڑنے پر مزدوری بھی کر لیتے تھے۔ فصل کٹنے کے زمانہ میں باہر کھیتوں میں جا کر گرے پڑے سٹے اور بالیں بھی چن کر لاتے تھے کیونکہ یہ ہمیشہ سے مباح اور غرباء کا حق سمجھی گئی ہیں۔ اس سب کچھ کے باوجود آپ اس بات کے کبھی روادار نہ ہوئے کہ خلفاء کی طرف سے آئے ہوئے نذرانے اور تحائف قبول کریں۔

امام مالک اور حکومت

امام مالک نے بنو امیہ اور بنو عباس دونوں کا زمانہ عروج دیکھا۔ دونوں استبدادی حکومتیں تھیں۔ آپ چونکہ ایک لمبا عرصہ بنو امیہ کی حکومت میں رہے تھے اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے تو آپ کی خاص عقیدت تھی۔ پھر حضرت عثمانؓ سے بھی جو زیادتی ہوئی اور آپ کے خلاف جو بغاوت منظم کی گئی وہ سراسر زیادتی تھی اور آپ اس کا برملا اظہار کرتے تھے۔ اس لئے ان وجوہات کی بنا پر آپ کے بارہ میں یہ مشہور تھا کہ آپ اموی الہویٰ ہیں۔ دراصل آپ بنیادی طور پر بغاوت کے خلاف تھے۔ آپ کا نظریہ یہ تھا کہ بغاوت کے نتیجہ میں جو خونریزی ہوتی ہے اس کی کوئی انتہا نہیں۔ پھر اگر بغاوت کامیاب بھی ہو جائے تو جس کو اقتدار ملتا ہے وہ پہلے جیسا یا پہلے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ کسی خیر اور بہتری اور بھلائی کی امید نہیں ہوتی۔

بنو عباس کی باغیانہ تحریک کے بارہ میں بھی آپ کے اسی قسم کے خیالات تھے اور اسی وجہ سے شروع شروع میں عباسی آپ سے بدگمان بھی تھے۔ بہرحال بنو امیہ کے دور کا کوئی خاص واقعہ جس کا تعلق آپ سے ہو تاریخ نے ریکارڈ نہیں کیا اور نہ یہ معلوم ہے کہ عام خلفاء بنو امیہ سے آپ کے تعلقات کیسے تھے اور ان کی عقیدت کا کیا حال تھا۔ یہ زمانہ بھی آپ کے عروج کے آغاز کا تھا اس لئے بھی ایسا ہونا مشکل تھا کہ حکومت کے لئے آپ کسی درجہ میں مرکز توجہ ہوتے۔

بنو عباس کی حکومت کا جب آغاز ہوا تو جیسا کہ اشارۃً گزر چکا ہے آپ کو بعض مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک تو ان جبری قسموں کا معاملہ تھا جو نئی حکومت کی طرف سے پبلک سے لی جا رہی تھیں۔ اس کی شرعی حیثیت آپ کے نزدیک کچھ بھی نہیں تھی اور آپ سوال ہونے پر اس کا برملا اظہار بھی کرتے تھے دوسرے ائمہ دین طبعاً بے نیاز تھے اور وہ استبدادی حکومت سے کوئی سروکار نہیں رکھنا چاہتے تھے۔

اس کے بالمقابل نئی حکومت کی یہ پالیسی اور خواہش تھی کہ وہ پبلک میں مقبول ارباب حل و عقد اور اثر و رسوخ کا قریبی تعاون حاصل کرے اور ان سے حکومت کے استحکام میں مدد لے۔ ایسے حالات میں جو حکومت کی ہاں میں ہاں ملانے اور قریبی تعاون دینے کے لئے تیار نہ تھے لازم تھا کہ حکومت کی سختی کا نشانہ بنتے چنانچہ عراق میں امام ابو حنیفہ اور مدینہ میں امام مالک کو اسی صورت حال کا سامنا تھا اور دونوں اپنے اپنے حالات اور رجحانات کے تحت اس سے نبٹ رہے تھے۔ جیسا کہ ذکر آ چکا ہے خلفائے عباسیہ خصوصاً دوسرے خلیفہ ابو جعفر منصور کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ لوگ حکومت کے خلاف اٹھنے کی جرات نہ کریں۔

ادھر بنو امیہ کے ہوا خواہ اور مفاد یافتہ دل سے عباسی حکومت کے مؤید نہ تھے اور بغاوت کے مواقع تلاش کرتے رہتے تھے۔ دوسرے علوی بھی خوش نہ تھے کیونکہ تحریک انہی کے نام پر چلی تھی اور انہیں پوری پوری توقع تھی کہ بنو امیہ کے بعد خلافت ان کو ملے گی اس لئے جب ایسا نہ ہوا تو شیعان اہل بیت عباسیوں کے سخت خلاف ہو گئے اور عباسیوں کو بے وفا اور غاصب سمجھنے لگے۔ ایسے حالات میں رعایا کو قابو میں رکھنے کے لئے عباسیوں نے جو تدابیر اختیار کیں ان میں ایک تدبیر قسمیں لینے کی بھی تھی۔ لوگوں کو مجبور کیا جاتا کہ وہ بیعت کرتے وقت قسم اٹھائیں کہ اگر انہوں نے عقد بیعت توڑا تو اس کی ساری بیویوں کو طلاق ہو جائے گی اور آئندہ ساٹھ سال تک جو نکاح بھی کریں گے وہ بھی طلاق کی زد میں آئے گا۔ نیز ان کے سارے غلام آزاد اور ساری دولت صدقہ ہوگی۔ غرض عباسی اس قسم کی عجیب و غریب قسمیں جبراً لیا کرتے تھے۔ امام مالک سے کسی نے اس قسم کی شرعی حیثیت کے بارہ میں مشورہ پوچھا تو آپ نے کہا کہ شرعاً تو ایسی قسم لغو ہوتی ہے۔ مدینہ کا عباسی والی خاصہ ناسمجھ تھا۔ اس نے حکمت عملی سے کام لینے کی بجائے سختی کا طریق اختیار کیا اور امام مالک کو تشدد کا نشانہ بنایا۔ جب منصور کو اس کی اس بے وقوفی کا پتہ چلا تو اسے سخت افسوس ہوا اور وہ اس احمقانہ حرکت کے اثرات کو زائل کرنے کی کوشش میں رہا۔ کیونکہ اوپر کی سطح پر تو خلفاء کا منشا یہ تھا کہ علماء کا تعاون حاصل کیا جائے اور تشدد کی اس طرح کی پالیسی اس کے خلاف تھی بہرحال حج کے دنوں میں منصور کو اس کا موقع مل گیا۔ منصور نے امام مالک کو پیغام بھجوایا کہ مجھے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں آپ حج کے بعد مجھ سے ملیں۔ چنانچہ ملاقات ہوئی دوران ملاقات منصور نے بڑی معذرت کا اظہار کیا اور یقین دلایا کہ نہ میں نے ایسے تشدد کا حکم دیا ہے اور نہ مجھے علم تھا اور جب پتہ چلا تو والی پر جو میرا رشتہ دار ہے سخت ناراض ہوا ننگے اونٹ پر بٹھا کر اسے بغداد منگوایا اور میرا ارادہ ہے کہ اس سے اس زیادتی کا بدلہ لوں۔ آپ نے فرمایا امیر المومنین ایسا نہ کریں وہ آپ کے رشتہ دار ہیں، اہل بیت سے ہیں۔ میں نے ان کو معاف کر دیا ہے۔ آپ بھی معاف کر دیں۔ منصور پر آپ کی فراخ دلی کا بڑا اثر ہوا اور معذرت کے انداز میں کہا آپ جیسے لوگ حرمین شریف یعنی مکہ و مدینہ میں بطور تعویذ کے ہیں۔ یہاں کے لوگ بہت جلد شرپسندوں کے بہکاوے میں آ جاتے ہیں۔ آپ جیسے حضرات ان کو سمجھا سکتے ہیں۔ آئندہ کے لئے میں آپ کو اختیار دیتا ہوں کہ جب بھی آپ کو پتہ چلے کہ مدینہ منورہ یا حجاز کے والی نے کوئی کام انصاف کے خلاف کیا ہے اور وہ ظلم کا مرتکب ہوا ہے تو آپ اس کی مجھے ضرور اطلاع دیں۔ والی کو فوراً معزول کر دیا جائے گا۔ امام مالک پر منصور کے اس سلوک کا بہت اچھا اثر ہوا۔

خلفائے عباسیہ مسلسل ان تعلقات کو بڑھاتے رہے۔ وہ مختلف قسم کے تحائف اور جوائز آپ کی خدمت میں بھجواتے۔ اپنے بچوں کو شرف تلمذ حاصل کرنے کے لئے مدینہ لاتے۔ بعض اوقات مجلس درس میں خود بیٹھ کر درس سنتے۔

دوسری طرف اندلس کے اموی امراء بھی آپ سے بڑی گہری عقیدت رکھتے تھے اور آپ کی خدمت میں تحائف بھجوانے میں کسی سے پیچھے نہ تھے۔ اس کی سیاسی وجوہات بھی تھیں کیونکہ اندلس کی حکومت بنو عباس کی خلافت کے مخالف تھی اس لئے مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ ہی ایسی جگہیں تھیں جہاں اندلس اور قرب و جوار کے لوگ آزادانہ آ جا سکتے تھے اور ان علاقوں کے طلبہ کا رخ بھی مدینۃ الرسول کی طرف ہوتا تھا۔ بہرحال امام مالک استاذ المدینۃ الرسول ہونے کی وجہ سے دونوں حکومتوں کے مرکز توجہ تھے اور جہاں تک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا تعلق ہے، جیسا کہ گزشتہ صفحات میں گزر چکا ہے، نہ امام مالک نے کوئی موقع ہاتھ سے جانے دیا اور نہ دوسرے بزرگان ائمہ نے اس میں کسی قسم کی کوتاہی روا رکھی۔ اپنے اپنے انداز میں ہر ایک یہ فریضہ سرانجام دیتا رہا۔

حکومت عباسیہ ائمہ دین کا تعاون حاصل کرنے کے لئے مسلسل کوشاں رہی تاکہ ان کے تعلق کی وجہ سے لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہو جائیں۔ عراق میں امام ابو حنیفہ اور ان کے شاگردوں کا اثر و رسوخ تھا۔ ان سے تعلقات استوار کرنے کے لئے مختلف رنگوں میں جو کوششیں ہوئیں ان کا مختصر ذکر گزشتہ صفحات میں گزر چکا ہے۔ امام ابو حنیفہ تو ان کوششوں سے زیادہ متاثر نہ ہوئے لیکن ان کے شاگرد بڑی حد تک حکومت کا حصہ بن گئے۔

ادھر حجاز اور مصر وغیرہ میں حضرت امام مالک کا اثر تھا ان کا تعاون حاصل کرنے کی بھی پوری پوری کوشش کی گئی۔ پہلے ابو جعفر منصور نے پیشکش کی کہ وہ مؤطا کو حکومت کا دستاویزی دستور العمل بنانا چاہتا ہے لیکن آپ نے اسے پسند نہ فرمایا اور کہا کہ دوسرے امصار کے علماء اس کا خیر مقدم نہیں کریں گے اور دین میں زبردستی نہیں ہونی چاہئے۔ پھر ہارون الرشید نے بھی اسی خواہش کا اظہار کیا لیکن آپ کا جواب وہی تھا کہ یہ بات مصلحت کے خلاف ہے۔

امام مالکؒ کی عظمت

امام مالک طویل القامہ عظیم الہامہ سفید رنگ بڑی پررعب، پرکشش اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے۔ داڑھی بڑی اور آنکھیں موٹی تھی۔ خوش لباس، خوش اطوار اور رہن سہن بڑا صاف ستھرا تھا۔

اثر و رسوخ اور دینی قیادت کے لحاظ سے آپ نے بڑی کامیاب زندگی بسر کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عمر بھی بڑی لمبی دی اور اس کے بہتر استعمال کی توفیق بھی ملی۔ آخری عمر میں سلسل البول کی تکلیف ہو گئی تھی اور اس وجہ سے آپ ایک لمبا عرصہ تک مسجد نبوی میں بھی نہ جا سکے۔ گھر پر ہی درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہتا۔ آپ نے اپنی اس تکلیف کا کبھی کسی سے ذکر نہیں کیا تھا۔ مسجد میں نہ جانے پر لوگوں نے اعتراض بھی کئے لیکن آپ خاموش رہے۔ جب آخری وقت آیا تو آپ نے اپنے اس عذر کا ذکر اپنے خاص شاگردوں سے کیا اور کہا یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک کے سامنے اپنی تکلیف کا رونا رویا جائے۔ سب نے خدا کے حضور جانا ہے اور ہر ایک اسی کے سامنے جواب دہ ہے۔ آخر عوارض طبعی نے کمزور کر دیا۔ بیماری آخری گھڑی کو قریب لے آئی اور علم و عمل کا یہ آفتاب اپنے زمانہ کا عظیم دینی قائد ۱۷۹ ہجری میں چھیاسی سال کی عمر میں اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے جنازے میں شامل ہونے کے لئے سارا مدینہ اُمڈ پڑا۔ ایسا ایک عرصہ کے بعد ہوا۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد ایسا ماتمی اجتماع کبھی دیکھنے میں نہیں آیا تھا۔ جنت البقیع میں تدفین عمل میں آئی۔ وکل من علیہا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 1NG

FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:

TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

حضرت سیٹھ عبدالرحمن صاحبؓ مدراس کے ایک مشہور تاجر خاندان کے چشم و چراغ تھے جنہیں حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب "فتح اسلام" کے ذریعہ حضورؑ کے دعویٰ کا علم ہوا۔ چنانچہ آپؓ حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوریؓ کی رفاقت میں عازم قادیان ہوئے اور ۱۱ جنوری ۱۸۹۴ء کو دونوں نے بیعت کی سعادت پائی۔

حضرت مسیح موعودؑ کی آپؓ سے محبت کا اظہار ان القابات سے ہوسکتا ہے جو حضرت اقدسؑ نے آپکے نام خطوط میں تحریر فرمائے۔ مثلاً "مشفق مکرمی ہمارے بہادر پہلوان حاجی سیٹھ عبدالرحمان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ"۔ "مخلص و محب یک رنگ حاجی سیٹھ اللہ رکھا عبدالرحمٰن سلمہ"۔ اور "مخدومی مکرم اخویم سراپا محبت و اخلاص" وغیرہ۔

حضرت سیٹھ صاحبؓ کے نام مختلف خطوط سے حضورؑ کی تحریرات کے نمونے ملاحظہ فرمائیں۔

"یہ ایک الطاف رحمانیہ ہے اور قبولیت خدمت کی نشانی ہے کہ آپ کی خدمات مالی سے اکثر پیش از وقت مجھ کو خبر دی جاتی ہے..."۔

"سو آپکی خدمت کیلئے یہ اجر کافی ہے کہ خدا تعالیٰ آپ سے راضی ہے۔ اسکی رضا کے بعد اگر تمام جہان ریزہ ریزہ ہو جائے تو کچھ پرواہ نہیں۔ یہ کشف اور الہام آپ ہی کے بارہ میں مجھ کو دو دفعہ ہوا ہے۔ فالحمد للہ الحمد للہ"۔

"میں آپ سے دلی محبت رکھتا ہوں"۔

"آپکی نہایت محبت اس خط کے لکھنے کا موجب ہوئی۔ ورنہ میں اپنے ہاتھ سے بباعث ضعف کے خط نہیں لکھ سکتا"۔

"آپ حمایت سلسلہ میں ایسے سرگرم ہیں کہ دل و جان سے آپکے لئے دعا نکلتی ہے"۔

"ایک دفعہ شدت بیماری میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آخری دم ہے۔ ان حالات میں بھی آپکے لئے دعا کرتا رہا"۔

حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت سیٹھ صاحبؓ کو صدر انجمن احمدیہ کا ٹرسٹی مقرر فرمایا اور آپؓ وفات تک صدر انجمن احمدیہ کے ممبر رہے۔ آپؓ نے حضورؑ کے ارشاد پر اپنی آپ بیتی بھی تحریر فرمائی جسے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے حضورؑ کے ارشاد پر اخبار "الحکم" میں شائع فرمایا تھا۔ اسی مضمون کو ماہنامہ "انصاراللہ" نومبر ۹۶ء میں مکرر شائع کیا گیا ہے۔

حضرت سیٹھ صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں ابتدائی عمر میں کئی صلحاء و علماء کی صحبت میں رہا۔ بنگلور کے قریب ایک خراسانی بزرگ تھے جو دودو میاں کہلاتے تھے، متقی و خوش رو تھے۔ جب بنگلور آتے تو میرا اکثر وقت انکے پاس گزرتا۔ ان سے کچھ وظائف بھی سیکھے۔ ۱۴ برس کی عمر میں میری شادی ہوئی لیکن مجھے یہ بات زیادہ مرغوب تھی کہ میں تنہا رہوں اور مصلے پر ہی صبح کروں۔ لیکن کچھ عرصہ بعد حالات بدل گئے اور مجھے کاروبار کو سنبھالنا پڑا۔ اسی دوران والد کا حج کے بعد مکہ میں انتقال ہوگیا اور ذمہ داری بڑھ گئی۔ پھر شراکت داروں نے علیحدگی اختیار کرلی اور میں مزید بوجھ تلے دب گیا اور تجارت کی حالت ایسی نازک ہونے لگی کہ ۱۸۹۱ء اور ۹۲ء میں دو لاکھ روپے کا نقصان ہوا مگر خدا نے ٹھوکر سے بچا لیا۔ لیکن میری ایسی حالت ہوگئی کہ میں زندگی پر موت کو ترجیح دیتا تھا اور خود کو بدترین مخلوق سمجھتا تھا۔ انہی دنوں میرا چھوٹا بھائی بیمار ہوگیا جسکی تبدیلی آب و ہوا کیلئے بنگلور میں ایک مکان خریدا گیا اور میں وہاں ہر ہفتہ دو روز گزارتا۔ ایک مرتبہ میرا دوسرا بھائی وہاں "فتح اسلام" لایا جو دعویٰ مسیحیت کے بعد حضورؑ کی پہلی کتاب تھی۔ اس کے دو ورق پڑھتے ہی ہم سب موجود افراد کا دل قائل ہوگیا۔ مجھے اگرچہ مسیحیت کے دعویٰ پر اپنے عقائد کی وجہ سے تعجب ہوا۔ میں دوسرے ہی دن مدراس روانہ ہوا اور مزید کتب کے حصول کیلئے خط لکھا۔

مسلمانوں کے حالات پر میری گہری نظر تھی۔ کبھی دو مسلمانوں میں اتفاق نہ دیکھا۔ نوبت کچہری تک بھی جایا کرتی۔ ایسے میں کتابیں آگئیں اور میرا فہم بڑھنے لگا۔ اور میں دوسرے لوگوں کو بھی یہ خوشخبری پہنچانے لگا۔ ایک روز اخبار آزاد میں خبر پڑھی کہ مرزا صاحب دعویٰ مسیحیت سے دستبردار ہوگئے ہیں۔ یہ پڑھ کر بہت دکھ ہوا۔ کچھ روز بعد بمبئی میں میرے ایک دوست نے اس خبر کی تردید کی اور میری ملاقات حضرت شیخ رحمت اللہ صاحبؓ سے کروادی جن سے مفصل حالات معلوم ہوئے۔ پھر مزید کئی کتب پڑھیں اور زیارت کا شوق بڑھنے لگا۔ کوشش کی کہ کوئی ہمسفر بھی مل جائے۔ ایک مولوی جن سے زیادہ تعلق تھا ان سے ذکر کیا کہ زاد راہ میرے ذمہ ہوگا مگر ان کو مخالفت میں زیادہ فائدہ دکھائی دیا۔ پھر مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری کو ہمراہ لیا جو حضورؑ کے دعویٰ سے کئی سال قبل آپکی خدمت میں حاضر ہوچکے تھے۔ انہوں نے کئی فال قرآن میں دیکھے اور استخارے بھی کئے، ہر پہلو سے یہی جواب ملا کہ چلے چلو۔ لیکن وہ کہتے تھے کہ مرزا صاحب بےشک نیک آدمی ہیں لیکن یہ دعویٰ انکی ظاہری وجاہت سے بڑا دکھائی دیتا ہے۔

ہم امرتسر پہنچے تو مولوی محمد حسین کا کوئی چیلا ہم کو مل گیا اور اس نے بہت روکا اور بلائے بد کی طرح دور تک ہمارا پیچھا کیا اور جھڑک کھا کر دفع ہوا۔ صبح بٹالہ روانہ ہوئے تو وہاں بھی ایک سد راہ ہوا۔ پھر یکہ میں قادیان روانہ ہوئے۔ قادیان میں عجیب و غریب لذت سے دل بھر گیا۔ ہمارا سامان ایک مکان میں لگایا گیا اور میں (حضرت) مولوی نورالدین صاحبؓ کے پاس بیٹھ گیا کہ کسی نے آکر خبر دی کہ حضورؑ اس مکان میں جلوہ فرما ہیں۔ میں جلدی سے وہاں پہنچا۔ حضورؑ کا سراپا نور مجسم نظر آیا۔ اور میں دست بوسی کرنے لگا اور جوش محبت سے آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ حضورؑ رخصت ہوئے تو مولوی حسن صاحب نے بلند آواز سے کہا "اللہ اکبر! خدا کی قسم یہ وہ مرزا نہیں جن کو کچھ برس پہلے میں نے دیکھا تھا۔ یہ تو کوئی اور ہی وجود نظر آ رہا ہے۔ بےشک اب یہ وہی نظر آ رہے ہیں جس کا ان کو دعویٰ ہے۔" انہوں نے مجھے کہا بےشک بیعت کرلو اور خود استخاروں کی طرف جھک گئے۔ آخر کامل یقین کے ساتھ بیعت کی اور ہم واپس مدراس روانہ ہوئے۔ وہاں میرا بہت استقبال ہوا لیکن مخالفت کی آگ بھی تیز ہوگئی۔ میرا یہ حال تھا کہ ایسی برائیاں جن کا خیال کرکے میں رو دیا کرتا تھا کہ ان سے کیسے نجات ملے گی، بیعت کے بعد یکے بعد دیگرے دور ہوگئیں۔ اگرچہ اب تک خود کو ایک گندہ بشر سمجھتا ہوں مگر اس مولاکریم کی جناب میں قوی امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے حبیبؐ کی جوتیوں کے صدقے میری مغفرت کردے گا۔

—★ ★ ★—

حضرت زینب بی بی صاحبہؓ کی وفات جون ۷۶ء میں ۹۰ برس کی عمر میں ہوئی۔ آپکی مالی قربانیوں کے بارے میں روزنامہ "الفضل" ۲۳ نومبر میں تاریخ لجنہ سے منقول ہے کہ جب آپؓ لجنہ فیروزپور کی صدر تھیں تو حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک کی کہ ہر شہر کی لجنہ ایک دیگ کی قیمت دے۔ چنانچہ آپؓ نے اپنا کچھ زیور فروخت کرکے رقم قادیان بھجوادی۔ مسجد فضل لندن کی تعمیر کیلئے آپؓ نے گلوبند کے علاوہ سارا زیور فروخت کرکے ۹۰ روپے ادا کئے اور پھر منارۃ المسیح کی تکمیل کی تحریک پر گلوبند بھی فروخت کردیا اور یکصد روپیہ کی ادائیگی کی۔

تحریک شدھی کے موقع پر آپکے شوہر محترم محمد فاضل صاحب نے بھی حضرت مصلح موعودؓ کی آواز پر لبیک کہا اور دو ماہ کیلئے خود کو پیش کیا۔ جس روز انہیں آگرہ جانا تھا اسی روز آپکا بچہ وفات پاگیا۔ اس سے قبل بھی دو بچے وفات پاچکے تھے۔ کئی دوستوں نے چند روز ٹھہر جانے کا مشورہ دیا لیکن حضرت زینب بی بی صاحبہؓ نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے انہیں آگرہ بھجوا دیا۔

—★ ★ ★—

ماہنامہ "گائیڈنس" نومبر، دسمبر ۹۶ء کی ایک خبر کے مطابق اکتوبر میں منعقدہ نوجوانوں کے ایک میلہ میں ۱۵ اراکین پر مشتمل خدام الاحمدیہ کے ایک وفد نے بھی شرکت کی اور اقتصادیات میں لاٹری کے اثرات کے موضوع پر ایک مذاکرہ میں گولڈ ایوارڈ حاصل کیا۔

—★ ★ ★—

اس کالم کیلئے ماہنامہ "نوائے ظفر" نیویارک، نومبر ۹۶ء بھی موصول ہوا ہے۔

—★ ★ ★—

قابل غور

(عبدالسمیع خان)

جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

اس عنوان کے تابع پروفیسر محمد سلیم نے اردو ڈائجسٹ میں کافرستان کا حال بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

کافرستان ریاست چترال کا ایک خوبصورت حصہ ہے جہاں کافر قوم آباد ہے ...... علاقے کے مسائل دریافت کرنے کے لئے ہم نے چترال کے ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کی .... ڈی سی نے کافروں کی راست گفتاری کے بارے میں ایک دلچسپ واقعہ سنایا۔ انہوں نے بتایا کہ ایک کافر نے ایک مسلمان کا چیڑ کا درخت کاٹ لیا۔ مسلمان نے کافر کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا۔ گزشتہ روز پیشی کے دوران میں نے اس کافر سے دریافت کیا کہ سچ سچ بتاؤ وہ درخت تمہارا تھا یا مدعی مسلمان کا۔ کافر نے جواب دیا کہ وہ درخت تھا تو اس مسلمان کا لیکن اسے چونکہ لکڑی کی ضرورت تھی اس لئے اس نے درخت کاٹ لیا۔ میں نے مقدمے کے فیصلے کے لئے ایک ہفتے کی تاریخ دے دی۔ شام کے وقت مسلمان مدعی میرے پاس آیا اور گڑگڑا کر کہنے لگا کہ جناب آپ جلدی اس مقدمے کا فیصلہ سنا دیں کیونکہ میں نے سنا ہے کہ عنقریب یہ کافر مسلمان ہونے والا ہے۔

دوسرے لفظوں میں اس مسلمان کو خطرہ تھا کہ کافر نے اگر مسلمان برادری میں شرکت کرلی تو پھر وہ اپنے بیان پر قائم نہیں رہے گا۔ حافظ شیرازی فارسی کے ایک بے مثل شاعر ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ۔

گر مسلمانی ہمیں است کہ حافظ دارد
وائے گر پس امروز بود فردائے

اگر مسلمانی اس چیز کا نام ہے جو حافظ رکھتا ہے تو کاش آج کے بعد کل کا سورج طلوع نہ ہو۔

اللہ اللہ یہ وقت بھی آنا تھا کہ کافروں نے مسلمانوں کے خصائص اختیار کرلئے اور مسلمانوں کے شعار کافرانہ بن گئے ہیں۔ آج زندگی کا کون سا شعبہ ایسا ہے جس میں مسلمان غیر مسلموں سے بہتر ہونے کا دعویٰ کر سکیں۔

(ماہنامہ اردو ڈائجسٹ لاہور، اکتوبر ۹۶ء صـ ۵۸، ۵۹)

☆ اسی وقت کے لئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایمان ثریا پر چلا جائے گا۔ اگر ایسا ہوچکا ہے تو ثریا سے ایمان واپس لانے والے کی بشارت بھی تو موجود ہے۔ اس کی تلاش کرنی چاہئے۔

سکھوں کا مکہ

پروفیسر ڈاکٹر اعجاز احسن نوائے وقت میں اپنے مضمون "اگر مارشل لاء نہ لگتے" میں لکھتے ہیں:

"اندرا وہ واحد وزیر اعظم تھیں جنہوں نے ایمرجنسی نافذ کرکے بنیادی حقوق سلب کئے۔ اس کے بعد انہوں نے سکھوں کے مکہ پر حملہ کروایا۔ جس کی وجہ سے جان سے ہاتھ دھونے پڑے"۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور، ۸ نومبر ۱۹۹۶ء صـ ۵)

—○ ○ ○—

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6,
64521 Gross Gerau
Germany.
Tel: 06152-39832

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

14/2/97 - 23/2/97

6 SHAWWAL
Friday 14th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 20 (28.4.94) (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Tarteel ul Quran (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Bazm-e-Moshaira : "Shaan-e-Quran", Organized By Nizarat-e-Taleem-ul-Quran, Rabwah (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 14.2.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 14.2.97
15.15	Bait Bazi - Sargodha Vs Karachi
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme :- 1) Ihre Fragen 2) Willkommen in Deutschland(Stadtwerke Verkehrsmuseum)
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends - 14.2.97 (R)
23.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 14.2.97 (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

7 SHAWWAL
Saturday 15th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Bait Bazi - Sargodha Vs Karachi (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	M.T.A. Variety : Speech and Quiz - Philosophy of the Teachings of Islam
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 14.2.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 14.2.97 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV at Mahmood Hall, London, U.K. (11.1.86)
14.30	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -15.2.97
15.30	Canadian Desk - Interview with Maulana Mohammad Ahmed Jalil (Part 6)
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Let's Learn Salat
19.00	German Programme: 1) Der Diskussinnkries 2) Tarikhe Islam
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 15.2.97 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

8 SHAWWAL
Sunday 16th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Desk : Interview Maulana Mohammad Ahmed Jalil (Part 6) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 15.2.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
07.00	Siraiki Programme : Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (1.12.95)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV, Mehmood Hall, London, (29.1.95) (Part 1)
14.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends - 16.2.97
15.30	Around The Globe : "A Visit to the Office of Daily Al Fazl, Rabwah" (Part 1)
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme - Hyrje Ne Islam - Introduction of Islam
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Speech Competition, Nasirat-ul-Ahmadiyya
19.00	German Programme: 1) Nasirat Grips 2) Zeit Zum Diskutieren (Waldorfschule)
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Interview : Abdul Wahab Bin Adam - M.T.A.- Fulfillment of Prophecies
21.30	Dars-ul-Quran (No. 14) by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque London (1995)
23.30	Learning Chinese
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

9 SHAWWAL
Monday 17th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Speech Competition Nasirat-ul-Ahmadiyya (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around The Globe : "A Visit to the Office of Daily Al Fazl, Rabwah " (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends (16.2.97) (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Speech Competition - Nasirat-ul-Ahmadiyya (R)
07.00	Dars-ul-Quran (No. 14) (1995) By Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque London, U.K. (R)
08.30	Highlights of Jalsa Salana, U.K. 96 (Part 5)
09.00	Liqaa Ma'al Arab- (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Programme
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (17.2..97)
15.00	M.T.A. Sports - Volley Ball -Jamia Ahmadiyya Vs Dar-ul-Rehmat Rabwah (Final)
16.30	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Religious Knkowledge Programme - Waqfeen-e-Nau, Sargodha
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (17.2.97) (R)
23.00	Learning Norwegian
23.55	*Credits and Details for Next Shift*

10 SHAWWAL
Tuesday 18th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports -Volley Ball -Jamia Ahmadiyya Vs Dar-ul-Rehmat Rabwah (Final)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (17,2.97) (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.55	Liqaa Ma'al Arab - (R)
09.55	Urdu Class (R)
10.55	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London, U.K. (12.1.90)
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (18.2.97)
15.00	Medical Matters : " Nutrition" (Part 2)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Physical Fitness
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (18.2.97) (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

11 SHAWWAL
Wednesday 19th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters : " Nutrition " (Part 2)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
04.30	Hikayat-e-Shereen (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (19.2.97) (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.30	Physical Fitness
08.55	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.55	Urdu Class (R)
10.55	Bengali Programme : Bengali Translation of Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (A.S): Hadhrat Maulvi Mohammad Hussain Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Al Maidah - "Shahi Tukray"
22.00	Natural Cure -Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

12 SHAWWAL
Thursday 20th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (A.S): Hadhrat Maulvi Mohammad Hussain Sahib (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran (R)
07.00	Sindhi Programme -Sindhi Translation of FridaySermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV (12.5.95)
08.00	Al Maidah - " Shahi Tukray "(R)
08.55	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.55	Urdu Class (R)
10.55	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV-
15.00	Quiz Programme : Lajna Imaillah - Khairiyan Vs Sheikhupura Vs Gujranwala Vs Rabwah
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 20 (28.4.94) (Part 2)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bazm-e-Moshaira : Shaan-e-Quran, Organized By Nizarat-e-Taleem-ul-Quran, Rabwah (Part 2)
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
23.00	Learning Dutch
23.55	*Credits and details for Next Shift*

13 SHAWWAL
Friday 21st February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme - Lajna Imaillah - Khairiyan Vs Sheikhupura Vs Gujranwala Vs Rabwah (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 20 (28.4.94) (Part 2) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Bazm-e-Moshaira : Shaan-e-Quran, Organized By Nizarat-e-Taleem-ul-Quran, Rabwah, (Part 2) (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
1[illegible]	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 21.2.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih With Urdu Speaking Frfends -21.2.97
15.15	Bait Bazi -
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends - 21.2.97 (R)
22.45	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 21.2.97 (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

14 SHAWWAL
Saturday 22nd February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Bait Bazi - (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	M.T.A. Variety : Speech "Sahibzada Abdul Lateef Shaheed " By : Mir Abdul Rasheed Tabassum
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends- 21.2.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 21.2.97 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time: Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (17.1.86)
14.30	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -22.2.97
15.30	Canadian Desk
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Let's Learn Salat
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -8.1.97(R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

15 SHAWWAL
Sunday 23rd February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arah
02.00	Canadian Desk (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (22.2.97) (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
07.00	Siraiki Programme : Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (8.12.95)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question And Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV, at Mehmood Hall, London (29.1.95) (Part 2)
14.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with English Speaking Friends (23.2.97)
15.30	Around The Globe : " A Visit to the Office of Daily Al Fazl, Rabwah " (Part 2)
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme : Hyrje Ne Islam - Introduction of Islam
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - A Visit to Dar-ul-Ziafat, Rabwah
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Quiz -Islamabad Vs Lahore Vs Sailkot
21.30	Dars-ul-Quran (No. 15) (1995) By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London (R)
23.30	Learning Chinese
23.55	*Credit and Details for the Next Shift*

Please note : Programmes and Timings may change without prior notice. All times [illegible] given in British time. For more information please phone + 44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 4 Friday, February 14, 1997 No. 7

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد)

کنویں میں کتا

جناب حنیف رامے صاحب سپیکر پنجاب اسمبلی کا شمار ملک کے دانشوروں میں ہوتا ہے۔ آپ نے پچھلے دنوں اخبار "جنگ" کے ایک پینل کے سامنے آٹھویں ترمیم کے متعلق حسب ذیل الفاظ میں اپنے تاثرات بیان فرمائے:

"مجھے ۸ویں ترمیم اچھی نہیں لگتی۔ یہ ترمیم آئین میں ایسے ہی ہے جیسے کنویں میں کتا گر جائے۔ ہزاروں ڈول پانی نکال لیں کتا نکالے بغیر کنواں پاک نہیں ہو سکتا۔ تمام ترامیم کو جانچنا چاہئے اور اس بارے میں تمام سیاسی جماعتوں میں اتحاد ہونا چاہئے۔ ۷۳ء کے آئین پر سب پارٹیوں کا اتفاق رائے ہے۔ لیکن ۱۲ ترامیم اتفاق رائے سے نہیں ہوئیں۔ جب تک یہ ترامیم ہیں خصوصاً آٹھویں ترمیم کی موجودگی میں ۱۰۰ مرتبہ اسمبلی بنائیں وہ اس انجام کو پہنچے گی۔ وقت سے پہلے ٹوٹ جائے گی"۔ (روزنامہ جنگ جمعہ میگزین صـ ۴، ۱۰ جنوری ۱۹۹۷ء)

احراری ملا اور پاکستان

پاکستان کے ایک فاضل انشاء پرداز جناب خلیل صحافی کا ایک چشم دید بیان:

"۱۹۴۴ء میں قائداعظم نے مجھے حکم دیا کہ ذرا پاکستان کے حق میں رائے عامہ معلوم کی جائے۔ قائداعظم قوم کے بہت بڑے نباض تھے۔ وہ خوب سمجھتے تھے کہ بالآخر عوام کو پاکستان کی طرف جھکنا ہی پڑے گا۔ میں ان دنوں روزنامہ "کسان" میں ادارتی فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ میں نے اپنے ذرائع سے معلوم کیا کہ اکثر اضلاع میں مسجد کا مولوی پاکستان کے خلاف تھا۔ وہ قرآن کی ایک سورت تلاوت کرنے کے بعد ہر جمعہ مسلمانوں کو تلقین کرتا کہ قرآن کی رو سے پاکستان حرام ہے۔ ان مولویوں کا رشتہ وفاداری دیوبند، جامعہ دہلی، مدرسہ مظاہر العلوم وغیرہ سے جاملتا تھا۔ مولانا حسین احمد مدنی اور ان کے ساتھی تمام کے تمام کانگرس کے ساتھ تھے اور ظاہر ہے کہ ان علماء کا اثر ان مولویوں پر بھی تھا۔ میں نے قائداعظم سے مل کر صورت حال بیان کی تو فرمانے لگے "مولوی کی پاکستان دشمنی ایک صحت مند نشانی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان ضرور بنے گا"۔

(روزنامہ امروز صـ ۳، ۱۶ مارچ ۱۹۷۷ء)

پہلے علماء اسلام قبول کریں

اخبار "نوائے وقت" کے معروف کالم نویس جناب عطاء الحق قاسمی کا حقیقت افروز نقطہ نظر ...... فرماتے ہیں:

"ڈاکٹر اسرار احمد نے اپنی کتاب کے آخری مضمون "قیام خلافت کا نبوی طریق" میں ایک جگہ لکھا ہے ......۔ "آج اسلامی تحریکوں کا راستہ روکنے والا کوئی اور نہیں بلکہ خود مسلمان ہیں...... نظام خلافت برپا کرنے کے لئے پہلے ان نام نہاد مسلمانوں سے ٹکر لینا پڑے گی اس کے بعد کہیں جاکر معاملہ کفار کے ساتھ ہوگا"۔ میں بصد ادب اس مسئلے پر ڈاکٹر صاحب سے اختلاف کرتا ہوں۔ اسلامی تحریکوں کا راستہ روکنے والے عام مسلمان نہیں ہیں بلکہ مذہبی، سیاسی جماعتوں سے وابستہ بعض نام نہاد "علمائے کرام" ہیں۔ انہوں نے اپنے کردار سے عامتہ المسلمین کو خود سے متنفر کر دیا ہے چنانچہ یہ اسلام کی بات بھی کرتے ہیں تو لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ بات محض سیاست چمکانے کے لئے کی جارہی ہے۔ ان میں سے کچھ تو اپنے کردار کے حوالے سے اتنے بدنام ہیں کہ حج کے موقع پر یہ شیطان کو دو کنکریاں مارتے ہیں تو وہ جواب میں انہیں چار کنکریاں مارتا ہے۔ عامتہ المسلمین ایسے لوگوں کے پیچھے چلنے کو تیار نہیں جو اپنی سیاست چمکانے کے لئے کبھی ایک شخص کو قادیانی قرار دیتے ہیں اور پھر کسی سیاسی فائدے کے لئے اسی شخص کو مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ عطا کر دیتے ہیں۔ جو عورت کی سربراہی کو حرام قرار دیتے ہیں اور اس عورت کی حکومت کے مستحکم کرنے کے لئے ہر حربہ استعمال کرتے ہیں۔ جو منبر رسولؐ پر بیٹھ کر حضورؐ کے پیوند بھرے لباس کا ذکر کرتے ہیں اور خود قیمتی کپڑوں میں ملبوس، پجارو میں سفر کرتے ہیں۔ جو کبھی کشمیر، کبھی فلسطین اور کبھی بوزنیا کے مجاہدین کے شانہ بشانہ جہاد کے لئے دو دو لاکھ رضاکار بھیجنے کا اعلان کرتے ہیں اور ایک رضاکار بھی نہیں بھیجتے اور اپنے اس جھوٹ پر شرمندہ بھی نہیں ہوتے۔ جو کویت، سعودی عرب، ایران، عراق اور لیبیا سے کروڑوں روپے کی خفیہ مدد لیتے ہیں اور پھر ان ممالک کے ایجنٹ کے طور پر کام کرتے ہیں۔ جنہوں نے خدمت دین کے نام پر وسیع و عریض جائیدادیں بنائی ہیں اور جو اپنی جان کی حفاظت کے لئے گن مین ساتھ رکھتے ہیں۔ فاروق اعظم شہید ہوئے مگر عثمان غنی نے "گن مین" نہیں رکھا۔ عثمان غنی بھی شہید ہو گئے لیکن علی مرتضیٰ نے اپنی جان کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ کیا ان سیاسی علماء کی جانیں عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ سے بھی زیادہ قیمتی ہیں...... ؟۔ جس عالم دین کو ان کے اپنے بقول حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں بشارت دی تھی کہ ان کی عمر ساٹھ برس ہوگی وہ بھی گن مین نہیں رکھتے ہیں؟ ؟ کیا نعوذباللہ انہیں حضورؐ کی بات پر یقین نہیں ...... ؟ اگر عوام میں ان علماء کا امیج واقعی ایک عالم کا ہوتا تو پاکستانی مسلمان ان کی قیادت میں اسلامی نظام کے قیام کے لئے تن من دھن کی بازی لگا دیتے مگر صورت حال یہ ہے کہ مسرت شاہین ان کے مقابلے میں الیکشن لڑنے کا اعلان کرتی ہے تو لوگ خوش ہوتے ہیں لہٰذا ڈاکٹر صاحب محترم ......! براہ کرم آپ پاکستانی مسلمانوں کو قصوروار نہ ٹھرائیں۔ اگر آپ پاکستان میں خلافت کا نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ کو نہ کتابیں لکھنے کی ضرورت ہے، نہ علالت کے باوجود آدھی آدھی رات تک تقریریں کرنے کی...... اس سلسلے میں آپ کو عام مسلمانوں کے پاس جانے کی بھی ضرورت نہیں۔ آپ صرف سیاسی علماء کے پاس جائیں اور انہیں اسلام کی طرف راغب کریں۔ اگر ہمارے علماء "اسلام" قبول کر لیں تو مجھے یقین ہے کہ پاکستان میں اسلامی تحریکوں کا راستہ کوئی نہیں روک سکے گا کہ اسلامی تحریکوں کے راستے کی رکاوٹ عام مسلمان نہیں اسلام کے نام لینے والے یہ نام نہاد علماء اس راستے کے سب سے بڑے پتھر ہیں......"۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور، صـ ۱۱، ۷ دسمبر ۱۹۹۶ء)

ملا اور لاؤڈ سپیکر کا ظالمانہ استعمال

محمد سعید الرحمان علوی کے قلم سے ایک اہم نوٹ جو تین سال سے حکومت پاکستان کے لئے لمحہ فکریہ بن رہا ہے:

"ہم اپنے حکمرانوں کو دعوت دیں گے کہ وہ لاہور کے اندرونی حصہ میں یا مزنگ، اچھرہ میں چند لمحات گزاریں۔ ہم دعوت دیں گے کہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائیں، اذان فجر سے لگ بھگ دو گھنٹے قبل لاؤڈ سپیکر آن ہو جاتا ہے، نعت خوانی اور قصیدہ خوانی کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو کر سورج چڑھے تک جاری رہتا ہے۔ اس عرصہ میں فجر کی نماز بہت اختصار کے ساتھ پڑھائی جاتی ہے گو کہ چند ہی نمازی ہوتے ہیں لیکن فل آواز کھول کر یہ فرض بھی ادا ہوتا ہے۔ سوچیں کہ اس دوران گھر میں نماز و تلاوت اور ذکر میں مشغول خواتین یا معذور حضرات کا کیا حال ہوتا ہوگا؟ ہم خود ایک مسجد سے وابستہ ہیں۔ توفیق الٰہی سے مسجد میں صلوٰۃ و خطبہ کا فرض انجام دے رہے ہیں۔ الحمدللہ سوائے اذان کے ہم نے لاؤڈ سپیکر سے کبھی کام نہیں لیا۔ بلکہ ہم مختلف نمازوں کے دوران دائیں بائیں کے لاؤڈ سپیکروں کے شور سے اس حد تک پریشان ہوتے ہیں کہ فرائض اور با جماعت نماز کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے۔ ایک کرم فرما ہمیں ایک مرتبہ اپنے علاقہ میں لے گئے ان کا گھر اندرون شہر کی گنجان آبادی میں واقع تھا۔ انہوں نے اپنے مکان کی چھت پر لے جاکر ہمیں دکھایا کہ ان کے دائیں بائیں تھوڑے سے رقبہ میں مختلف مسالک کی ۴ مساجد ہیں، مساجد کی تعمیر پر اتنا سرمایہ خرچ نہیں ہوا جتنا بلند و بالا میناروں پر جو اس وقت ایک مرض کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ ہم نے بچشم خود دیکھا کہ ایک مینار پر کم و بیش ۱۲ سے ۱۶ تک ہارن نصب و آویزاں ہیں۔ وہ دوست کہنے لگے اور ان کا کہنا سچ ہی تھا کہ بتاؤ ان حالات میں ہم ذہنی اذیت کا شکار ہونگے یا نہیں؟ اور یہ کون سے دین کی خدمت ہے کہ عشاء کے بعد رات گئے اور پھر فجر کو نماز سے قبل ہی لاؤڈ سپیکر آن کر کے اس پر قوالی و نعت خوانی کے ٹیپ چلا دیئے جائیں؟ ہم ایک بہت چھوٹے سے قومی اور دینی کارکن ہیں۔ معاشرے میں ہر قسم کے افراد سے الحمدللہ ہمارے تعلقات ہیں۔ گھوم پھر کر زندگی گزارنے والے ہم لوگ خوب جانتے ہیں کہ آج کی دنیا کیا سوچتی ہے؟ اہل دین و اہل مساجد کے یہ رویے لوگوں کو بے دینی کے ماحول کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ حق ہمسائیگی تباہ ہو رہا ہے اور بہت سے حقوق غارت ہو رہے ہیں؟ حکومت پر لازم ہے کہ اس صورت حال کا سدباب کرے"۔

(روزنامہ پاکستان ۱۷ مارچ ۱۹۹۴ء)

کیا جنوبی افریقہ کی عدالت نے "قادیانیوں" کو غیر مسلم قرار دیا ہے؟

جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کے خلاف سراسر جھوٹ اور افتراء پر مبنی جو شرانگیز پراپیگنڈہ فتنہ پرداز جھوٹے ملاؤں کی طرف سے بڑی کثرت سے دنیا بھر میں کیا جاتا ہے اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جنوبی افریقہ کی عدالت نے "قادیانیوں" کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔ مگر حقیقت حال کیا ہے؟۔ اس سلسلہ میں جنوبی افریقہ کی عدالتوں کے سینکڑوں صفحات پر مشتمل فیصلوں پر مبنی مکرم چودھری رشید احمد صاحب کا نہایت اہم تحقیقی و تجزیاتی مقالہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کے آئندہ شماروں میں شائع کیا جا رہا ہے۔

(ادارہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد